

منہج حاکمیت قانونی فیہ

صحت اور اس کے صورت بقا میں اور اس کے زوال کے سبب کے غامض کا
 اثر ہزاروں سالوں سے طلب کی سبب تھیں کتاب

انجمن اہل البیاد کا فہرہ

اور اس کا پیش

ترجمہ روایتی بدرالدی

جو میں نے ساری حکامی مذاق اقامت میں اس میں اہل البیاد انکس الزمان میں
 جو میں نے انکس میں سے کتاب میں میں بدرالدی فیہ انکس ہاؤس میں البیاد
 علی روسنہ سے کہتے ہیں۔ یہ تمام مذاق مصلح الدین اور ان کے

مطبع المطاوع علی بن یحییٰ

ایڈیٹر۔ ترمذیہ سیرم خان .. ایڈیٹر

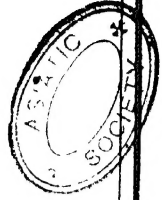
Cal. C. 1786

177 Pine apples	-	24.	05	00
60 Oranges	-	1	0	0
6 Apples	-	1	25	0
3 Caps	-	4	0	0
15- Laid	-	1	4	0
Ague lamp	-	6	0	0
Little Red	-	1	0	0
Slipper	-	1	0	0
Slipper	-	0	0	0
Lafayette	-	1	0	0
...	-			
The ...	-	4	0	0
Garcia's Truck	-	0	14	0
Grandi Truck	-	2	7	0
...	-			
2 Cacao	-	8	0	0
Cheese	-	1	0	0
Mugis ...	-	3	0	0
...	-	1	0	0
...	-	6	0	0

بسم اللہ الرحمن الرحیم



گزارش مستب



نحمدہ ونستعینہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کتاب امتحان الالباء کا فائدہ الاطباء الیسی عزیز الوجود چیز ہے جسکو میں نعمت غیر مترقبہ سے تعبیر کرتا ہوں۔ اس کا ہاتھ آنا اپنے لیے عکلا ایزی خیال کرتا ہوں۔ میرا یہ خیال ہرگز غلط نہیں یا ہالہ نہ پستل ہونے کی گنجائش نہیں رکھتا کہ فی زمانہ ہندوستان کے تمام کتب خانے یا دارالعلوم کے کتابی ذخیرے اس صفحہ نایاب سے خالی ہیں

قصداً قدرے یہ فخر میرے لیے دو بیت رکھا تھا کہ پیش کتاب مجھے میسر ہوئے اور اسکی ترجمہ نگاری میرے لیے سرمایہ یادگار اور مغاخرت کے تذکار ہو۔

یہ گوہر گراں بہا مجھے خزانہ کتب حضرت استاذی ملاذی احتلام الدائمہ الملک حکیم محمد احسن بعد فاضلہ بجا و ثابت جنگ مہرور سے دستیاب ہوا۔ او میں اس کے مطالعہ سے شہنی گیر ہوتا رہا۔ اس کے فضائل کی عمومیت اور فوائد کی کثرت نے وقتاً فوقتاً مجھے اس امر پر آمادہ کیا کہ میں اس کا ترجمہ اپنی زبان میں کر کے ہر مطنون اعلیٰ جنس کیندہ میں پیش کر دوں جس سے اس کے فیض افادہ کی عورت جو فی الحقیقت عربیت کے پریز میں ہونیکی وجہ سے ہمارے اہل ملک کے لیے خصوصیت کے واسطے میں مدد ہو گئی ہے آزاد ہو کر

عام نفع رساں ہو جاوے۔ علی الخصوص ایسے زمانے میں کہ ہماری علم دوست ٹرنٹ کے سایہ عاطفت و قدرانی میں ہماری ملکی زبان بہت کچھ تصنیفات و تالیفات پر فائدہ ہوتی جاتی ہے طب قدیم کے ایسے مفیدہ کلک جکی کوئی دفعہ باوجود استداوت تبدیل کے قابل نہیں آؤرجو جیسے خود عمد و متحن الاطباء و دستور عمل معالجین ہے اوردوران میں ترجمہ کر کے اہل ملک کیندست میں پیش کرنے کا خیال زیادہ محرک رہا یہ مسلم ثابت ہے کہ ہندوستان کے مدارس طب یہ و دارالعلوم اور شائق رؤساء صے سے انشئیہ تصنیفات کی ضرورتوں کو محسوس کر رہے ہیں اور ہماری مدبر گورنٹ بھی ہمیشہ سے متوجہ رہی ہے کہ معالجہ و تفریب کے لیے کامل لایق معالجوں کی جمعیت ملک میں بڑھتی جاتی کہ اس نے طب جدید کے رواج کے ساتھ اور علوم کی تعلیم کی سند اور ڈپلومہ کی قیود مقرر کی میں جکے حاصل کیے بغیر کسی ڈاکٹر پروڈنٹری کے مغز خطاب کا اطلاق نہیں ہو سکتا اور سمجھدار اور تعلیم یافتہ شخص اپنی جان کو اس کے قبضے میں نہیں دے بیٹھا طب قدیم ایسے ہی بعض وجہ سے بدنام ہو رہی ہے اور جس طرح یونانی حکیم جبرائیل کو بوجہ انکی بے علمی کے صرف چند دواؤں کی واقفیت یا تجربہ کی قلیل مضامعات کے سبب نظر حقارت سے دیکھتے ہیں طب انگریزی کے تعلیم یافتہ طبیب یونانی پر عام طور سے باوصف انکی ذی علمی اور کمال فن کے نظروقت نہیں ڈالتے اسکی باعث وہی ”بدنام کنندہ“ مگر نامی چند، لوگوں کا گرو ہے جو فن طب اور ماہرین فن کے واسن قابلیت کا بد نما داغ بنے ہوئے یہ یہ کتابائع تحصیل طلبہ علم طب کے لیے امتحان میں نہایت کارآمد ہے اور اسکے اصول سوال و جواب کی عمدہ نظیریں انقبض فن انسان کے لیے دیکھ و طالب فروغی کے اخذ کتاب میں زبردست رہنما کا کام دے سکتی ہیں۔ طب قدیم کی اس سے زیادہ پرانی مستند کتاب اس جزئیہ خاص میں جو حاوی اصول عام ہومیوری نظریے نہیں گزری۔ علاوہ سوالات و جوابات علمیہ کے۔ کجالی۔ جراحی۔ رنگ تہ بندی وغیرہ کے متعلق اس میں

ایسے ابواب ہیں جن کے فائدہ مند قواعد طب قدیم میں عملاً جاری تھے اور زمانے کے انقلاب سے ایسے متروک ہوئے کہ آج انکے سقوط سے نفس علم و فن کی کمالیت میں فقدان کا پٹ لگنا یا جانے لگا۔
 اس کتاب سے وہ وقت بھی باسانی رفع ہو جاوے گی جو طالب علموں کو مدارس طبیبہ میں اپنے مختصنوں کی عدم ہمدردی سے واقع ہوتی ہے اکثر طلبہ مدارس طبیبہ کے پرچہ ہائے امتحان بلاد دور و دراز میں مختصنوں کے پاس پہنچ جاتے ہیں جنکی جانچ و تہیز میں طلبہ کو شکوہ و مریبان مدارس سے ہوتا ہے۔ کیونکہ ابھی تک ہمارے ملک میں قومی طور پر یہ صلاحیت پیدا نہیں ہوئی کہ اطلبہ یونانی اپنے مقابل میں دوسرے کو بہتری سے یا کر کیا اس کتاب کے داخل تعلیم ہونے سے طلبہ مدارس کی شکایت کا بہ سہولت الشدا ہو نا ممکن ہے جو تعلیمی تہذیب تکتہ چینی کے دروازے کے مسدود ہونے کا عمدہ آلہ ہے۔

کتاب دیکھنے سے ہو یا مروتا ہے کہ جس طرح ہر فن کے قواعد و اکیٹ ہماری حکمران گونٹ مرتب کرتی ہے اسی طرح اس وقت جبکہ طب قدیم یونانیوں سے عرب میں منتقل ہوئی تو وہاں کے کالمین کی تحریک سے عبدالعزیز بن علی منطب نے بعد معذرت گستری سیدالوزراء **صفی الدین** اس کو زبان عربی کے رشتہ تحریر میں منسلک کر کے وٹس ابواب پر شیعہ زہد کیا ہر باب میں بیش بیش سوال جواب کتب قدیمہ لکھا ہے۔ اس بناء کر کے درج کیے کہ کتاب مذکور جو میرے پاس ہے وہ قدامت کی لا جواب دستاویز ہے مشتمل ہجری سے قبل کی سلک تحریر میں آئی ہوئی ثابت ہوئی اہل طب کا قدیمی خط ہے سرخماں خط طے میں ہے۔ جو اس دور میں کتابت کے لیے مرسوم نہیں معلوم ہوتا ہے کہ سلاطین اسلام میں سے کسی نے شامان مغلیہ کے عہد سلطنت میں اسکو تحفہ ہندوستان کے کسی فرماں روا کو بھیجا کیونکہ اس کتاب پر شاہی کتب خانہ کی مہر ہیں ہیں اور مختلف سلاطین کے عہد میں جو نیکا ثبوت بیاقی ہیں۔ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ شہاب الدین

محمد شاہجہاں بادشاہ کی خواہش اس پر ثبت ہیں غالباً گردین فلک کج رفتار نے عیشہ کے مفیدہ میں
سلطنت کے تغیر کے ساتھ جب تمام شاہی کارخانوں کو زیر و بر کیا تو کتب خانہ پر بھی وہی مصیبت آئی اور
کتب اس محفوظ مقام سے نکلے۔ اس میں چند ورق کم تھے جنکو زمانے کی دستبرد نے شیرازے سے جدا کر کے
اس کے کمال میں سخت نقص پیدا کر دیا تھا۔

میں نے اسے اس فکر میں تھا کہ کوئی نسخہ اس کا اور ملے تو اس سے مقابلہ کر کے اسکی تکمیل کر لوں اور ترجمہ
کروں۔ لیکن ہندوستان کے مشہور اخبارات میں اشاعت اہل علم و فضل سے رجوع شائقین کی تلاش حتیٰ کہ
خیلی ملکی اخبارات تک میں شہرہ کرنے سے کام نہ نکلا۔ اور کہیں سے آواز نہ آئی کہ دوسرا نسخہ مقابلے کے لیے
موجود ہے آخر مجبور ہو کر مالامیر کلاہ لائبرک کلاہ کے موجب کمرہت باندھ کر ترجمہ شروع کر دیا۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ اسکی ترجمہ نگاری میں مجھے کن کن مشکلات کا سامنا ہوا۔ اول میری کم مانگی علم و دور
عربی جیسی فصیح زبان کا ترجمہ اور وہ بھی اردو جیسی مفہوم زبان میں۔ تیسرے لغات و اصطلاحات طبیبہ
یونانیہ کا ایسا ترجمہ کہ نفس لفظ کے مختص اثرات معدوم نہ ہو جاویں۔ چوتھے کتاب کی کنگنی سے اکثر الفاظ
کا مشکوک ہو جانا۔ پانچویں بعض مقامات اصل کتاب میں کتابت کی غلطی چھپے جواہوں میں ایسی کتابوں کا
حوالہ جن کے ناموں سے اس وقت ہندوستان کے طبیبوں کے کان نا آشنا ہیں۔ ششویں عبارت کتابت
کا بعض مقامات سے کٹا اور شاہین خانہ میں کن کن باتوں کی تصریح کی جائے جو میرے لیے دشواریاں بن کر
کامیابی ارانے میں سبب رہیں اور انکی تکلیف دل من و اند و من و اند و اندل من، مگر الحمد للہ
کہ ان تمام غرضوں سے میرا قدم جاوہ استقلال سے نہ ہٹا اور برابر ترجمہ نگاری کی راہ میں سرگرم رہا۔

آغاز ترجمہ میں خیال تھا کہ ملکی رعایتوں اور طب قدیم کے حاوی مطالب کل پر نیکی اظہار کی ضرورتوں سے

اس کا ترجمہ انگریزی-فارسی-اردو-تین زبانوں میں کیا جائے تاکہ اپنے فوائد کی کثرت کے ساتھ سب کے لیے
یکساں کارآمد ہو اور اس طرح قالب طبع میں آئے کہ ایک صفحہ میں دو کالم ہوں۔ اول عربی و دوم فارسی۔
وہ میرے صفحے میں بھی دو کالم کیے جاویں پہلا اردو و دوم انگریزی مگر جب زبان اردو ہی کے ترجمے میں مجھے
بہت کچھ عقول کو برداشت کرنا پڑا تو اعلیٰ زبان انگریزی اور عدم آگہی مصطلحات طب جدیدہ اور غیر موجودگی
ایسے لائق ڈاکٹر کی جو طب کی دونوں شاخوں کا ماہر ہو میرے اس ارادے کے فسخ کر دینکی اور معین ہوئیں۔
ترجمہ اگرچہ کئی سال سے تیار ہو گیا تھا الا اوراق کی کمی نے اسکی اشاعت سے باز رکھا تھا۔ اس عرصے میں اکثر
میرے فاضل لائق احباب برابر سامعی رہے کہ میں اس نقصان کو نظر انداز کر کے موجودہ ترجمے کو ہی حالہ ا
لنفع الخلائق شائع کروں مگر مجھے اطمینان سے امید تھی کہ من بعد وہ جس کے موجب دو مشکلیت کا سامنا
نشو و بہار دیکھ کر ہر سال انشورہ کا مشہور منقولہ میری محنت تلاش ضائع ہونے لگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ میری
تجسس جو بانی کا نکل باہر ہوا اتفاقاً جناب شمس العلماء مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی سابق پروفیسر عربی
محمد علی علیا نے کسی تقریب سے دہلی میں آئے۔ میں نے ان سے کتاب مذکور کا تذکرہ کیا مولو اصباح صاحب
نے باوجود اپنی وسعت نظر اور بزمی و دو واقفیت کے کتاب سے اپنی عدم واقفیت ظاہر فرمائی۔ ہاں اس کے ساتھ
وعدہ فرمایا کہ اگر کہیں نگاہ پڑی تو ضرور اطلاع دوں گا۔ اس کے چند دن بعد مولو اصباح کو سفر بیروت و مصر طرہ
دیش ہوا اور وہاں اس کے علم و فضل نے کتب خانوں کی سیر کرائی۔ اس کتاب کی ایک نسخہ قلمی خدیو کے کتب خانے میں
انھوں نے دیکھا اور اپنی یادداشت کے لیے دنبا لایا۔ وعدہ میرے کتب خانے تکھڑے اور لغاری اور
کتاب کے نمبر اس طرح پاٹ ہک میں نوٹ کر لیے۔ نمبر خصوصی ۳۳ نمبر عمومی ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۵۱۔ ۱۴۵۲۔ ۱۴۵۳۔ ۱۴۵۴۔ ۱۴۵۵۔ ۱۴۵۶۔ ۱۴۵۷۔ ۱۴۵۸۔ ۱۴۵۹۔ ۱۴۶۰۔ ۱۴۶۱۔ ۱۴۶۲۔ ۱۴۶۳۔ ۱۴۶۴۔ ۱۴۶۵۔ ۱۴۶۶۔ ۱۴۶۷۔ ۱۴۶۸۔ ۱۴۶۹۔ ۱۴۷۰۔ ۱۴۷۱۔ ۱۴۷۲۔ ۱۴۷۳۔ ۱۴۷۴۔ ۱۴۷۵۔ ۱۴۷۶۔ ۱۴۷۷۔ ۱۴۷۸۔ ۱۴۷۹۔ ۱۴۸۰۔ ۱۴۸۱۔ ۱۴۸۲۔ ۱۴۸۳۔ ۱۴۸۴۔ ۱۴۸۵۔ ۱۴۸۶۔ ۱۴۸۷۔ ۱۴۸۸۔ ۱۴۸۹۔ ۱۴۹۰۔ ۱۴۹۱۔ ۱۴۹۲۔ ۱۴۹۳۔ ۱۴۹۴۔ ۱۴۹۵۔ ۱۴۹۶۔ ۱۴۹۷۔ ۱۴۹۸۔ ۱۴۹۹۔ ۱۵۰۰۔ ۱۵۰۱۔ ۱۵۰۲۔ ۱۵۰۳۔ ۱۵۰۴۔ ۱۵۰۵۔ ۱۵۰۶۔ ۱۵۰۷۔ ۱۵۰۸۔ ۱۵۰۹۔ ۱۵۱۰۔ ۱۵۱۱۔ ۱۵۱۲۔ ۱۵۱۳۔ ۱۵۱۴۔ ۱۵۱۵۔ ۱۵۱۶۔ ۱۵۱۷۔ ۱۵۱۸۔ ۱۵۱۹۔ ۱۵۲۰۔ ۱۵۲۱۔ ۱۵۲۲۔ ۱۵۲۳۔ ۱۵۲۴۔ ۱۵۲۵۔ ۱۵۲۶۔ ۱۵۲۷۔ ۱۵۲۸۔ ۱۵۲۹۔ ۱۵۳۰۔ ۱۵۳۱۔ ۱۵۳۲۔ ۱۵۳۳۔ ۱۵۳۴۔ ۱۵۳۵۔ ۱۵۳۶۔ ۱۵۳۷۔ ۱۵۳۸۔ ۱۵۳۹۔ ۱۵۴۰۔ ۱۵۴۱۔ ۱۵۴۲۔ ۱۵۴۳۔ ۱۵۴۴۔ ۱۵۴۵۔ ۱۵۴۶۔ ۱۵۴۷۔ ۱۵۴۸۔ ۱۵۴۹۔ ۱۵۵۰۔ ۱۵۵۱۔ ۱۵۵۲۔ ۱۵۵۳۔ ۱۵۵۴۔ ۱۵۵۵۔ ۱۵۵۶۔ ۱۵۵۷۔ ۱۵۵۸۔ ۱۵۵۹۔ ۱۵۶۰۔ ۱۵۶۱۔ ۱۵۶۲۔ ۱۵۶۳۔ ۱۵۶۴۔ ۱۵۶۵۔ ۱۵۶۶۔ ۱۵۶۷۔ ۱۵۶۸۔ ۱۵۶۹۔ ۱۵۷۰۔ ۱۵۷۱۔ ۱۵۷۲۔ ۱۵۷۳۔ ۱۵۷۴۔ ۱۵۷۵۔ ۱۵۷۶۔ ۱۵۷۷۔ ۱۵۷۸۔ ۱۵۷۹۔ ۱۵۸۰۔ ۱۵۸۱۔ ۱۵۸۲۔ ۱۵۸۳۔ ۱۵۸۴۔ ۱۵۸۵۔ ۱۵۸۶۔ ۱۵۸۷۔ ۱۵۸۸۔ ۱۵۸۹۔ ۱۵۹۰۔ ۱۵۹۱۔ ۱۵۹۲۔ ۱۵۹۳۔ ۱۵۹۴۔ ۱۵۹۵۔ ۱۵۹۶۔ ۱۵۹۷۔ ۱۵۹۸۔ ۱۵۹۹۔ ۱۶۰۰۔ ۱۶۰۱۔ ۱۶۰۲۔ ۱۶۰۳۔ ۱۶۰۴۔ ۱۶۰۵۔ ۱۶۰۶۔ ۱۶۰۷۔ ۱۶۰۸۔ ۱۶۰۹۔ ۱۶۱۰۔ ۱۶۱۱۔ ۱۶۱۲۔ ۱۶۱۳۔ ۱۶۱۴۔ ۱۶۱۵۔ ۱۶۱۶۔ ۱۶۱۷۔ ۱۶۱۸۔ ۱۶۱۹۔ ۱۶۲۰۔ ۱۶۲۱۔ ۱۶۲۲۔ ۱۶۲۳۔ ۱۶۲۴۔ ۱۶۲۵۔ ۱۶۲۶۔ ۱۶۲۷۔ ۱۶۲۸۔ ۱۶۲۹۔ ۱۶۳۰۔

العربیہ المحفوظۃ بالکتب خانۃ المدنیۃ الکائنۃ بسرے درب لہما نہ بمصر المحروستہ المغربیۃ طبقہ اول بمصر ۱۳۰۵ھ
جب وہ مع الخیر منہ مستان واپس آئے تو یہ نوید مجھے سنائی اور میرے بھائی کے ذہن نے ان فیروں کے ذہن
سے بہت کم تہ جائزہ سے تحریرات کا سلسلہ جاری کیا۔ واللہ علم بعد مقام یا غیر ملکی تعلقات کے الحاق سے غرض میری
پیشی بھی مشکور نہ ہوئی۔ میں نے مکرئش لعلی موضوع کو تکلیف دی انہوں نے اپنی علم دوستی و اخلاق عظیم
مزینہ تکلیف گزارا کر کے اپنے توسط سے میری کتاب مصر بھجوا دی اور سنی **جایزہ** ان کی اپنی دوست
فاضل پور وین کی معرفت کتب خانہ خدیوہ کے نسخہ سے کسے گمشدہ اوراق کو باقیادہ نقل مقابلہ معرفت احمد بن ابراہیم
کر لے کر مجھے چند روز میں واپس مل گادی۔

ترجمہ نگاری کے زمانے میں احباب طلب کا بہت عزیز وقت میری کم فرصتی خدمت مضی کی وجہ سے ضائع
ہوا خاص کر بار والا قد حکیم محمد نعمت اللہ خالص صاحب بلوی و بر خور داہم فرامحمد بیگ سلیمان اللہ
تعالیٰ کو اپنی گرانمایہ اوقات زیادہ صرف کرنی پڑی ان سب کی شکر گزاری محبت میں میرا ساغور لبریز
ہے۔ بعد کلمہ اسکی نظر ثانی کی وقت میرے مہربان حکیم محمد غیاث الدین خالص صاحب سلامۃ اللہ علیہ
جو اسکی صحت و مقابلے میں جانتناں کوشش کی اور میرے مکرم جناب نواب سید زکریا خاں صاحب
سابق ڈپٹی ایس پیٹر سر مشینہ تعلیم بریلی نے جو عبارت کی درستی اور زبان کی ہمواری میں توجہ بلینے فرمائی۔
ماوراس کے اصحاب کے شفا کے جوابات میں جو وقت واقع ہوئی اسکی سند تحقیق و بساط کتاب
رئیس مولانا رسول اللہ تقانی و یضیح حضرت مولوی محمد عبدالحی صاحب خیر آبادی خلف حضرت مولانا محمد
فضل علی صاحب خفور ہونے یا رفیع شکر کہ جناب مولوی ابو محمد عبدالحی صاحب بلوی تفسیر فیہر تقانی
نے فرمائی اور نواب وجہیہ الدین احمد خالص صاحب جنکی سفارش کی بدولت مولوی محمد شملی صاحب

اس کتاب کو مضربجھوایا۔ ان تمام حضرات کی سپاس گزاری معاونت کے لئے میری زبان اور قلم کی پہلو میں
الفاظ نہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ سے ان بزرگواروں کو جزا جلیل عطا فرما و ص۔

اگرچہ فن طب چند لپٹ سے متصل میرے خاندان میں چلا آتا ہے اور نیز میری عمر کا سارا حصہ بھی اسی میں
صرف ہوا ہے۔ الا الانسان مرکب من الخطار والانس میان کے عام کلیہ یا خود میرے فقیر علم کی
خاص چیزئیکہ باعث سے مجھ کو اعتراف ہے کہ باوصف خرم و احتیاط ممکن ہے کہ غلطیاں ہوں۔ ناظرین
الہ الا بصارت سے التماس ہے کہ اگر اس میں میرے متعلق اخلاط ملاحظہ فرمائیں تو اپنی الوہیت سے اُنکی
اصلاح کریں اس لئے کہ میرا مقصد واس ترجمے سے محض نفع رسانی سانبہ غایق ہے اور اس ضمن میں اسبے
واسطے اجرا فرمادی کا حصول جو رفاد کے کاموں کے لئے منجانب اللہ ضروری ہے۔

آخر میں میری دعا ہے کہ معاصرین کا ملین اسکو ہدف سہام مطالعت بنائیں بلکہ چشم قبولیت سند و کھیں
اور ہندکان خدا ان معالجین کی ناقص العلوی کے نظام کے دائرے سے نکلیں جسکی بوجہ ہماری طب قدیم بنیام ہوتا
ہے اور جالیس دن کی ایک چٹکشی سے ولی اور ایک منیران الطب پڑھنے سے طبیب کی مثل جو ان پر
صادق آتی ہے اس سے محفوظ رہیں اور یہ کتاب محکم امتحان ہو جائے

اسکی ترتیب و تدوین میں مصارف کثیر کا مجھے بار اٹھانا پڑا ہے اس لئے مدارس اگر اسکی خریداری میں میری
اعانت کریں خواہ داخل درس کرنے کے اعتبار سے خواہ امتحان میں اس کے سوالات لینے کی غرض سے
تو قدر دانی علم و فن کے نافی نہیں ہے اسی واسطے میں نے اسکو حربہ و کلامی ہے کہ بجائے نفع کے
نقصان حاصل نہ ہو۔

اس زمانے میں زیادہ قدر دانی و سرپرستی کی توقع بادی النظر میں گورنمنٹ ہالیہ سے ہے کیا عجب ہو

۸
 کہ انگلند طبعاً ہند کی یونیورسٹیاں اگر اسکی قبولیت فرمائیں یہی یہی آرزو ہے کہ اگر حیات متعارف
 دنیا کی تو اس کے فارسی ترجمہ پر بھی کوشش کا قلم اٹھاؤں گا۔ لیکن انگریزی ترجمے کا باعظیم میر میردوش
 کے عمل سے درجہ زائد ہے۔ ہاں مابطف شامیش ہند گامے چند، کے فخر سے سے گوشت عالیہ
 توطہ واداد فراموشے نوین لہنے روحانی و جسمانی قویٰ کو پھر اس فیض ساں کام کی نذر کر سکتا ہوں۔

آخر میں میرا عاجزانہ التماس ہے کہ جو صاحب اس کتاب کے مطالعہ سے لطف و فائدہ اٹھائیں ان سے
 استدعا ہے کہ عاصی کے حق میں اور اس کے اصل مصنف مغفور کے اور حضرت استاذی احترام الدولہ
 بہادر مہر و راجن جن بزرگواروں کے علی قدر حال مدد ہی سے یہ ناظرہ و لفریب کرسی نشین شہود ہوا۔

ان کے لئے دعا ہے مغفرت فرماویں *

”برکریاں کارہا و شوائسیت“

{ خادم الاحبار و المعالجین محمد بدیع الدین ہلوی اصراری عفا عنہ }

فہرست ترجمہ اردو سنہ ۱۲۸۱	فہرست امتحان الالباب کا فہرست
۱۷ پہلا باب نبض کی پہچان میں	۱۶ الباب الاول فی النبض
۳۷ دوسرا باب قاعورے کے بیان میں	۳۶ الباب الثانی فی البول
۴۷ تیسرا باب تپوں اور جرجان کے بیان میں	۴۶ الباب الثالث فی الحمیات و البجارین
۶۵ چوتھا باب علامات کے بیان میں	۶۸ الباب الرابع فی العلامات البجدۃ المخوفۃ
۸۳ باب پانچواں دواؤں کے حال میں	۸۳ الباب الخامس فی الادویۃ
۱۰۵ چھٹا باب دوا کرنے کے حال میں	۱۰۴ الباب السادس فی الدرورات
ساتواں باب ان چیزوں کی بیان میں جو	۱۲۲ الباب السابع فیما یسل عنہ الکھال
جرا نکھیں بنانیو لے سستہ پوچھی جاتی ہیں	
۱۴۳ آٹھواں باب ان باتوں میں جو جراثیم	۱۶۰ الباب الثامن فیما یسل عنہ الجرح
پوچھی جاتی ہیں۔	
۱۶۱ نواں باب ان چیزوں میں جو شکستہ بندو	۱۸۲ الباب التاسع فیما یسل عنہ الجبر
پوچھی جاتی ہیں۔	
۱۸۳ دسواں باب طب کے اصولی کے بیان میں	۱۹۸ الباب العاشر فی مسائل من صول فی الصناعتۃ
۲۲۰ نقل سند طب مترجم عنہ احترام الدولہ	۲۱۸ نبدی از حالات وصفات مترجم

من یوت الحکمة فقد أوتی خیرا کثیرا

صحت اور اُس کے حدوث و بقا مرض اور اُس کے زوال کے سبب کے خالق
ہزار ہزار شکر کہ علم طب کی بے نظیر کتاب

امتحان الابرار کا و لا طبر

اور اُس کا بئیل

تجرہ دومنی بذر الدجی

جو کہیں روسای حکمای خاقان قابو نہ ملدن۔ ہنشل انٹل اطہای المذہب و ازمان حاجی
زمین شریفین حضرت جناب حکیم محمد عبدالمدین خان صاحب ہلوی مظلہ السامی علی سلا
سے کیا ہے۔ باہتمام عراجہ مصلح الدین احمد رضا خان

مصلح المطالع قحہلی مرین طبع ۱۳۱۷ھ

ترابہ ہیرم خان



الحمد لله الذي امد بفوائده الحكم واسبغ فواضل نعمه وحسب خلق الانسان
وعلمه ما لم يعلم وجعل له من الحيوان والنبات والمعادن ما يحفظ صحته
بأونه ونزله اسقاه صلى الله على سيدنا محمد خاتم الرسل وعلى آله وسلم
اما بعد فان علوم قد ابشرت نيرانها ونظمت بعد الخمول
آياتها وقويت انفس اربابها وعلت بهم طلايبها وقام سوق الفضائل
تلاوه والمعارف في هذه الدولة الكريمة وقل جاز الحق وزهق الباطل فاعلم الاديان
فقد قام مجد الازال قائما وعز حايبه لالبح عزه ملازما وتشيدت اركانه



جمع حمد ہے اُس خدا کو جس نے مَدُّو کی فوائد ملے اور انعام کیا بڑی بڑی نعمت سے اور پیدا کیا انسان
 اور تعلیم کیا اُس نادان کو اور مقرر کیا اُس کے لیے جانداروں اور روئیدگی زمین اور کانوں سے وہ
 چیزیں جو اُس کے حکم سے نگاہ رکھیں انسان کی سخت کو اور دُور کریں ہر طرح کے سقم اور علت کو اور
 رحمت کرے خدا ہمارے سردار جناب ختم الرسل محمد مصطفیٰ اور اُس کی آل پر اور سلام بھیجے اُن
 برگزیدگانِ بارگاہِ عز و جلال پر بعد خدا معبودِ واحد و دو صاحبِ مقامِ محمود کے
 واضح ہوا و قدردانِ علوم پر لائح ہو کہ تحقیق روشنیاں علوم کی چمکی ہیں اور نشانیوں اسکی بعد پوشیدہ
 ہو جانے کے ظاہر ہوئی ہیں۔ اربابِ علوم کے نفس قوی ہیں اور تہمتیں طالبانِ علوم کی بڑھ گئی ہیں
 اور بازارِ فضائل کا قائم تھلے۔ اصحابِ معارف نے اِس آیت کو اِس عہد میں پڑھا ہے کہ تو کہہ حق آیا
 اور باطل مٹ گیا، پس علمِ ادیان یعنی فقہ اور شیع کا تو یہ حال ہے کہ اسکی بزرگی قائم ہوئی ہے خدا عیشہ
 اُسے قائم رکھے اور اُس کے طلبکار کی اُمید اس عہد میں قائم رکھے کہ مضبوط ہو گئے ہیں اِس کے ارکان

وطاب لطالبه: مانه لكل ذلك بالنظر الاسنى من المقام الاسمى
 سيد الوزراء ملك الاعناق صاحب بقية السلف مفتى الفريقين
 صفى الدين عبد الله بن على لازالت الافلاك لامره طائعه وتيجان
 الاملاك فى مقامه ساجدة راکعة ما بدت شمس طائعه وسحت سحب
 هامة هامة: صاحب الذى لا راد من لبشر لما اراد فهو حبر العلم
 الذى لا يفتر تياره وبدر المجد الذى لا يكسف انواره وسراج الفضل
 الذى لا يخيبوناره وغمام الكرم الذى لا يقلع امطاره قد استولى على
 ابد الكمال فلن يوصل اليه ويستعلى على دول الغاية فلم يزل ارحم عليه
 فهو من الدهر نسيج وصدى من النقر واسطة عقده فلو ناجا النظم قوافيه لقال فيه
 اذا ما رايت رفعت لجمد تلقتهما يمينك واليسار به وان ما غارة شنت
 بفقر تعصبا الغنى بك ويد اليسار به جمع اشنت الفضائل وملك
 اعناق الاحرار بالحرم والعزم والنابل والله قول القائل به خلقت بلا مشاكاة
 لشيء به فانت العزى وثقلان وون به شمس لايمان مشرقة فى سمار مجياه وآيات
 انوار باهية لميت الفضال بهاء ومجياه تلوح فى افق اطلما غرته كانهاملة الاسلام فى
 الملل قايمة الباهرة لا يحصى عدوها ولا يحصر ولا ينسى محفوظا ولا يسرفا لقوة

سبح الفخر

قلته

الفضائل

مختونها

اور اُس کے طالبوں کا اچھا وقت ہے اور مساعد ہے زمان پس یہ نکل ترقی نظر روشن سے اُس بارگاہِ بلند کی ہے جو سیدالوزار ہے تمام گردنوں کا مالک ہو رہا ہے۔ اگلوں کا بقیہ ہے اور دونوں فریق کا بھتی ہے صفی الدین عبداللہ بن علی ہے ہمیشہ آسمان اُس کے حکم کے فرماں بردار رہیں اور تاج فرشتوں کے اُس کے آستان کے سجدہ گزار رہیں۔ جب تک کہ آفتاب آسمان پر درخشاں رہے اور ابر زمین پُختہ افشاں اور باراں رہے۔ ایسا صاحب ہے کہ جب کسی امر کا ارادہ کرتا ہے کوئی بشر اُس کو رو نہیں کر سکتا ہے۔ وہ علوم کا ایسا دریا ہے جسکی موج کبھی ٹک نہیں جاتی۔ اور بزرگی میں وہ ایسا ماہِ کامل ہے کہ جسکی روشنی کو کبھی کہیں نہیں لگتا۔ ایسا چراغِ فاضل ہے جس کی نوک نہیں ہوتی اور ایسا برکرم ہے جسکی جھڑی نہیں ٹھنکتی۔ ایسی حد پر پہنچا ہے جہاں پہنچا نہیں جاتا اس انتہا پر غالب ہوا ہے کہ کوئی اُس سے نہیں ٹکراتا۔ پس وہ زمانے میں کتنا ہے فخر سے اُس کو ہر زمانہ کا رشتہ بندھا ہوا ہے۔ پس اگر نظر کجے تکلف قوانی ہاتھ آتے تو اسکی مع میں اشعار کہے جاتے۔

جب بزرگی کا ہونشاں برپا	اُس کو لے لے تراپین ویسار
کوئی غارتگروں سے گرٹ جلائے	پھر وہ تیسے کرم سے ہوزردار

تمام فضائل اسکی ذات میں باہم ہیں۔ سب آزاد اُس کے امداد اور مال سے بندہ بے دام و درم ہیں کسی نے خوب کہا ہے۔

مجھ سا پسیدہ نہیں ہوا کوئی	تو ہی بالاپسے اس وجہ ہیں کم
----------------------------	-----------------------------

آفتاب ایمان کا اُس کے چہرہ پرتا ہاں ہے اور اُس کے نور کی نشانیاں ایسی درخشاں کہ مُردہ گمراہ کو بھی راہِ راست دکھاتی ہیں اور گمراہی سے نکال کر ہدایت کے رستے پر لاتی ہیں۔ اُسکی پیشانی شتاب میں ایسی چمکتی ہے جیسے تمام ملتوں میں تمتِ اسلام۔ اُس کی آیات باہرہ گئی نہیں جاتیں حصر میں نہیں آتیں۔ اُن میں سے جو یاد ہیں بھلا نہیں سکتے۔ اور اُن کو سیطِ چھپا نہیں سکتے۔ پس قوت

الانسانية عاجزة عن استيعاب فضائله معترفة بالتقصير عن اداء فرض
مدحه ونوافله وفيه اقول

لو شغلنا به حكايا الاعمارا	او طوينا الدهور والاعصارا
واستعنا بكل فكر وضنا	في درجتي الاسماع والابصارا
وانتخبنا الالفاظ نظما ونشرا والمعاني تصفيا واعتبارا	
ثم قضى بنا المقال الى ما لا تنأى به اليد اختصارا	
ايها الصاحب المليك ومن	حاز عسلا وسودا وفخارا
ومت في غرة ورفعة شان	وصعود محمد لن يبارا

لنذكر

فالتمهات الصابحي اعلاه الله ولي من عذروا شرف من شغل عن التجاوز فصغ
وغفروا ما علم الابدان فالامل فيه ادام الله ايامه نصات عوده
وتحليته حاله وتبليغ المعنى به من الغر في هذه الدولة الكريمة غاية آماله ليطهر علم
الابدان في منطاطها علم الاويان فهو علم يعرف به احوال بدن الانسان
اغماله طاعات لله وذلك ان الله سبحانه خلق لعباده من الادوية كل ما يحتاج اليه
من الامراض جعل في الانسان لعقل آله يستخرج بهما منفعة وعلمه استخراج الادوية
بصنائه لطب الهمم الحيوان الذي لا عقل له معرفة ما يحتاج اليه من الادوية

انسانی اُس کے استیعاب فنِ نائل سے عاجز ہے اور اپنی تقصیر پر خود معترف ہے اور اُکرنے سے اُنکی
وج کے فرض و نوافل سے۔ اور اسی باب میں یہ اشعار ہیں۔

ہوتے مشغول من ساری عمر	اور گزرتے دہور اور عصر
اور مدہینے فکر سے اس میں	اور لگا دیتے سمع اور البصار
نظم اور شہ میں بھی سینے لفظ	خواہ بالغہ من خواہ بلا ظہار
اور پہنچا تھے اُس کلام کو بسم	لاننا ہی کی حد کو بیجے تکبار
تنبہ ہی وہ مع مختصہ ہوتی	تیرے قابل نہ ہوتی وہ زہنہار
اُنے مر سے صاحب اور اُسے مالک	لئے وہ ہے جب کو سب علو و فخار
نم ہمیشہ رہو زما سنے میں	غزت و شناس سے تاب و ز شمار

پس بارگاہ ایسے صاحب کی سزاوار اس کے ہے کہ اپنی تقصیر کا عذر کرے اور اشرف۔ ہم اس
بات سے کہ جس سے سوال کریں کہ ہمارے قصور سے درگزر سے اور بخش دے۔ آپ علم ابدان کا
حال منو ہیں! امید اس علم کی اس صاحب کے عہد دولت میں یہ ہے کہ اس کی اسل تر و تازہ اور اس کی
حال آراستہ ہو اور اس کا حاصل کرنے والا اس دولت میں اپنے منتہاے آرزو میں غزت سے
پونچے ماس کو جو اُس کا خواستہ ہو۔ اس واسطے تاکہ ظاہر ہو علم ابدان شل علم ادیان کے۔ کیونکہ یہ علم
متفہم معرفت احوال بدن انسان۔ کہے۔ ہے۔ کل کام اس کا خدا کی بندگی ہے اور اُس کے بندوں کا
سبب صحت و زندگی ہے اس وجہ سے اللہ جل شانہ نے اپنے بندوں کے لیے ہر حکم میں دوا پیدا
کی ہے کہ بسبب اُس کے امراض سے خلاص پائیں اور انسان کو عقل دی ہے تا اُن ادویہ کا نفع
لکھ لیں اور کام میں لائیں تا بندگانِ خدا بیماریوں سے نجات پائیں اور علم طب کو اُن دواؤں کے
نکالنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ یہاں تک کہ حیوانات لا یعقل کو بھی اُن کا نفع و ضرر کا الہام فرمایا ہے

فترى الحيوان يعرف الادوية النافعة من غير تعليم من ذلك ان الابل تجتنب
 الافعى من قرارها باستنشاق نفسه حتى يخرجها ويبرزها اليه فتسرفيقتدى بها وهي
 في ذلك تلدغ شفتيه وهو لا يكثر ثم انه يبادر بعد اكله اياها الى السهر طين
 النهرية فياكلها في اثر اكله الافاعي ليدفع بذلك ضرر السم من الحيات
 فيقوم اكله السراطين مقام الترياق ثم انه يصبر على الظمار الشديد و
 يطاول العطش لمفطر لعلمه ان شرب الماء البار على اثر لدغ الافاعي
 يهلك فهو ياتي الماء فينظر اليه من بعد ولا يشربه خوفا من الهلاك وهذا الهام
 من الله سبحانه وتعالى ولقد رايت في رسالة التميمي ان السقنقور لا يحسن
 انسانا فهو يساقه الى الماروا الى ان يبول ويتمرغ فيه فان سبق لسقنقور
 الى الماروا بال وتمرغ فيه مات لمحضوض وان سبق لمحضوض الى احداهما
 استفقور ومنها ان الذئب اذا وطئ نبت الاسفيل خدرت قوائمه ولم تقه على
 الحركة فياخذه الثعلب وتحصن به خوفا من ان ياتي الذئب الى جرائه فياكلها
 ولقد رايت في طبيعيات الشفلا بن سينا ان الفهد اذا اكل من الدوار
 المعروف بنحانق النمرع الى زبل الانسان فاكله فشفى وان سلحفاة اذا اكلت الحيتان
 بعد ذلك من صنعتها لجلى وامثال هذه الاشياء كثيرة فصناعة الطب امثال

لعله

التي

پس انسان بطریق اولیٰ اس علم کے حاصل کرنے کو بنا ہے کیونکہ اس کو عقل و فہم بغیر سب کچھ عطا کیا ہے۔ پس دیکھتا ہے تو بعض بعض حیوانات کو کہ بغیر سیکھنے سکھا بنے کے نفع کرنے والی دواؤں کو جو دہنچاتے ہیں چنانچہ ان میں سے پاڑہ جانور بوسونگھ کر افعیٰ کو اُس کے بل میں تھکا لاتا ہے اور بانکھ افعیٰ اُس کے ہونٹ میں کاٹتا ہے وہ اُس کی پرواہ نہیں کرتا۔ اور کھا جاتا ہے پھر وہ پاڑہ پیچھے افعیٰ کھانے کے نہری سرطان کو تلاش کر کے کھاتا ہے گویا وہ سرطان نہری اُس کے واسطے تریاق ہے تا افعیٰ کے زہر کو دفع کرے۔ پھر پیاس پر صبر کرتا ہے اور پانی نہیں پیتا اور دیر تک پیاسا رہتا ہے بسبب علم اس بات کے کہ اگر بعد افعیٰ کے کاٹنے کے پانی پیوں گا مر جاؤں گا۔ پھر وہ پانی کے پاس آتا ہے اور دوسرے دیکھتا ہے اور بخوف مرگ ڈر جاتا ہے۔ اور میں نے رسالہ شیمی میں دیکھا ہے کہ سفقور جب انسان کو کاٹتا ہے تو یا تو وہ خود پانی کی طرف سبقت کرتا ہے یا میٹاب کر کے اُس میں لوٹتا ہے تو اُس کا کاٹنا ہوا مر جاتا ہے اور اگر انسان ان دو باتوں میں اُس سے سبقت کرے تو سفقور مر جائے۔ اور اسی رسالہ میں دیکھا گیا ہے جب بھیڑیا کو لوکاندہ کے ڈنٹھل پر چلنا ہے تو اُس کے ہاتھ پاؤں سن ہو جاتے ہیں چلنے پھرنے اور حرکت سے بیکار ہو جاتے ہیں پس اسی وجہ سے لہڑی اُن ڈنٹھلوں کو لیجاتی ہے اور اپنے غار کے منہ پر کھرا جی پناہ بناتی ہے تاکہ بھیڑیا اُس کے پاس نہ آئے اور اُس کو کھانہ جائے۔ اور طبیعات شفا میں جو ابن سینا کی کتاب ہے میں نے دیکھا ہے کہ جب پلنگ اُس دوا کو جس کو خافق اُخمر کہتے ہیں کھا جائے تو انسان کے براز کی طرف میل کرتا ہے اور براز کو کھا جاتا ہے اور اُس سے شفا پاتا ہے۔ اور کچھ واجب سانپ کو کھا جاتا ہے تو اُس کے بعد معتز جلی کو کھا جاتا ہے۔ اور مثل اس کے اور میت سی چیزیں ہیں کہ جانور اپنے نفع و ضرر کو اُن سے جانتے ہیں۔ پس صناعات طب یہ بھی ایسی جی مثل و

يتوصل بها الى اجتناب المنافع واجتناب المضار فمحتاج الطبيب يكون
لطيف المحس حسن الجرس ذكي لقلب حديد الذهن صحيح الفكر جيد الذكر صادق
القول ناصح المن استنصحه كثير المطالعة ملازم القراءة وقد ذكر جالينوس
في اليامرني باب الغفة ان الطبيب يحتاج الى ان يجتمع فيه اربعة اشياء
ان يكون ورعا ذا فطنة ودين وفهم والثاني ان يكون ذا علم وخبرة بطبائع
المرضى الذين يعالجهم الثالث ان يكون ذا علم وخبرة بطبائع العلل
يتولى علاجها الرابع ان يكون ذا علم وخبرة بقوى الادوية فهي صناعة شبيهة
وتربتها عند ذوى الرتب عاليتها رأيت لابن الجوزي كتابا في صناعة
الطب يقول فيه حكى عن شيبث بن آدم عليه السلام انه طهر
الطب وانه ورثه عن آدم قال حدثنا ابو سعيد اخبر به محمد بن اسناد بلغ
فيه سعيد بن جبير عن ابن عباس عن انس بن مالك صلى الله عليه وسلم انه قال
كان سليمان بن داود عليه السلام اذا صلى راى شجرة ثابتة بين يديه
فيسالها ما اسمك فان كانت تغرس غرست ان كانت لدوا ركبت
روى عن سامه بن شريك قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم وجارت
الاعراب فقالوا يا رسول الله اتندوى قال نعم يا عباد الله وانا ان الله جل وعز

مانند سے ظاہر ہوئی ہے جس سے طبیب پہنچ جاتا ہے منافع کے حاصل کرنے پر اور مضار سے پرہیز کرنے پر پس طبیب محتاج ہے اس بات کا کہ جس اُسکی لطیف ہو اور دریافت اچھی ہو اور دل اُس کا ذکی ہو اور ذہین تیز ہو اور فکر درست ہو اور بیان راست ہو بات کا سچا ہو اور خیر خواہ اُس کا ہو جو اُس سے نصیحت چاہی۔ اکثر کتابوں کا مطالعہ بھی کرتا رہے اور پڑھتا بھی رہے جالیہ سنوس نے کتاب یام میں باب عصمت میں ذکر کیا ہے کہ طبیب کو حاجت ہے ان چار باتوں کی ایک یہ کہ متقی وہ پہنیز کار ہو صاحب عقل و دین و فہم ہو۔ دوسرے یہ کہ اُن بیماریوں کے حال سے آگاہ ہو جن کا علاج کرتا ہے۔ تیسرے یہ کہ اُن بیماریوں کی طبیعتوں کو بھی خوب جانتا ہو جن کا معالج ہے۔ چوتھے یہ کہ دواؤں کی قوتوں کو بھی جانتا ہو۔ پس یہ صناعت بہت روشن ہے اور اس کا رتبہ سب کے نزدیک بہت بلند ہے۔ میں نے ابن جوزی کی ایک کتاب اسی طب کے باب میں دیکھی ہے وہ لکھتے ہیں کہ اس طرح سے حکایت کی گئی ہے کہ حضرت شیدائے نبیؐ فرزند آدم علیہما السلام سے طب ظاہر ہوئی ہے اور اُن کو حضرت آدم علیہ السلام سے میراث میں پہنچی ہے اور وہی ابن جوزی یہ لکھتے ہیں کہ ابو سعید نے روایت کی ہے محمد سے اور محمد نے روایت کی ہے اپنے اسناد سے کہ جو پہنچی ہے سعید بن جبیر تک اور سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ نہت سلیمان بن داؤد جب نہات پڑھا کرتے تھے تو ایک درخت جا ہوا اپنے آگے دیکھتے تھے تب اُس سے پوچھتے تھے کہ تیرا کیا نام ہے اور کس کام کا ہے جو لگانے کے کام کا ہوتا تھا تو لگایا جاتا تھا اور اگر دوا کے کام کا ہوتا تھا تو لکھا جاتا تھا۔ اسامہ بن شریک نے کہا ہے کہ میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ چند زمیندار بادیہ نشین آئے اہل عرس کی یا رسول اللہ ہم دوا کریں آپ نے فرمایا ہاں آئے بند گان دوا کر و کیونکہ خداوند عالم نے کوئی درد ہمیں بنایا

الاوضع له شفا غير دار واحد قالوا ما هو يا رسول الله قال اللهم قال الحنف
 ابن قيس اربع يسوبهن المرء العلم والادب والفقه والامانة وثلاث لا ينبغي
 للعاقل ان يعين علم يحشه على عمل وطب يذب به عن جسده وصناعت
 يستعين بها على امر معاشه وقد روى عن الشافعي رحمه الله انه قال لعلم
 علمان علم الدين وعلم الدنيا فالذي للدين هو الفقه والذي للدنيا طب
 وعنه رحمه الله انه قال صنفان لا يخار بالناس عنهما الاطباء لا بدانهم وفقهاء
 لا بدانهم وقد قيل لا ينبغي للعاقل ان يسكن بلدا ليس فيه خمس سلطان
 عادل وقاض عالم وطبيب ماهر وسوق قائمة ونهر جار واهل اهل
 هذه الصناعات هي المقام الصاجي اسماء الله ثم مواد
 الضرر به من يتناول اليها وليست عنده ابلية ولا له من
 العلم مزية لانها مرخاة الخطام مطلقة الزمام مهيلة لمساك مكروبة
 الاخطار والمهالك فالجوام المزينة يد في امراض العين
 والجراحة والكحاح يد في امراض البدن لان
 الباب مباح فرسم الله **عبد العزيز**
 لقد خاض في مدحه ولايته اقليلة شارب حنة يلا وذو كرميلا

کہ اسکی شفا نہ بنائی ہو مگر ایک دوا ایسا ہے کہ اسکی دوا نہیں۔ ان لوگوں نے پوچھا کہ وہ کونسا
دوا کہہ ہے اسنے فرمایا کہ وہ بڑھا پا ہے۔ اخف بن قیس نے کہا ہے کہ چار چیزیں ایسی ہیں
جن سے آدمی سہوار ہوتا ہے۔ ایک علم۔ دوسرا ادب۔ تیسری فخت یعنی علم دین۔ چوتھی
امانت۔ اور تین چیزیں ایسی ہیں کہ سزاوار نہیں عاقل کو کہ ان کو ترک کرے۔ ایک علم ایسا جو بخت
کر عمل پر۔ یعنی رغبت دلائے عمل کی۔ دوسرا طب کہ جو مرض کو اس کے بدن سے دور
کرے۔ تیسرا پیشہ جو اسکی معاش کی مدد کرے۔ اور شافعی سے روایت ہے کہ انھوں نے
کہا کہ علم دوسم کا ہے ایک علم دین۔ دوسرا علم دنیا۔ پس جو علم کہ واسطے دین کے ہے وہ فقہ
ہے اور جو واسطے دنیا کے ہے وہ طب ہے۔ اور پھر شافعی سے منقول ہے کہ دو گروہ ایسے
ہیں کہ آدمیوں کو ان سے بے نیازی نہیں۔ یعنی وہ سب دکا رہیں۔ ایک تو طبیب واسطے علاج
ابدان کے۔ دوسرا فقہ واسطے علم ادیان کے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ عاقل کو نہیں چاہیے کہ ایسے
شہر میں رہے جہاں یہ پانچ چیزیں نہ ہوں ایک باو شاہ عادل۔ دوسرا قاضی عالم۔ تیسرا
طبیب ماہر یعنی آگاہ۔ چوتھے چلتا ہوا بازار۔ پانچویں نہرواں۔ المختصر زوار اس علم طب کی
بارگاہ و صابجی ہے خدا اس بارگاہ کو بلند کرے جس نے مواد ضرر کے جو طب کے نام سے ان
لوگوں سے ہوتے تھے جو اس علم کے لوگ نہ تھے اور جن کو علم میں زیادتی نہ تھی دفع کردیئے
اور یہ خرابی اس وجہ سے تھی کہ یہ علم ریزہ ریزہ ہو گیا تھا اور باگ اس کی چھوٹی ہوئی تھی حالانکہ اسکے
رستے سب ہولناک ہیں بڑے بڑے خطروں اور مہلکوں کی راہیں ہیں۔ پس اس کی یہ نوبت
ہو گئی تھی کہ حجام یعنی فصد کرنے والا آنکھوں کی دوا کرنے لگا اور جراح اور مجال امراض بدنی کا
علاج کرنے لگا۔ دروازہ اس علم کا ایسا سبب ہو گیا کہ جو چاہتا تھا وہ کرتا تھا۔ پس خدا رحمت
کرے عبد العزیز پر جو اپنے غلط زمانے میں بڑی فضا اور ذکر نیکی سے گھر کر لیا

وودعنا للمعالم الصاجي اذولاه وهما اطويلا وبعد فلما كانت
 عادة المملوك ان يجدم الجنب العالي الصاجي اعلاه الله
 بخدمة تدرس ولا تدرس لانها تنقل من السطور الى الصدور
 سلك ذلك المسلك وعمل هذا المختصر يتبين به معرفة هذه
 الصناعة ومقدار فهمه وتطهير به جودة علمه وعلمه وقبلة الى ابواب
 عشرة في كل باب عشرون مسألة لا يسع اذى طبيب الا ان
 تكون على خاطره وذكره ولم اذكر الا المشهور المنصوص ثم ذكرت
 اجوبتها والمكان الذي اخذت منه ليكون حجة للسائل اذا جاوز
 المسؤل بغير الجواب قيل له هذه المسئلة مسطورة ذكرها
 قلان في كتاب كذا وكذا في موضع كذا وكذا وليس لي فيه سوء
 الجمع لهذه المسائل والتقاطها من كتب الاوائل وسميته امتحان
 الابرار لكافة اطباء الله سبحانه يوفقني لخدمته المقام
 الصاجي في كل زمان ويجعلني من قوم قال
 الله فيهم يستبشرون
 برحمته منه وضوان

اور بڑی دعا ہے بارگاہِ صاحبی کو جس کو مدتِ دراز تک حاکم کیا ہے۔ اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ عبدالعزیز بادشاہ تھا جس نے اپنے بھٹوڑے زمانے میں علمِ طب کا ایسا انتظام کیا کہ جس کی ثنا اور ذکر باقی ہے اور خدا بلند رکھے بارگاہِ صفی الدین عبداللہ بن علی کو جس کو اُس بادشاہ نے اپنا وزیر مقرر کیا کہ جس نے مدت تک اُس انتظام کو قائم رکھا اور پھر مخلص یہ کہتا ہے کہ چونکہ عادتِ ملوک کی یہ ہے کہ بارگاہِ عالی میں اپنے آقا کی ایسی خدمت کرے کہ چہ بیتی پڑھائی جائے اور کبھی کہ نہ نہ ہونے پائے۔ کیونکہ یہ خدمت ایسی ہے کہ سطروں سے نقل ہو کر سینوں میں رہتی ہے۔ پس یہ ملوک بھی اسی راہ پر چلا ہے اور اس مختصر کتاب سے لکھا ہے تاکہ اس سے صناعتِ طب اور مفادِ فہم اُس کی ظاہر ہو۔ اور اس کتاب کے سبب سے اس ملک کی بھی جو دولتِ علمی و عملی آشکار ہو اور منفعہ کیا ہے میں نے اس کتاب کو دس ابواب پر اور ہر باب کو بیس مسکلوں پر کہ میں طبیب کو زیادہ ایذا دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔ مگر اُس قدر جو دل میں آسکے اور یاد رہ سکے۔ اور میں نے اس مختصر میں بیان نہیں کیا مگر اُس بات کو جو مشہور ہے اور اطباء کی کتب میں مسطور و مذکور ہے بعد اس کے اُن سوالوں کے جواب بھی لکھے ہیں اور جوابوں کی بھی وہ جگہ لکھی ہے جہاں سے میں نے لیے ہیں تاکہ سائل کو محبت نہ رہے جب وہ جواب پائے۔ اس امر کی کہ یہ جواب کہاں سے لکھا ہے وہ دیکھ لے جہاں سے لیا ہے اور میرا سوا اسکے کچھ کام نہیں کہ جمع کیا ہے ان مسائل کو اور چنا ہے اگلی کتابوں سے اور نام رکھا ہے میں نے اس مختصر کا امتحان الالباب رکھا فہم الاطباء یعنی ان سوالات سے آزمائش ان عقلمندوں کی ہے تمام اطباء سے۔ اور خدا سے سب جانہ مجکو ہر زمانے میں اِس بارگاہِ صاحب کی خدمت کی توفیق دے اور اُس گروہ میں جو اُس کی رحمت و رضوان سے خوش ہوں گے

محشور کرے پد

الباب الاول

في النبض وهو عشرون كلمة

السؤال الاول - هل يمكن الطبيب ان يعرف من النبض اسم
المعشوق وكيف ذلك -

الجواب - هذا منقول من حبر عيات القانون لابن سينا حيث
قال اعشق مرض وسواسي يكون النبض فيه مختلف النظام كنبض
اصحاب الهنم حتى انه يستدل من النبض على اسم المحبوب
وطريق ذلك هو ان يذكر اسماء كثيرة وتكون اليد على
النبض فاذا اختلف عند ذكر شخص اختلفا فاعطيا فصفت
شكله وشخصه وكو عليه ذكره فان تزايد اختلافه وصار شبيهها بالمتقطع
فقد عرفت اسم المحبوب

السؤال الثاني - كم هي الاشياء التي يحتاج المتدرب في

قام

پہلا باب

نبض کی سچائی میں اور اس کے متعلق باتوں کے بیان میں وہ بیسوال ہیں

سوال کیا طبیب کو یہ بات ممکن ہے کہ کسی عاشق کی نبض سے اس کے معشوق کا نام پہچانے
تا ٹھیک ٹھیک اسی کا عاشق جانے۔

جواب شیخ الرئیس کے قانون کی جزئیات میں لکھا ہے انھوں نے یوں کہا ہے کہ عشق ایک
وسواسی بیماری ہے جس سے عاشق کو نا چاری ہے۔ اس کی نبض مختلف ہو جاتی ہے ایک حال پر
رہتے نہیں پاتی۔ جو رنجیدہ آدمی کی نبض کا حال ہے وہی عاشق کی نبض کی چال ہے۔ یعنی کبھی جو
وصال کا خیال آتا ہے تو عاشق خوش حال ہو جاتا ہے دل کو اس خوشی سے طاقت آتی ہے۔

نبض میں بھی جو دل ہی سے نکلتی ہے قوت آتی ہے۔ اور جب وصال محال ہوتا ہے اور قلب کو
اندوہ کمال ہوتا ہے تو طاقت کم ہو جاتی ہے اور نبض بھی برہم ہوتی ہے یہاں تک کہ طبیب حاذق
اس نشان سے اس کے معشوق کا نام جان سکتا ہے اور عشق کے مرض کو اچھی طرح پہچان سکتا ہے اور
طریق اس راز نہانی اور مرض جانی کی شناخت کا یہ رکھا ہے اور قانون میں بھی لکھا ہے۔ طبیب
اس مرض کے آگے بہت سے نام لے اور ہاتھ نبض پر رکھے رہے پس جب کسی شخص کا نام پوچھتے
وقت نبض میں بڑا اختلاف پائے تو اس شخص کی شکلی اور صورت اور جن کی کیفیت مکر زبان پر
لائے پس اگر اختلاف نبض کا بڑھے کہ نبض اس کی نبض منقطع سے ملے پس معشوق کا نام سمجھ جائے
اور علاج مرض کا کام میں لائے

سوال وہ چیزیں جنکی شناخت کی طرف نبض دیکھنے والے کو عاجز ہے اور مرہن کے علاج ہیں

منه

النبض الى تعرفتها

الجواب نمسنة هذا منقول من المقالة الخامسة من النبض الكبير للينوس حيث يقول اول ما يحتاج الطبيب ان يعرفه من نبض مقدار الانبساط الثاني زمان الحركة الثالثة حال القوة التي تتحرك بعرق الضارب الرابع حال صفاق العرق وقرع الخامس ان يعرف زمان يسكون -

السؤال الثالث كم هي المزاجات الحاصلة للنبض اذا كان المنغير له الحاجة والقوة وكيف يكون النبض -

الجواب اربعة هذا منقول من المقالة التاسعة من كتاب النبض الكبير للينوس حيث يقول الاول ان يكون القوة كثيرة اضعف مع حرارة زائدة يجعل النبض صغير البطيئا متواترا جدا الثاني قوة ضعيفة مع فتور الحرارة الغريزية وضعفها يجعل النبض خافا ويكون خموله بسبب ما يجوز من القوة ويكون اصغرا والبطا كالمزوجة الاولى لا اله دون الغاية لقصوى من التواتر والثالث قوة زائدة وحرارة زائدة معا تجعل النبض شديد اعطيا جدا ولا يكون سريعا جدا الرابع صحة القوة وعود الحرارة يجعل النبض معتدلا في اعظم كثير الا بطا في غاية تفاوت خاصة كانت

اُسکی ضرورت سے کتنی میں مفصل بناؤ۔ اور کسی کتاب کا حوالہ لاؤ۔

جواب وہ پانچ ہیں۔ جالینوس کے نبض کبیر کے پانچویں مقالہ سے منقول ہوتا ہے۔ جالینوس نے اُس کتاب میں لکھا ہے کہ نبض کی چیزوں میں سے پہلی وہ چیز ہے کہ جس کی طرف طبیب کو حاجت ہے وہ انبساط یعنی نبض کی کشادگی کی حالت ہے۔ دوسری چیز جسکی طبیب کو ضرورت ہے وہ نبض کا زمانہ حرکت ہے۔ تیسری چیز نبض کی قوت ہے جس کے سبب سے رگ جہنہ نبض کو حرکت ہے۔ چوتھی طبیب کے ہاتھ کا نبض پر پڑنا اور نبض کا اُسکے ہاتھ کو لگنا۔ یعنی طبیب نبض پر ہاتھ رکھنا جائے اور نبض کا حال پہچانے۔ پانچویں نبض کے سکون کا زمانہ جاننا ہوا اور اُسکی کمی بیشی کو بخوبی پہچاننا ہو۔

سوال کتنے جڑ حاصل ہیں نبض کو جب کہ بدل دے نبض کو حاجت اور قوت اور نبض اُس وقت کیسی ہوتی ہے؟

جواب چار جڑ ہیں اور یہ جواب نقل کیا گیا ہے نویں مقالہ کتاب نبض کبیر میں سے جو جالینوس کی ہے وہ یوں کہتا ہے اول یہ ہے کہ نبض میں قوت ایسی ہو کہ اُس قوت میں ضعف بہت ہو یعنی ایسی قوت ہو کہ خود قوتی نہ ہو اور زائد حرارت بھی ہو پس یہ ضعف قوت کا حرارت زائدہ کے ساتھ نبض کو چھوٹا اور دیر روا اور متواتر بہت کر دیکھا۔ دوسرا جو یہ ہے کہ قوت نبض کی بھی ضعیف ہو اور حرارت اصلی میں بھی فتور ہو یا حرارت اصلی میں کمی ہو تو یہ صورت نبض کو دبا ہوا کر دیگی اور یہ دب جانا نبض کا اس سبب ہو گا کہ قوت اُسکی ضعیف ہے اور نبض اس صورت میں چھوٹی اور دیر روا ہوگی مانند پھلے جوڑے کے بکراتنی بات ہے کہ تواتر میں انتہا کو نہ پہنچے گی یعنی تواتر بہت نہ ہو گا۔ تیسری صورت یہ ہے کہ نبض میں قوت بھی زائد ہو اور حرارت بھی زائد ہو بہت سی۔ پس یہ صورت نبض کو بہت سخت اور بہت غلیظ بنا دیگی اور جلد چلنے والی نہ ہوگی۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ نبض کی قوت بھی صیح ہو اور حرارت بھی صیح ہو اور یہ صورت نبض کو معتدل کر دیگی بزرگی میں اور دیر روا چلے گی نہایت تلافوت کے ساتھ خصوصاً جبکہ

البرودة قد قويت كثيرا.

السؤال الرابع في ان يعلم ان في النبض طبيعة موسيقارية.
الجواب - هذا منقول من الكليات لابن سينا حيث يقول
كما ان صناعة الموسيقى تتم بتأليف النغمة على نسبة في
الحدة والنقل وبإدوار الإيقاع مقداراً لازمة التي تحل نفثاتها
لكذلك الحال في النبض فان نسبة ازمنتها في السرعة و
التواتر نسبة الإيقاعية ونسبة احوالها في القوة والضعف
نسبة تأليفية وكما ان ازمنة الإيقاع ومقادير النغم قد تكون
متفقة وغير متفقة كذلك الاختلاف قد تكون منتظمة وغير
منتظمة وايضاً نسبة احوال النبض في القوة والضعف
والمقدار قد تكون متفقة وقد تكون غير متفقة.

السؤال الخامس - في كم امر يكون آلات بارات التي يعتبر
بها تشابه نبضات او تشابه اجزاء نبضة او تشابه جزئ
من النبضة



برودت بہت ہوگی فقط

سوال اس امر میں کہ نبض میں طبیعت موسیقاری کیا پائی جاتی ہے۔

جواب یہ جواب شیخ ابن سینا کی کلیات سے نقل کیا گیا ہے شیخ نے اس طرح سے کہا ہے جیسا کہ موسیقی کے راگوں کا بنانا آواز کی ترکیب دینے سے پورا ہوا ہے اس طرح سے کہ مثلاً پہلے کسی آواز کو تیز کیا پھر آسکو بھاری کیا اور پھر اس کو ہلکا کیا اور پھر ان زمانوں کی مقدار کو واقع کیا جس میں وہ تغیر و تبدل آوازوں کا تحلیل ہو گیا یعنی ایک بار آواز نکالی اور پھر تھوڑی دیر کے بعد بھاری کیا اور پھر اس بھاری آواز کو اس کے حال پر چھوڑ دیا اور یہ خیال کیا کہ اتنی دیر میں یہ تینوں کیفیتیں پوری ہو گئیں اور یہ امر اتنے عرصے میں ایک ہیئت مجموعی پر ظہر ایس ایسا ہی حال نبض کا ہے اس واسطے کہ نبض کا جلد چلنا اور پے در پے چلنا گویا ایسا ہے جیسے راگ میں پہلی آواز نکالی اور پھر اس کو برابر نکالے جانا اور پھر قوت اور ضعف نبض کا یہ گویا مشابہ ترکیب ہے جیسا کہ راگ میں پہلی آواز نکالی اور پھر آواز کو بھاری کیا اور پھر اس کو ہلکا کر دیا اور جیسا کہ راگ میں آوازوں کے نکالنے اور آوازوں کے مقدار کے زمانے کبھی متفق ہوتے ہیں اور کبھی متفق نہیں ہوتے ایسا ہی وہ اختلاف چہیدا ہوتے ہیں کبھی انتظام سے ہوتے ہیں اور کبھی نہیں رہیں در صورت انتظام کے تو کوئی اور راگ اور راگنی نکل سکے گی اور اگر غیر منتظم رہا تو وہ کوئی درست راگ نہ ہوگا اور اسی طرح احوال نبض قوت اور ضعف اور مقدار میں کبھی متفق ہوتا ہے اور کبھی غیر متفق

سوال وہ کہتے امر میں جن میں کئی نبضوں کا باہم مشابہ ہونا یا ایک ہی نبض کے اجزاء کا مشابہ ہونا یا کسی ایک نبض کے جزو احد کا مشابہ ہونا کسی اور نبض سے اعتبار کیا جاتا ہے یعنی یا تو کئی شخصوں کی نبضیں آپس میں ملتی جلتی ہوں یا کسی ایک شخص کے نبض کے اجزاء باہم ملتے ہیں یا ایک نبض کا محض ایک جزو اور نبضوں کے ویسے ہی جزو کے موافق ہو۔

الجواب - هذا منقول من الكليات لابن سينا في اموجزته
في اعظم واصغر والقوة والضعف وسرعة والبطور والتفاوت
والتواتر والصلابة واللين -

السؤال السادس - كيف يغير النوم النبض على الاستمرار او الخوض وكيف يكون
النبض عند اليقظة اما طبيعية واما بسبب من خارج -

الجواب - هذا منقول من الكليات لابن سينا حيث يقول
النبض يختلف احكامه بحسب الوقت من النوم وبحسب حال
النفس فالنبض في اول النوم صغير ضعيف لان الحرارة
الغريزية حركتها في ذلك الوقت الى الانقباض والغور
الى الانبساط والظهور لانها في ذلك الوقت تتوجه بكليتها
بتحريك النفس لها الى الباطن لهنم الغذاء والنضاج
الفضول ثم يكون اشدا بطاؤا وتفاوتا لان الحرارة الغريزية وان حدث
فيها تزييد بحسب الاحتقان فقد عدست التبريد الذي كان لها
في حال اليقظة بحسب الحركة المسخنة فاذا استمرى الطعام
في النوم عاد النبض فقوى لتبريد القوة بالغذاء وانصرف ما كان

جواب شیخ کی کلیات سے منقول ہوا ہے کہ وہ پانچ امر ہیں جن سے چند مقبول کا باہم مشابہ ہونا یا ایک نبض کے اجزاء کا آپس میں مشابہ ہونا یا ایک ہی جزو کا اور نبضوں کے کسی جزو کے مطابق ہونا اعتبار کیا جاتا ہے اول عظم یعنی بزرگی نبض کی ابعاد ثلاثہ یعنی طول - وعرض - وعمق میں اوصغر یعنی چھوٹا ہونا دوسرے قوت یعنی زور آور ہونا اور ضعف یعنی سست ہونا تیسرے سرعت یعنی جلد چلنا اور بطور یعنی دیر چلنا چوتھے تفاوت یعنی حرکات میں فرق ہونا - اور تواتر یعنی حرکات کا پے درپے ہونا پانچویں عملا بت یعنی سخت ہونا آگہ کا اور لین یعنی نرم ہونا۔

سوال ہیٹ بھرے سونا یا خالی ہیٹ سونا نبض کو کیونکر بدلتا ہے اور بیداری میں نبض کا کیا حال ہوتا ہے خواہ طبی ہو خواہ کسی سبب خارجی سے ہو۔

جواب شیخ کی کلیات سے نقل کیا جاتا ہے وہ اس طرح سے فرماتا ہے کہ نبض کے احکام خواب و استیلا کے اوقات کی وجہ سے مختلف ہوتے ہیں اور محاذ اربعہ کیفیت سے منصف ہوتے ہیں پس نبض ابتدا خواب میں ضعیف و صغیر ہوتی جاتی ہے کہ واسطے کہ حرارت غریزی اُس وقت اُس کو حرکت دیکر انقباض اور دباؤ کی طرف لاتی ہے اور انقباض و طور سے اُس کو دباتی ہے پس لامحالہ سست اور چھوٹی نظر آتی ہے اس لیے کہ وہ اصلی حرارت اُس وقت نفس کی تحریک سے باطن کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور غذا کے پچانے اور فضلوں کے پکانے کا کام لیتی ہے۔ پھر نبض نہایت مسج کی تفاوت اور بطی ہوتی ہے۔ یعنی دیر دیر چلتی ہے اور ایک جزو کی حرکت دوسرے سے نہیں ملتی اس لیے کہ حرارت غریزی اگرچہ گھٹ جائیکے سبب زیادہ معلوم ہوتی ہے مگر وہ زیادتی معدوم ہوجاتی ہے جب بیداری کی حالت میں کت کی گرمی سے ہوتی ہے۔ اسکی ایسی صورت ہے کہ جیسے کسی مکان میں آگ سلگائیں اور پھر اسی جگہ اسکو دبا دیں اگرچہ اسکی حرارت اُس جگہ بڑھ جائیگی مگر نہ اسقدر جو ایندھن کے برابر لگائے سے نظر آئیگی پس جب کھانا پضم ہو جائیگا تو نبض اپنی قوت پر پھر آئیگی اور غذا کی قوت سے قوت زیادہ پائیگی اور وہ جو غذا کے

اتجه الى الغور لتزير الغذاء فيعظم النبض فاذا اتماذى النوم عاد النبض ضعيفا
لاختناق الحرارة الغريزية وضغط القوة تحت الفضول التي من حتمها
ان تستفرغ بانواع الاستفرغ الذي يكون باليقظة التي منها الرياضات
الاستفرغات فاذا صافى النوم من اول الوقت خلا فيدم لصغره
البطور والتفاوت في النبض فاذا استيقظ بطبعه مال النبض الى العظم والسرعة
متدرجا وان استيقظ بسبب مفاجئ جعل النبض عظيما سريعا مختلفا
الى الارتعاش ثم يعاود الى الاعتدال سريعا

لاحقان

السؤال السابع - ما سبب النبض المنشاري الجواب هذا منقول من
الكليات لابن سينا حيث يقول سبب النبض المنشاري اختلاف
المصبوب في جرم عرق في عقبه فحاجته ونضجه واختلاف اجزاء العرق
في صلابة ولينه وورم في الاعضاء العصبانية ابن التليذ يقول على ذلك
اسبب في منشارية النبض لصاحبات الحنجرة نحوها غير ما ذكره وهو ارتفاع
اجزاء الحنجرة وانخفاض اجزاء اللام والافعال من موجه هذا في الشرايين التي
تنبض في نفس لوم ثم تتعدى تلك الحركات المختلفة الى سائر الشرايين لان
فاعل الانبساط والنفعل بالادوى واحد وهو القوة الحيوانية -

احوال

ہضم کی ضرورت سے دلگی تھی اور آبِ دہی ہوئی نہ ہوگی تو بڑھ جائیگی۔ پس اگر نسونے والے کی منہ دیر تک ریگی تو نبض پھر سست چلے گی۔ کسو اسطے کہ ایک تو حرارتِ غریزی گھٹی رہے گی دوسرے نبض ان فضلوں کے نیچے دہی ریگی جن کا حق یہ ہے کہ بیداری کے سبب سے نکالے جائیں۔ اور ریاضت وغیرہ ان کے اخراج کے لیے عمل میں آئے۔ اور اگر کوئی خالی پیٹ سووے گا تو نبض چھوٹی اور دیر اور متنوعات ریگی پھر اگر خود بخود جاگا تو نبض بڑی اور جلد روی کی طرف آہستہ آہستہ بڑھیں گی اور اگر ناگہ جگا دیا جاوے تو نبض بڑی اور جلد روا اور حرکت میں مختلف اور کانپتی ہوئی ہووے گی۔ پھر جلد اعتدال کی جانب عود کرے گی اور قبل از خواب جیسی تھی ویسی ہی ہو جائیگی۔

سوال۔ کہ ہے سے نبض منشاری ہو جاتی ہے یعنی آ رہ کی طرح کیوں آمد و رفت پاتی ہے۔

جواب۔ شیخ الرئیس کو کلیات سے منقول ہوا ہے کہ انھوں نے یوں کہا ہے کہ نبض کے منشاری ہونے کا سبب اختلاف اس چہرے کا ہے کہ جو رگ کے جرم میں آتی ہے۔ اس کی عفونت یعنی بد بوئی اور کچا پن اور نفع یعنی پک جانے سے نبض منشاری ہو جاتی ہے اور اجڑے نبض میں اختلاف آتا ہے کوئی نرم کوئی سخت ہو جانا ہے یا ورم عصبانی میں یہ صورت ہوتی ہے یعنی آ رہ کی طرح نبض کی حرکت ہوتی ہے اور ابنِ تلمیذ نبض کے منشاری ہونے میں ذاتِ الجذب کی جاری میں علاوہ اس سبب کہتا ہے خلاف اس کے جو شیخ نے کہا ہے وہ یہ ہے کہ نبض کے اجڑا کبھی سبب حاجت ہوا کہ بلند ہو جاتے ہیں اور پھر دڑو کے باعث سے پست نظر آتے ہیں یا ورم ہی کے سبب سے نبض میں یہ اثر ہو جاتا ہے جو کوئی جڑ بلند اور کوئی پست ہاتھ میں آتا ہے یہ صورت ان جہندہ رگوں میں ہوتی ہے جو خاص ورم میں دب جاتی ہیں۔ بعد ازاں یہ مختلف حرکتیں تمام جہندہ رگوں میں بھی دیکھنے میں آتی ہیں۔ اس واسطے کہ انبساط کا فاعل اور انقباض کا مفعول وہ ایک ہی قوت حیوانی ہے جس کے سبب سے جہندہ رگوں کی روانی ہے۔

بش
م

السؤال الثامن لم كان نض اصحاب الاستسقاء المائي مائل الى الصلابة
الجواب نذكر قول من النض الكبير لجا لينوس حيث يقول نض اصحاب الاستسقاء
المائي مائل الى الصلابة من قبل انه يحتج فيه رطوبة كثيرة فيما يحويه البطن قد
ينال العروق لضواري من تلك الرطوبة آفة على طريق المشاكلة
فبسبب تجمد العرق يجعله مائلا الى الصلابة وبسبب ما ينال القوة من
الآفة والمضرة وبسبب برد العرق يصير النض اصغرو بمقدار ما يصير عليه
من الصغر يكون اشد تواترا لا سيما متى كان مع هذه العلة حمى السؤال
التاسع ما نض اصحاب اليرقان من غير حمى ولم ذلك الجواب نذكر قول
من المقالة الثالثة عشر من النض الكبير لجا لينوس حيث يقول نض صحا
اليقرن من غير حمى صغير صلب شديد التواتر وليس بضعيف لا سيرع واما
لم كان صلبا فهو يقول لان من شأن المرة الصفر ان يحفف بمنزلة ما يحفف الماء
الملح وبهذا السبب يجعل صفاق العرق جف صلبا والصغرة لان الآلة تصلبته
لا تستطيع ان تنبذ الانساطا ما وكذا صامق تواتر حجب زيادة في الصغرة
ليس بضعيف لان القوة ليست بضعيفة ولا يبرح لانه حال من الحمى متى كان مع حمى كما
النض سريعا من قبل الحاجة لسؤال العاشر ما هو نض الحسن الوزن ما هو نض النوزن

سوال استسقاء مائی کے بیماروں کی نبض کی طرف مائل ہوتی ہے یعنی کسوجہ نبض میں یہ صلابت حاصل ہوتی ہے۔

جواب جالینوس کے نبض البیر سے یہ جواب منقول ہوا ہے اُس میں جالینوس نے یہ لکھا ہے استسقاء مائی کے بیماروں کی نبض سختی کی طرف مائل ہوتی ہے اور سبب سے کہ بہت سی رطوبت جو پیٹ میں جمع ہوتی ہے وہ چندہ رگوں کو متاثر کرتا ہے کہ بہت سی رطوبت ہوتی ہے۔ پس اُس کشش کے سبب سے جو رگوں میں آتی ہے نبض بھی کھینچ جاتی ہے اور اُس ضرر سے یہ نبض ہوتی ہے جو نبض کی قوت میں پایا جاتا ہے اور نیز رگوں کی سردی سے بھی نبض چلتی ہوتی ہے اور اُس کے اثر سے بھی نظر آتا ہے خصوصاً صاحب اس مرض کے ہمراہ تب بھی ہو۔

سوال یرقان کے بیماروں کو جب تب نہ تو نبض کیسی ہوگی اور کس وجہ سے نبض کیسی ہوگی۔

جواب جالینوس کے نبض البیر کے تیرھویں مقالہ سے منقول ہوتا ہے کہ حکیم مذکور نے اس طرح لکھا ہے کہ یرقان بے تب والوں کی نبض صغیر اور سخت اور شدہ یا اتواتر ہوتی ہے اور ضعیفہ اور مدیجہ نہیں اور ایسی نبض کا ہونا اس بیماری میں عجیب اور بدیع نہیں اس واسطے کہ غلیظ صفرا کی شان سے یہ ہے کہ وہ آب شوکہ طرح خشک کرنا ہے پس اسی سبب سے نبض کا صفائی یعنی ہلکا ہونا لگتا ہے خشک اور سخت ہوتا ہے اور نبض کے صغیر ہونے یعنی چھوٹے ہونے کا یہ سبب ہے کہ آله خشک اور سخت قدرت کشائش کی نہیں رکھتا اور اتواتر کی زیادتی بھی اسی صغر سے پائی جائیگی یعنی جس قدر نبض چھوٹی ہوگی اور حرکت وہاں برابر آئیگی نبض بھی برابر ہر چلتی جائیگی اور ضعیفہ بدیں جہت نہیں ہوتی کہ نبض کی قوت میں کچھ قلت نہیں ہوتی اور یہ اس سبب سے نہیں کہ وہ تب کی حرارت سے خالی ہے پس ظاہر ہے کہ سرعت سے خالی ہے اور جب یرقان کے ساتھ میں تب ہوگی تو نبض بھی سریع بدیں عیب ہوگی **سوال** کوئی نبض اچھے وزن کی ہے اور کوئی وزن سے ہٹی ہے اور کوئی وزن میں مخالف ہو رہی ہے اور کوئی وزن سے

وما هو مخالف للوزن وما هو خارج الوزن الجواب هذا منقول من المقالة الاولى
من النقص الكبير الى لينوس حيث يقول ان في كل سن من السن المعرق وزنا ما
طبيعا فان زنة الوزن سمي الوزن ان غدا قليلا وكان ان غدا للوزن الطبعي موافقا للوزن يكون
سقي سيب من صاحب سمي بجانب لوزن ان لم يكن موافقا لسقي سيب من صاحب ثم كان موافقا
لوزن يكون في سن من الانسان اي سكي ان قيل له مخالف لوزن وان لم يفت
النقص بنقص احد من الانسان قيل خارج الوزن لسؤال الحادي عشر من القول
في النقص حسن لوزن السقي لوزن المستوي المختلف والمنظم وغير المنظم في حكم جنس من
اجناس النقص بعد الجواب في اربعة اجناس منقول من المسمى في المقالة السابعة
يقول النقص الحسن لوزن السقي لوزن المستوي المختلف والمنظم وغير المنظم لا يوجد الا في
اربعة اجناس هي الجنس الذي من كية الانسباط والجنس الذي من كيفية الحركة والجنس
الذي من مقدار القوة والجنس الذي من وقت السكون لان الاختلاف لا يحسب سوى هذه
الاربعة الاجناس السؤال الثاني عشر هل بين النقص مستوي المختلف معتدل مثل العظيم
والصغير السريع والبطي الجواب ليس بينهما معتدل هذا منقول من المقالة السابعة من الخبر
العلمي من المسمى حيث يقول النقص المختلف والمستوي ليس بينهما متوسط لان النقص المستوي
هو بطبيعي أصح من المختلف خارج عن الطبع ولا يكون الا عن مرض والمتوسط بينهما ليس متوسط

ناتج

السؤال الثالث عشر في اي الابدان يكون النقص اعظم في الابدان الضعيفة متضاهيا طبيعيا

باہر نکل گئی ہے جواب چالیسوس کے نبض کبیر کے پہلے مقالہ سے نقل کیا ہے کتاب مسطور میں حکیم مشہور نے یوں لکھا ہے کہ انسان کے ہر سن میں نبض کے لیے حرکت طبعی ہے پس کسی سن میں اگر نبض اس وزن کی ہے جو اس سن کو لازم بھیری ہے تو وزن میں اچھی ہے اور اگر کچھ اس وزن لازم سے گھٹی یا بڑھی ہے مگر کسی ایسے کی نبض سے ملتی ہے جس کا سن صاحب نبض کے سن سے قریب ہے۔ پس وہ نبض وزن سے ہٹی ہوئی ہے۔ اور جب نبض کسی اور قریب سن والے کی نبض سے موافق نہ پائی جائیگی بلکہ کسی اور سن کی نبض سے مطابقت دیکھنے میں آئیگی تو وہ مخالف الوزن کہلائیگی اور اگر کسی نبض سے ملی نہ ہوگی تو خارج الوزن گئی جائیگی **سوال** کیا کہتے ہو اچھے وزن کی نبض میں اور بُرے وزن کی نبض میں اور برابر وزن کی نبض میں اور مختلف وزن کی نبض میں اور منظم نبض میں اور غیر منظم نبض میں کہ یہ مخالفت ہر ایک نبض کی کس کس جنس میں پائی جاتی ہے جن کے سبب سے ہر ایک نبض جدا جدا نام پاتی ہے۔ **جواب** چالیسوس سے نبض میں یہ فرق آتا ہے چنانچہ ملکی کے ساتویں مقالہ سے منقول کیا جاتا ہے اس نے کہا ہے کہ نبض اچھے وزن کی اور بُرے وزن کی اور برابر وزن کی اور مختلف وزن کی اور منظم اور غیر منظم چالیسوس کے سوا نہیں پائی جاتی۔ اول جنس کشادگی۔ دوسری کیفیت حرکت کی تیزی مقدار قوت کی چوڑھے وقت سکون کا اس واسطے کہ اختلاف نبضوں کا سوائے ان چالیسوس کے اور سبب نہیں ہوتا **سوال** کیا نبض مستوی و مختلف میں کوئی نبض معتدل بھی ہوتی ہے جیسے نبض عظیم اور صغیر اور سریع و بطی میں **جواب** نبض مستوی و مختلف میں کوئی نبض معتدل نہیں ہوتی ہے چنانچہ ملکی کے ساتویں مقالہ میں یہ بات لکھی ہے کہ نبض مستوی اور مختلف کے درمیان میں کوئی اور نبض نہیں ہے اس واسطے کہ نبض مستوی وہ نبض طبعی اور صحیحی ہے اور مختلف وہ ہے جو طبعی سے نکلی ہوئی ہے اور نبض مختلف مرض میں ہوتی ہے اور متوسط ان دونوں میں کوئی نہیں **سوال** کس کس بدن میں نبض بہت بڑی ہوتی ہے آیا دبلے بدن میں جو طبعی ہی دبلے ہوں یا سوتے

في الابدان العجلة ولم ذلك الجواب هذا منقول من الملكي حيث يقول
 في الابدان القضيضة يكون النبض عظم من الابدان العجلة الكثيرة اللحم وقوى
 النبض في الابدان العجلة اضعف ونقص الشرايين الابدان العجلة يستمر وثقلا كثيرة اللحم لان
 النبض في الابدان العجلة اشد وتواتر ذلك لضعف القوة عن عظيم الشرايين لتعمل تولد النبض
 مقام عظم السؤال الرابع عشر كيف يكون نبض الحامل ولم ذلك الجواب
 هذا منقول من الملكي يكون نبض الحامل عظيما شديدا السرعة والتواتر لان الحرارة
 في ابدان الحوامل قوية بسبب نبضات الى فراجه من حرارة الجنين المتباد
 من حرارته الى شرايين المرأة لا اتصال شرايين الجنين التي في المشيمة
 بشرايينها الا انها في الشهر السادس يصير نبضها ضعيفا بطيئا السؤال الخامس
 عشر ما هو النبض الخاص بكل واحد من اصناف الاستسقاء الجواب
 هذا منقول من القانون لابن سينا حيث يقول اما الرقي فيكون النبض فيه صغيرا
 متواترا مائلا الى الصلابة مع شئ من التمدد بسبب صلابة الحجب ربما مال في
 اخره الى اللين لكثرة الرطوبة واما الخفي فيكون النبض فيه موجي عريض لين
 واما الطبل فيكون النبض فيه طويلا ليس بالضعيف السؤال السادس عشر
 كيف يكون نبض اصحاب الهمم الجواب هذا منقول من الملكي

بدنوں میں جو خلقی ہی ایسے ہوں اور کیوں ایسا ہوتا ہے جواب ملکی سے نقل ہوتا ہے اس کا مصنف یوں کہتا ہے کہ وہ بے بدنوں کی نبض موٹے اور پر گوشت بدنوں سے بہت بڑھی ہوتی ہے اور نیز بہت قوی ہوتی ہے اور موٹے بدنوں کی نبض ضعیف اور چھوٹی اس واسطے کہ گوشت کی کثرت شراب یعنی جہنڈہ کو چھپاتی ہے اور بھامی بنا دیتی ہے مگر اتنی بات ہے کہ اس نبض میں توازن مسا ہوتا ہے کس واسطے کہ ثوت کا ضعیف نبض کو عظیم نہیں کر سکتا پس اس جگہ توازن کا کام آتا ہے جو رگ جہنڈہ کے عظم کے قائم مقام ہوتا ہے **سوال** حاملہ عورتوں کی نبض کیسی ہوتی ہے اور کہیں ویسی ہوتی ہے جیسی ہوتی ہے جواب ملکی سے لکھا جاتا ہے کہ حاملہ کی نبض میں عظم شدید اور سرعت اور توازن پایا جاتا ہے اس لیے کہ لنگے بدن میں حماقت قوی ہے اس سبب کہ لنگے مزاج میں پر سیکے پتے کی گرمی ملتی ہے کیونکہ پتے کی گرمی عورت کے شراب میں پختی ہے اس لیے کہ پتے کی جہنڈہ رگیں بواسطہ مشیمہ عورت کی جہنڈہ رگوں سے متصل ہیں۔ پس دونوں کی رگیں حرارت میں شامل ہیں مگر چھپے ہوئے نبض ضعیف اور بڑی ہوجاتی ہے یعنی سست اور دیر چلتی ہوئی نظر آتی ہے۔

سوال استسقا کی ہر قسم کی نبض کیسی ہوتی ہے درست درست بناؤ جیسی ہوتی ہے جواب شیخ الرئیس کے قانون سے یہ جواب لیا ہے شیخ نے یوں لکھا ہے کہ استسقاے نرقی میں یعنی اس استسقا میں کہ بس میں پانی بھر کر پیٹ پھول جاتا ہے اور مشک کی طرح کھل کھل کر نظر آتا ہے نبض بیمار کی صغیر یعنی چھوٹی ہوتی ہے اور متوازی چلتی ہے اور بالکل سختی بھی ہوتی ہے مع کسی قدر کچھاؤ کے اس وجہ سے کہ پیٹ کے حجابوں کے کھینچنے سے نبض بھی کھینچی ہے اور اکثر مرض کے احراز ملنے میں جب رطوبت کی کثرت ہوجاتی ہے تو نبض بھی نرمی کی طرف آتی ہے اور استسقاے طبعی میں جس میں گوشت بڑھ جاتا ہے نبض موجی ہوتی ہے اور نرم اور چڑی ہوتی ہے اور استسقاے طبعی میں یعنی جس میں ہوا بھر کر پیٹ بڑا ہوجاتا ہے نبض طویل یعنی لمبی ہوتی ہے اور قوی ہوتی ہے **سوال** بچہ اور اندوہ والوں کی نبض کیسی ہوتی ہے بیان کرو جیسی ہوتی ہے جواب نقاب ملکی سے نقل ہوتا ہے کہ ایسے

صغير ضعيف متفاوت فان طال حتى يخل القوة فان النبض يصير
 دووبا ثم يصير تمليا عند ما تخل القوة وتسقط السؤال السابع عشر
 كيف يكون نبض اصحاب الخناق وما علامات انتقال ماوته الى
 ذات الرية او الى ناحية القلب من جهة النبض الجواب هذا منقول
 من القانون لابن سينا اما نبض اصحاب الخناق في اوله فتواتر
 مختلف ثم يصير غير متفاوتا فان صار النبض موجيا عظيما وحدث
 سعال فهو ثقيل الى ذات الرية فان ضعف النبض جدا وضعف و
 تفاوت وحدث خفقان واخلت الحرارة الغريزية وحدث غشي فالمرء
 منصبة الى ناحية القلب السؤال الثامن عشر اللذة كيف تجعل
 النبض الجواب هذا منقول من المقالة الثانية عشر من النبض كبر
 بالينوس حيث يقول اللذة تجعل النبض عظيما متفاوتا بطيئا
 السؤال التاسع عشر ايا اول على الخوف النبض يصلب غاية الصلابة
 او اللينين اللين الجواب كلاهما سوار هذا منقول من المقالة الرابعة عشر
 من النبض كبر بالينوس حيث يقول واما النبض الصلب غاية الصلابة
 فانه مخوف غير مأمون على مثال اللين غاية اللين لان غاية الصلابة

علامة

نقصه

لوگوں کی نبض سست اور چھوٹی ہوتی ہے اور برابر نہیں چلتی۔ پس اگر اندوہ و راز ہو جائے یہاں تک کہ قوت گھل جائے تو نبض دووی یعنی گرم کی چال کی ہو جائیگی۔ بعد ازاں جس وقت کہ قوت بالکل سقوط پائے گی تو نبض غلی یعنی چینیوٹی کی چال پر آئیگی۔

سوال خناق کے بیماروں کی نبض کا حال کہو اور یہ بتاؤ کہ کیا علامت ہے نبض سے انتقال مادہ خناق کی طرف ذات الریہ کے یا طرف دل کے۔

جواب شیخ الریس نے قانون میں لکھا ہے کہ خناق والوں کی نبض اول مرض میں مختلف اور متواتر ہوتی ہے۔ بعد ازاں صغیر اور متفاوت ہو جاتی ہے۔ پس اگر نبض موجی اور بڑی ہو جائے اور اس کے ساتھ کھانسی بھی ہو پس جانلو کہ خناق حلق ذات الریہ کی طرف منتقل ہو جائے گا اور اگر نبض ضعیف ہو اور چھوٹی اور متفاوت بھی ہو جاوے اور اس کے ساتھ خفقان بھی پیدا ہو اور حرارت غیر نرمی گھل جائے اور غشی بھی ہوئے لگے پس مادہ دل کی طرف گرنے لگے گا۔

سوال لذت نبض کو کیا کر دیتی ہے۔

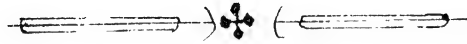
جواب جالیسنس کے نبض کبیر کے بارہویں مقالہ میں لکھا ہے حکیم مذکور یوں کہتا ہے کہ لذت کسی قسم کی ہونے نہیں کو عظیم اور متفاوت اور درمیانہ پڑتی ہے۔

سوال کوئی صورت زیادہ تر خوفناک ہے۔ نبض کا بہت سخت ہونا یا نہایت نرم ہونا۔

جواب دونوں امر برابر ہیں اور ایک دوسرے سے خوفناک نہیں چنانچہ جالیسنس کے نبض کبیر کے چودھویں مقالہ میں یوں لکھا ہے حکیم موصوف اس تفصیل سے بیان کرتا ہے کہ نبض سخت جو انتہا کی سخت ہو پس وہ از بس خوفناک ہے۔ مثل نبض نرم کے جو نہایت نرمی کے ساتھ ہو۔ اور ایچم و ہاک ہے۔ اس واسطے کہ نہایت سختی نبض کی یا تو کسی سبب ظاہری سے ہوگی۔

يكون اما بسبب حسا او ورم عظيم في بعض الاحشاء واما بسبب جمود
يحدث عن برد واما بسبب عيس يحدث عن حمى محرقة واما بسبب
تشنج قوى شديد واللين غايه اللين يكون بسبب رطوبة منفردة جدا
السؤال العشرون كيف يكون النبض في الورم اذا استحال
الى المدة.

الجواب هذا منقول من المقالة الثانية عشر من النبض الكبير
لجالينوس حيث يقول يكون النبض مختلفا عديم النظام باينال آلات
من الآفة ولسبب ضعف القوة ومقاومة الطبيعة للمرض ومجاورة



یا دم اشتا سے یا سردی سے متحضر جانے سے یا تپ محرقہ کی لپٹے یا سبب شمع توی اور کھکھک اور غرض نایت نہ رہی
جانی جو وہ طوبہ کی یاد دہانی سے نظر آتی رہیں طوبہ مفروضہ حرارت غریزی کو دبا دینگے۔ اسی سبب سے بعض
لعین غایہ الطین ہی خوشنما کہہ گئی۔

سؤال کیسی ہوتی ہے جس میں وہ نہیں جبکہ وہ نہیں جانتا ہے۔

جواب یہاں لینوس کے نہیں کبیر کے بارے میں سوال سے نقل کیا گیا ہے وہ کہتا ہے کہ جنس ایسی صورت میں مختل ہے اور یہاں اختتام ہو گئی اس سبب کہ اگر کوئی وقت پر نہ ہوگی جہت اور حیض مریض کا مختل ہو کر رہے گا اور اس سے اس طرح رہی ہے۔

الباب الثاني

في البول - وهو عشرون مسألة

السؤال الاول - البول الابيض الرقيق ان ظهر في اليوم الرابع من المرض وتبعه علامات روية بماذا تحكمت -

الجواب هذا منقول من المملكي حيث يقول ومتى ظهر هذا البول مع اعراض روية في النوم فان المريض يموت قبل السابع -

السؤال الثاني في البول الاصفر الرقيق على ماذا يدل -

الجواب هذا منقول من المملكي حيث يقول على ان طبيعته لم يكن بها انضاج المادة جيداً لضعفها وانها قد اخذت في انضاجها وابتدات باللون فغيرته الى الصفرة وانه اسهل عليها ثم تاخذ بعد ذلك في انضاج القوم

السؤال الثالث البول الابيض الغليظ اذا ظهر في يوم بجران وخاصة في الرابع على ماذا يدل الجواب منقول من كتاب بول للاسرايحي حيث

يقول - يدل على الخلاص من اوجاع المفاصل والاورام العارضة في

صول الآذان فان كان ظهوره بعد بجران دل على معاودة من المرض

دوسرا باب

قارئین کے بیان میں اور اسکی علامت نشان میں اور ہمیں بھی بیسوال ہیں

سوال پہلا یہ ہے کہ پیشاب سفید اور پتلا اگر بیماری سے چہتے دن ظاہر ہوا اور اس کے ہمراہ اور بھی بُری علامتیں ہوں تو یہ صورت کس بات پر دلالت کرتی ہے۔

جواب۔ یہ جواب ملکی کی کتاب سے نقل ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ جب بیمار کو چہتے دن ایسا پیشاب آئے اور اس کے ساتھ بُرے اعراض بھی خواب میں پائے جائیں پس بیمار ساتویں دن سے پہلے مر جائے گا۔

سوال پیشاب زرد اور رقیق کس چیز پر دلالت کرتا ہے۔

جواب۔ یہ بھی ملکی کی کتاب سے لکھا گیا ہے وہ کہتا ہے کہ ایسا پیشاب دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ طبیعت کو مٹنے کا پورا پورا پکا ناممکن نہ ہوا بسبب ضعف اپنے کے۔ اس نے پکا نام شروع کیا۔ اور ابتدائے رنگ کی۔ پس اس کو زرد کر دیا۔ اس واسطے کہ یہ اس پر آسان تھا۔ پھر قوام کا پکا نام شروع کیا۔

سوال۔ سفید اور غلیظ پیشاب جب بحران کے کسی دن مخصوصاً چہتے دن آئے تو کس چیز کی طرف راہ دکھائے۔

جواب۔ اسرائیلی کی کتاب ہول میں یوں لکھا ہے کہ ایسا پیشاب اس امر کے اوپر دلالت کرتا ہے کہ بیمار اوجاع مفصل سے اور ان اوبام سے جو کانوں کی جڑوں میں ہوں خلاصی پائے۔ اور اگر بعد بحران کے ایسا پیشاب دیکھا جاوے تو مریض دوبارہ عود کر آئے۔

السؤال الرابع - البول الغليظ اذا دام على حاله لم يتغير زمانا على ما ذابيدل -
الجواب منقول من كتاب البول للاسراييلي حيث يقول ذابيدل على
ورم يحدث فيما دون الشرسيف فان تبعه دلائل محمودة دل على سلامة
والاول على خوف -

السؤال الخامس البول الاحمر اللطيف اذا كان له رائحة رقيقة نضلة -
فيه شبهة بالشعر ما دلالة الجواب منقول من كتاب الاسراييلي -
البول حيث يقول ذابيدل وهو دال على خوف -

السؤال السادس البول الغليظ الذي لا يصفو اذا كان بصاحبه صبح
في الراس امتداد في الشرسيف ما دلالة الجواب منقول من كتاب الاسراييلي
حيث يقول ذابيدل على ريقان روي يحدث قبل الساب فان صار لطيفا -
تعليق كمد اللون وسائر العلامات تشابهة دل على كحة وفساد من لسان
المن كثير من الطعام - السؤال السابع البول الاحمر الصرف اذا كان
وبصاحبه استقرار ما دلالة الجواب منقول من كتاب الاسراييلي حيث يقول
ذابيدل على موت قريب الله اعلم وحكم - السؤال الثامن البول
على لون الدم وكان صاحبه يقيا شبهة بالزنجار مع خشونة اللسان ما دلالة

سوال غلیظ پیشاب اگر جیشہ پنج ایک ہی حال پر رہتا ہے اور کسی وقت اپنی کیفیت نہیں بدلتا تو کس

بات پر دلالت کرتا ہے؟

جواب اسرائیلی کی کتاب البول میں لکھا ہے حکیم مذکور یوں کہتا ہے کہ غلیظ پیشاب کا ایک ہی حال پر

رہنا دلالت کرتا ہے کہ سولے شریف کے کہیں ورم پیدا ہوا ہے پس اگر اس کے ہمراہ اور ولائل اچھے

پائے جائیں گے تو سلامتی پر دلالت کرے گا اور اگر نہ پائے جائیں گے نو ڈراوے گا۔

سوال سخن رنگ کا ہلکا پیشاب جب آئے اور اس میں تیز کواور ثقل کہہ کر اس میں بال کی صورت

کی صورت کی کچھ نہیں ہو پایا جاوے تو وہ کس بات پر دلالت کرتا ہے اور انجام اس مرض کا کیا ہوتا ہے

جواب اسرائیلی کی کتاب بول میں یوں لکھا ہے کہ یہ پیشاب جراثیم اور جب پڑتا ہے تو مرض کی

دلالت کا خوف دلاتا ہے۔

سوال غلیظ بول جو صاف نہوا و صاحب بول بہر ابھی ہوا و سر میں دروہی ہوا و شریف میں

کچھ اویسی پایا جاوے تو ایسا پیشاب کس مرض کی آمد بتاتا ہے؟

جواب اسرائیلی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایسا پیشاب جبری قسم کے برفان پر دلالت کرتا ہے

کہ وہ ساتویں دن سے پہلے پیدا ہوگا اور اگر وہ پیشاب ہلکا ہو جاوے اور اس کے وسط میں سیاہ رنگ

پایا جائے تو تمام علامات تشابہ پائی جائیں تو ایسا پیشاب برفان کے پھر آئے پروردہن کے فاسد ہوجانے پر دلالت

کرے گا۔ فاصکرمس شخص کے لیے جو کھانا بہت کھانا ہوا اسی خبر دیگا۔

سوال سخن پیشاب جس وقت کہ تھوڑا ہوا و صاحب بول کو استسقا ہو تو کس بات پر

دلالت کرتا ہے کہ کیا ہو۔ **جواب** اسرائیلی کی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ ایسا پیشاب قرب موت پر دلالت کرتا ہے

سوال پیشاب جب خون کے رنگ کا ہو و صاحب بول زنگاری رنگ کی مٹی بھی کرتا ہو و زبان میں

بھی خشونت پائی جائے تو یہ رنگ کیا صورت دکھلائے۔

الجواب منقول من كتاب الاسرائيلي حيث يقول هذا يدل على شروموت
السؤال التاسع - البول الاشقر اذا كان له زبد كزبد الشرب ما دلالة
الجواب - يدل على اختلاط عقل -

السؤال العاشر - البول الاسود متى كان رقيقا من اول المرض على ما ذيل
الجواب منقول من الملكي حيث يقول يدل على الهلاك لا محالة
السؤال الحادي عشر - كم هي اصناف النفل الراسب

الجواب منقول من الملكي حيث يقول انها ثلثة احدها الغامضة وهي ما يتميز
في اعلى القارورة الثاني التعليق وهو ما يتميز في وسطها الثالث الرسوب
وهو ما يتميز في اسفلها -

السؤال الثاني عشر البول الاخضر الدم الخضرة اذا كان مع حمى لهبته اوليئة
ما دلالة الجواب منقول عن الاسرائيلي ان كان مع حمى لهبته دل على اختلاط
والكل مع حمى لينة وكان اكثر من مقدار الشرب من المار دل على فوبان البطن
السؤال الثالث عشر البول الاسود اللطيف مع الحمى الالهبة اذا كان له
نفث اسود غوام لا يتقر ولبصاجه سهر وحمى ما دلالة الجواب منقول عن
الاسرائيلي يدل على طول المرض وان انحلاله يكون بانبعاث الدم

جواب کتاب اسرائیلی سے یہ بیان ہوتا ہے کہ ایسا پیشاب دلائل کرتا ہے اور پُرانی کے اموات ناگہانی کے۔

سوال۔ بھورے رنگ کا پیشاب ہو اور اس پر کھٹ مثل کھٹ شراب کے ہوں تو ایسا پیشاب کیا جاتا ہے اور کیا مرض پیش آتا ہے۔

جواب ایسے پیشاب سے عقل کا اختلاط پایا جاتا ہے۔ یعنی دائمی میں فتور آتا ہے۔

سوال سیاہ پیشاب جبہ اول مرض ہی میں تپا ہو تو مرضیں کا کیا حال ہو۔

جواب ملکی میں یوں لکھا ہے کہ ایسا پیشاب ضرورت موت و دلائل کرتا ہے۔

سوال وہ بھوک جو پیشاب کی تہ میں مٹیا جاتا ہے کے طرح کا ہونا سنہ۔

جواب ملکی سے نقل کیا جاتا ہے کہ پیشاب کا بھوک تین طرح کا پایا جاتا ہے۔ ایک تو وہ ہے جو بادل کی طرح شیشے کے اوپر آ جاتا ہے دوسرا وہ بھوک ہے جو پیشاب کے درمیان میں ملق پایا جاتا ہے۔ تیسرا وہ بھوک ہے جو شیشے کی تہ میں ہوتا ہے۔

سوال۔ سبز رنگ کا پیشاب جو برابر سبز ہی رہے اور اس کے ہمراہ تپ سوزندہ یا نرم ہو تو ایسا پیشاب کیا پیش آتا ہے اور کیا بات بتاتا ہے۔

جواب اسرائیلی سے لکھا جاتا ہے کہ اگر یہ پیشاب تپ سوزندہ کے ہمراہ ہو تو اختلاط عقل لاتا ہے اور اگر تپ نرم کے ساتھ ہو اور یہ پیشاب زیادہ مقدار میں اس پانی سے جو پیا تھا ہو تو بدن کا گھٹنا پایا جاتا ہے

سوال ہلکا سیاہ پیشاب تپ سوزندہ کے ہمراہ جب کہ اس کے اوپر بھوک سیاہ رنگ کا تیرتا ہو کہ کبھی ٹھہرنا اور

اور مرضیں کو جانگنا اور کانگن کا گنگ رہنا بھی ہوتا ہو تو اس سے کیا بات پائی جاتی ہے اور کیا صورت پیش آتی ہے

جواب۔ اسرائیلی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایسا پیشاب مرض کا طول بتاتا ہے۔ اور بھوک کی خوشی ہے اس رنگ کا پیشاب آتا ہے۔

السؤال الرابع عشر - البول الاسود اذا كان له ثقل موجب تبشيرية بالنقط
مع نفخة في الشرايف ووجها ما دلالة الجواب منقول عن الاسرائيلي
حيث يقول هذا يدل على موت

السؤال الخامس عشر - البول الرقيق الاسود اذا استحال الى الشقرة و
الغلط ولم يصحب ذلك راحة على ما ذيل - الجواب منقول من الجزليات
لابن سينا حيث يقول هذا يدل على آفة في الكبد خصوصا على يرقان لان
هذه الاستحالة التي الى الغلط عن الرقة والتي الى الشقرة عن السواد يدل على
نقصان حرارة او وقوع هضم وذلك مما يصحبه ويعقبه الخف فان لم يكن
كذلك دل على مادة قد لحبت في الكبد ليست تستنفق وقد احدثت سوادا فان
كانت حارة فكانت بها وقد احدثت ورما -

عنة

السؤال السادس عشر - البول الغليظ الذي لا يصفو ما دلالة - الجواب
منقول عن الاسرائيلي حيث يقول هذا يدل على رخ نافخة غليظة قد طالط
الثقل واثلمته فلذلك يدل على الصداغ الحاضر او سيحدث -
السؤال السابع عشر - البول الاغمض اذا استحال في الحميات الاعيانية
الى الغلط ثم ظهر ثقل كثير لا يربط كان بصاحبه صداغ على ما ذيل -

سوال سیاہ رنگ کا پیشاب جبکہ اُس کا پھوک دانہ دار ہوا اور لمبکوں سے مشابہت رکھتا ہوا اور اُس کے ساتھ شرابیت میں نفع اور درد بھی پایا جاتا ہو تو ایسا پیشاب کیسا ہے اور اُس کا انجام کیا ہے۔

جواب صاحب اسرائیلی کہتا ہے کہ ایسا پیشاب جس کو آتا ہے اُسکی موت بتاتا ہے۔

سوال رقیق پیشاب سیاہ رنگ کا جب سہو سے رنگ کا اور گاڑھا ہو جائے اور اُس کے ساتھ آرام نہ پائے تو بتاؤ کہ کیا ہیں آئے۔

جواب خبر نبات میں شیخ الرئیس نے یوں کہا ہے کہ یہ پیشاب جلک کی بیماری پر دلالت کرتا ہے خصوصاً یرقان کا نشان ہوتا ہے اس واسطے کہ رقیق پیشاب کا غلیظ ہو جانا اور سیاہ کا مجبور رنگ پانا یا تو حرارت کی

کمی پر دلالت کرتا ہے یا لک کے مضمر ہو جانے پر پائیت کرتا ہے۔ اور یہ امر اُس وقت ہوتا ہے جب کہ اُس کے ساتھ یا اُس کے بعد مرض میں خفت پائی جائے اور اگر پیشاب کی وہی کیفیت ہو اور مرض میں خفت نظر نہ آئے تو معامہ ہوتا ہے کہ تحقیق کوئی مادہ مگر میں ایسا چمٹ گیا ہو کہ جس کا تنقید نہیں ہو سکتا۔ اور اسی مانع نے پیشاب کو سیاہ کر دیا ہے پس گروہ مادہ گرم ہو تو یہی خیال کرو کہ اُس نے ورم بھی پیدا کیا ہے۔

سوال جو غلیظ پیشاب کہ صاف نہیں ہوتا وہ کیا دلالت کرتا ہے۔

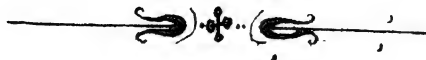
جواب اسرائیلی سے منقول ہوا ہے کہ کہتا ہے یہ غلیظ ہونا پیشاب کا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پھلانے والی کاظمی ہو افضل سے مل گئی ہے اور اُس کو اٹھا رہی ہے پس اسی وجہ سے وہ پیشاب یہ بتاتا ہے کہ مریض کو یا تو درد سر بالفعل ہوتا ہو یا جلد تر پیدا ہو۔

سوال بہت سبز پیشاب جبکہ تہاے نغمہ میں غلیظ ہو جائے پھر اُس میں ایسا افضل بہت پیدا ہو جو بیٹھے نہ پائے اور مریض کو درد سر بھی ہوتا ہو تو بتاؤ کہ انجام اُس کا کیا ہو

الجواب فيقول من جزئيات القانون لابن سينا حيث يقول هذا يدل على طول من المرض لان المادة عاصيته لذلك لم يغاظ او لا فلما غلظت لم يرب بسرعته لكن بحرانه يكون بعرق لان المادة مائلة الى العروق ومثل هذا البول يشبه اليرقان ويفارقه بانه لا يصبغ الثوب -

السؤال الثامن عشر البول الاحمر الثاني اذا كان مع قرع حسن ما دلالة الجواب منقول عن الاسرئلي حيث يقول يدل على زوال الحمى بعد السابح السؤال التاسع عشر اذا كان البول له رائحة حامضه وكانت العلة حارة على ما ذيل الجواب منقول من الكليات حيث يقول هذا يدل على الموت لانه يدل على موت الحرارة الغريزية وسيتبدل ببرودة الكبد مع خروجه

السؤال العشرون كم هي انواع الرسوب الغير الطبعي الجواب منقول من الكليات وهي ثلاثة عشر خراطى نخالى وكرسنى ودشيشى وشببيه بالزرنج الاحمر والشفيع الصفرة والحمى ونخاطى ودششى ومدشى وشببيه بقطع الحمير ودشوى غلفى وشعرى ورملى حصوى ورماضى -



جواب شیخ الرئيس نے قانون کو حبر نبات میں لکھا ہے۔ شیخ نے اس طرح سے کہا ہے کہ پیشاب بہت سرخ مہین کے طول پر دلالت کرتا ہے اس وجہ سے کہ مادہ عاصی ہو گیا ہے اور اسی وجہ سے اول میں گاڑھا نہیں ہوا ہے۔ پس جب غلیظ ہوا تو جلد پر نہ بیٹھے گا۔ لیکن حزن اس کا عرفی کے ساتھ ہو گا اس واسطے کہ مادہ گون کی طرف مائل ہو رہا ہے اور ایسا پیشاب ریزقان سے ملتا بھی ہوتا ہے اور اس سے جدا بھی ہوتا ہے۔ اس سبب سے کہ پھر سے کو نہیں رنگتا۔

سوال مخالفین شیخ پیشاب جب اچھی ہضم کے ساتھ آئے تو کیا بتائے

جواب اسرائیلی سے لکھا جاتا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ نیکت پیشاب کی اس بات پر دلالت کرے گی کہ تب ساتویں دن مفارقت کرے گی۔

سوال جب پیشاب میں سے کھٹی بو آئے اور بیماری بھی گرم باقی جاسے تو بتاؤ کہ یہ کیا رنگ دکھائے۔

جواب شیخ کی کلیات سے منقول ہوتا ہے اُنھوں نے کہا ہے کہ ایسا پیشاب دلالت کرتا ہے کہ یہ بیمار اب مرنا ہے اس واسطے کہ اس بات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حرارت غریزی فنا ہوئی اور جگر میں سردی ایک بیگانی گرمی کے ساتھ پیدا ہوئی۔

سوال غیر طبعی رسوب پیشاب میں کتنی قسم کا ہوتا ہے اور کس کس قسم کا ہوتا ہے۔

جواب کلیات میں لکھا ہے کہ غیر طبعی تلحیث پیشاب کا تیرہ قسم کا ہے اور ہم ہر واحد اس اس اہم کا ہے۔

(۱) اول خراطی غالی یعنی ایسا ہو جیسے خاوی لکڑی کا پوست آنا زنا ہے اور بھوسا جیسا بھی ہوتا ہے (۲) کرنی

یعنی مٹر کے دانے جیسا ہوتا ہے (۳) ویشی وہ ایسا ہوتا ہے جیسے کیوں کا دوبا ہوتا ہے (۴) سرخ ہڑنال سے تیار ہوا

اور خوب ندوی لیا ہوا (۵) گوشت کے رنگ کا (۶) ناک کے ریش جیسا (۷) چربی جیسا (۸) پیپ کی صورت کا

(۹) خمیر کے ٹکڑوں سے ملتا جلتا (۱۰) خون کے ٹوٹے کے رنگ سے ملتا ہوا (۱۱) بال کی صورت کا (۱۲)

ریت جیسا (۱۳) بالکھ کی رنگت کا۔

الباب الثالث

في الحيات والبحارين وهو عشرون مسألة

السؤال الاول كم هي اصناف حمى يوم المتي قسمها بن سينا - الجواب
ثلثة وعشرون هذا منقول من الكتاب الرابع من القانون - حمى غممية
وهيمية وفكرية وغضبية وشهيرة ونومية راجية وفرجية وتعبية - و
استفرجية ووجعية وغشبية وجوحيية وعطشية وسدية وتحمية وورمية
وقشقية وحرية واستخصافية من البرد واستخصافية من مارا شب
وشهيرة وغذائية -

السؤال الثاني كم هي علامات حمى الغب الجواب عدد ما تسعة عشر
منقول من المقالة الثانية من كتاب البحران للجالينوس حيث يقول
احدها ان يكون معها نفض قوى الثاني ان يحس كأن لحمه يغرز بالابر
الثالث ان يكون النبض في اوائل نوابها صغيرا بطيئا متفاوتا لا
ان البطاؤه وتفاوته ناقص عن الالباطا والتفاوت الذين يكونان
في حمى الربع نقصانا كثيرا او وقت تزيدها يكون السرعة مستوية الرابع

تیسرا باب

پتوں و زحران کے بیان میں اور ہر ایک کی علامت و نشان میں اس میں مسئلے ہیں

سوال تپ پوری کے قسم کی ہے جو شیخ ابن سینا نے لکھی ہیں۔

جواب شیخ رئیس نے تین تین قسم کی لکھی ہیں چنانچہ قانون کی چوتھی کتاب میں یوں کہتے ہیں ایک تپ غمی جو غم سے پیدا ہوتی ہے دوسری تپ جلاذہ و ریخ سے ہو یا ہوتی ہے تیسری نکاری جو سچ کے سبب آجاتی ہے چوتھی غمی جو غصہ کھانے سے آتی ہے پانچویں بہری جو بہت جاگنے سے چڑھتی ہے چھٹی انوی جو بہت سونا سے ہوتی ہے ساتویں فرحی جس کا سبب خوشی ہو آٹھویں فرعی جو ڈر جانے سے چڑھتی ہو نویں تبعی جو کسی مشقت سے ہوتی ہے دسویں ہستراغی جو مہل یا تے یا فصد وغیرہ کی بہت سے ہو جاوے گیارہویں دجی جو کسی رو کی تکلیف سے آئے بارہویں وہ ہے جو غش کی بہت سے ہو تیرہویں وہ ہے جو بھوک کی شدت سے ہو چودھویں وہ ہے جو پیاس کے باعث سے ہو جاتی ہے پندرہویں وہ ہے جو سب کے سبب سے چڑھ آتی ہے سولہویں وہ ہے جو غمی سے ہو سترہویں وہ ہے جو دم کے لاحق ہو جانے سے ہواٹھارہویں وہ ہے جو خشکی و لاغری سے ہوا نیسویں وہ ہے جو گرمی سے ہو بیسویں وہ ہے جو سرفیہ سے ہو سرفیہ کھانے سے ہوتی ہے اکیسویں وہ ہے جو سرفیہ سے ہو چھٹھری کے پانی سے ہنانے سے ہوتی ہے بائیسویں وہ ہے جو کسی چیز کے پانی سے ہونے سے تیسویں وہ جو کسی چیز کے کھانے سے ہوتی ہے سوال تپ بہت کی کیا علامتیں ہیں جو اس کے پتے پر دلائیں کرتی ہیں جواب انیس علامتیں ہیں جو جالینوس کی کتاب جو ان کے دوسرے مقام میں لکھی ہیں حکیم مذکور نے سطح سے لگی ہیں (۱) علامت یہ کہ اس کے ساتھ بہت لڑو ہو (۲) یہ کہ جسم میں ہر جگہ سوئی کی طرح سے کچھ ہوا ہو (۳) یہ کہ نبض اول و ثانی میں صغیر اور متفاوت اور بطی ہوئے مگر یہ کہ جس کے تفاوت اور دیر میں چوتھیا کے تفاوت ہر دو پر کی نسبت بہت کم ہو واجب اس تپ کی زیادتی اور

تفتيح

ان العطش والالتهاب لا يلبث حتى ينتهي منتهاها الخامس ان يكون الحرارة
منتشرة في البدن كله بالسوار السادس انه اذا وضعت يدك على البدن
تتيقن حرارة كثيرة كانها ترتفع مع بخار ثم انها لا يلبث ان تحوز وقيمه يديك
السايق ان يكون عند شرب الماء البارد يرتفع من بدنه بخار حار يتقدم الجلد
يندر بعرق الناشئ تقيما مرارا اصفر الناسخ ربما اختلف مزار او بال
بولا يغلب فيه المرار العاشر ان يبتدى فيه عرق بخاري حاد كالعرق الذي
يعرق الانسان في الحمام الحادى عشر ان يكون الفم كمنقبض الصبح في
حال الرياضة سرعيا عظيما قويا متواترا الثاني عشر انه ليس يتجاوز نوبة الحمى
اثني عشر ساعة وهي اطول ما يكون الثالث عشر ان البول يصير الى
الصفرة المشبعة والحرمة الناصعة معتدل الشئ وقد تحدث فيه غمامة
بيضا رطافية في اعلاه او متعلقة بوسطه الرابع عشر انها لا يتجاوز الدهور السابع
الخامس عشر ان يكون الزمان حارا يابسا السادس عشر ان يكون شابا سابع
عشر ان يكون الغالب على الطبع المرار الناشئ عشران يكون صاحبه
ليستعمل لسهو والهجم والتعب والاقلال من الطعام التاسع عشر ان يكون
وقت الحاضر قد غلب على الناس فيهمى غب -

- شدت ہو تو نبض میں مرعین کی بڑھ کر معوث (۴) یہ کہ پیاس اور بھڑک نہ تھے جب تک کہ تپ انتہا کہ نہ دوتھے
- (۵) پانچویں یہ کہ حرارت اس تپ کی تمام بدن میں برابر ایسی پھیلی ہو کہ سب جگہ ایک سی ہو
- (۶) یہ کہ جب طبع مرعین کے بدن پر ہاتھ رکھے تو اس شدت سے گرمی دہکی کہ گویا بھاپ سی نکلتی ہے اور ہاتھ سے دب نہیں سکتی دیکھ سیکے کہ ٹھنڈا پانی پیتے وقت مرعین کے بدن سے گرم بھاپ اٹھے کہ بلند آئے اور پینا لائے (۸) یہ ہے کہ مرعین بار بار زرد قے کرے (۹) نوں یہ ہے کہ اکثر اسہال صفراوی آویں یا پیشاب کرے کہ اس میں خالص صفرا غالب رہے (۱۰) یہ ہے کہ مرعین کو ایسا تیز اور بھاپ کا پینا یا شروع ہو تا ہے جیسا کہ آدمی کو حمام میں آ جانا ہے (۱۱) یہ ہے کہ نبض مرعین کا ایسی ہوتی کسی تندرست کی نبض ریاضت کرتے وقت جلد رفتار اور بڑی اور زردار اور پے پے ہاتھ کو لگتی ہو۔ (۱۲)
- یہ ہے کہ تپ کی قوت بارہ گھنٹے سے زیادہ نہیں رہتی ہے اور یہ مدت اس کی بہت لمبی ہے۔
- (۱۳) یہ ہے کہ پیشاب مرعین کا یا تو گہرا زرد آتا ہے یا خالص سرخ معتدل قوام ہو جاتا ہے اور اوپر اس کے ایک بادل سفید سا ہوتا ہے یا درمیان اس کے ایسا ہوتا ہے۔
- (۱۴) یہ علامت ہے کہ باریاں اس کی سات سے زیادہ نہیں آتی ہیں۔ بعد ازاں حکم حضرت باری دفع ہو جاتی ہیں۔
- (۱۵) یہ ہے کہ یہ تپ گرم و خشک زمانے میں ہوا کرتی ہے۔
- (۱۶) یہ ہے کہ اکثر جوان کو آ یا کرتی ہے۔
- (۱۷) یہ ہے کہ مرعین کی طبیعت میں اکثر غلبہ صفرا کا ہوتا ہے تب وہ اس تپ میں مبتلا ہوتا ہے
- (۱۸) یہ ہے کہ اس کے مرعین کو بیداری اور بچ اور تعب اور قلت غذا ہوتی ہے۔
- (۱۹) یہ ہے کہ جس وقت یہ تپ ہو اس وقت اکثر لوگوں کو یہ تپ آتی ہو یعنی اس زمانے میں بہت پانی جاتی ہو۔

السؤال الثالث - كم هي علامات حمى الربيع الجواب لشع هذا منقول
 من المقالة الثانية من كتاب الجمران جالينوس حيث يقول اصدما
 انها ليس تبدي في اول الامر بنافض قوى بل بحس بالبرو اكثر وهو اشبه
 شئ بالبرو الذي يعرض للانسان شيئا في اشتعا عند شدة برد الهواء
 وكان يبرده ويرضه حتى يصل الى الطعام - الثاني ان يكون النفض
 في اوائل نواهبها صغيرا ضعيفا بطيا متفاوتا ويخيل اليك في نوايب
 الربيع ان العرق موثوق مسدود وانه يجذب الى داخل ويمنع من ان
 يتفتح الثالث ويكون يحترق في الخريف فان كان الخريف مختلف
 المزاج قوى ظنك بان الحمى الربيعا - الرابع ان ينظر في البلد بل هو معين
 في توليد الحمى مس ان ينظر في طبيعة المريض بل هي مائلة الى السواد
 السادس ان ينظر ما تقدم من تدبيره بل هو موله للسودا والسابع ان ينظر
 ان كان عرضت لكثير من الناس الثامن ان ينظر في البول فانه يكون
 ابيض رقيق مائي التاسع ان ينظر بل بالمريض طحال غليظا وبل كانت
 عرضت له حمى مختلطة وقال جالينوس في المكان بعينه ومن لم يقدر
 على الفرق بين حمى الربيع وبين الغبثا ول يوم فليس من لطب في شئ

المتأخر

سوال۔ چوتھیا تپ کی علامتیں کتنی ہیں درست بتاؤ جتنی ہیں۔

جواب۔ جالینوس کی کتاب ہجران کے دوسرے مقام میں نو علامتیں لکھی ہیں جسکے بعد مذکور سننے اس تفصیل سے بیان کی ہیں۔

(۱) کہ اس تپ کے شروع میں قوی لرزہ نہیں آتا تب بلکہ اس کا ہمارا ایسی سردی اپنے میں پاتا ہے جیسا کہ سخت جاڑے کے موسم میں ہوا کی سردی سے انسان کو سردی لگنا کرتی ہے اور گویا کہ تسخیراتی ہے اور کھاتی ہے یہاں تک کہ پہنچتی ہے سردی مقدار پر۔

(۲) یہ ہے کہ بعض اس تپ کے مریض کی اول نوبتوں میں چوٹی اور ضعیف اور متبادلت اور اپنی بدلتی اور اس چوتھیا تپ کی بعض ایسی محسوس ہوگی کہ گویا رگ جلاؤسی اور بندھی اور اندر سے کھینچی ہوئی اور نہیں سکتی (۳) علامت یہ ہے کہ اکثر یہ تپ خریف کی فصل میں ہوتی ہے پس اگر اس فصل کا طراز مختلف ہو رہا ہے تو گمان قوی کہ یہ تپ وہی چوتھیا ہے۔

(۴) یہ ہے کہ شہر کی حالت کو نظر کرے کہ آیا وہ حالت سودا کے پیدا کرنے کی معین ہے

(۵) یہ ہے کہ مریض کی طبیعت کو دیکھیں کہ وہ مائل طرف سودا کے ہے

(۶) یہ ہے کہ پہلے اس سے کیسا علاج ہوا ہے آیا وہ علاج پیدا کرنے والا غلط سودا کا ہے۔

(۷) یہ ہے کہ آیا یہ تپ بہت لوگوں میں پھیلی ہے۔

(۸) یہ ہے کہ مریض کے پیشاب کو دیکھیں کہ وہ کیسا ہے کس واسطے کہ اس تپ والے کا پیشاب

سفید اور پتلا پانی جیسا ہوتا ہے۔

(۹) یہ دیکھئے کہ مریض کی تلی بھی موٹی ہے یا اس کو تپ غلط لگی ہے۔ جالینوس نے اسی جگہ کہا ہے

کہ جو شخص تپ کی ابتدا سے اس امر میں فرق نہیں کر سکتا ہے کہ یہ تپ غبی ہے یا چوتھیا ہے اس کو

طیب سے کچھ بہرہ نہیں ملا ہے۔

السؤال الرابع بحكم هي علامات الحية النابتة في كل يوم الجواب اثنا عشر
وهو منقول من المقالة الثانية من كتاب البحران حيث يقول الأول
انها تبتدى بنافض من اول يوم الثاني - انها اذا تهادت بها الايام
يعرض فيها في اول النوب برؤاها الثالث ويوجد في المنض اختلاف
وليسه نظام في اول النوب ليس يوجد فيه ما يوجد في الغب من السعة
وعظم والقوة الرابع وليس تحس فيها بثلث شديدة ولا تنفخ تنفسا عظيما
انما تس يكون عطش اقل منه في سائر الحيات السادس ويكون البول
في اول يوم منها على مثال ما يكون في اول الربيع ولا يكاد المرئض
يعرق فيها في الايام الاول الساب وان تكون طبيعة الهدن رطبة و
لذلك اكثر ما يعرض للصبيان الثامن وان لم تالم المعدة والكبد
التاسع وان يتقدم بها تخم العاشر وان ينفخ ما دون اشرا سيف الحاد
عشرون ان يكون لون المرئض بين الصفرة والبياض الثاني عشر وما بين
على حدوثها الشتا والبلد

السؤال الخامس بحكم هي العلامات الخاصة بحية يوم الجواب ثمانية
منقول من كتاب الحيات لجالينوس الأول ظهور النضج في البول

سوال جو تپ کہہ دلاتی ہے اسکی علامت کیا کیا پائی جاتی ہے

جواب وہ بارہ علامتیں ہیں جو جالینوس نے دوسرے متاخمین کتاب بحران کے لکھی ہیں اور وہ اس تفصیل سے کہی ہیں۔

پہلی علامت یہ ہے کہ اول ہی روز سے لوزے سے آتی ہے۔

دوسری یہ ہے کہ جب دن بہت گرم جائیں تو اول اول نوبتوں میں پہلے سردی پائی جاتی ہے۔

تیسری یہ ہے کہ نفس میں اختلاف چڑھتا ہے اور اول نوبتوں میں اس کا انتظام بگڑ جاتا ہے اور جوت اور سرعت اور بزرگی نفس کی تپ غی میں دیکھی جاتی ہے وہ اس پر روزہ کی تپ میں نہیں پائی جاتی۔

چوتھی یہ ہے کہ اس تپ میں بہت جھڑک نہیں ہوتی اور نہ سانس کی دھونکلی لگتی ہے۔

پانچویں یہ ہے کہ اونٹنی کی نسبت اس تپ میں پیاس کی قلت ہوتی ہے جیسے اونٹنیوں میں شدت ہوتی ہے۔

چھٹی یہ ہے کہ اس تپ میں پہلے دن پیشاب کی بھی وہی کیفیت ہوتی ہے جو پہلے چوتھیا تپ میں صورت ہوتی ہے اور مریض کو اس تپ کے اوائل میں سینا نہیں آتا مگر بعد میں پیسے کئی بار اتر جاتا ہے ساتویں یہ کہ مریض کی

میں اصل ہی سے طوط پائی جاتی ہے چنانچہ بچوں کو اکثر ایسی ہی تپ آتی ہے۔

اٹھویں یہ ہے کہ معدے اور جگر جو اس تپ سے اہم نہیں ہوتا ہے۔

نویں یہ ہے کہ اس تپ سے پہلے غم ہوتا ہے۔

دسویں یہ ہے کہ سوائے سر شیف کے نفع ہو جاتا ہے۔

گیارھویں یہ ہے کہ مریض کی رکت میں زردی مائل ہونے لگتی ہے۔

بارھویں وہ امر جو اس تپ کے حدوث میں مدد کرتا ہے شہر کا اثر اور موسم سرد ہے۔

سوال تپ پومی کی کون کونسی علامت جو سیکوفاض اسی تپ سے خصوصیت ہے جواب آٹھ علامتیں ہیں

جو جالینوس نے کتاب حمایت میں لکھی ہیں کہ وہ اسی تپ سے خصوصیت رکھتی ہیں اول یہ ہے کہ پیشاب میں

في اول يوم الثاني وان يكون النبض قد تزايد عظما وسرعة تزايدوا قد يكون
مع ذلك الى التواتر الثالث ان يكون انقباض العرق لا تزايد سرعة
بينة فان تزايد في بعض الحالات كان تزايد يسيرا جارا وخروج عن الحال
الطبيعية يسيرا الرابع طيب الحرارة ولذا ذهابها الخامس استواء النبض السادس
تزايد الحمى من غنى تضاعف في الحرارة ولا في النبض السابع انحطاط الحمى اذا كان
مع عرق او نذوة او مع بخار طب متخلل من البدن ثم اتبع ذلك اقلع
تمام من الحمى الثامن وان يكون سببها باديا طاهرا -

السؤال السادس كم هي العلامات الخاصة بحمى العفونة الجواب هذا
منقول من كتاب الحيات للجالينوس احدها ان لا يتقدم هذه الحمى شئ
من الاسباب الظاهرة التي تعرف بالبادية الثاني وان يكون في
ابتدائها انقباض من غير ان يكون اصاب البدن قبل حدوثها حر شمس
شديد ولا برود شديد الثالث اختلاف النبض الرابع اختلاف الحرارة
الخامس ان تكون كيفية الحرارة غير لذيذة ولا باهية بمنزلة حمى يوم لكنها
بالخانية اشبه حتى يوذى ويقصر الامس الا انها في ابتداء فوثة الحمى
من قبل ان الحرارة في هذا الوقت مغنونة والفضل التي يعمل فيها الحرق

پہلے ہی دن نفع ظاہر ہو جاتا ہے یعنی مادہ پکا ہوا نظر آتا ہے۔

دوسری یہ ہے کہ نبض میں بڑائی اور علوی بہت سی ہوتی ہے اور باوجود اس کے پہلے دسے بھی چلتی ہے
تیسری یہ ہے کہ نقباض نبض کا جلد تر نہیں بڑھ جاتا ہے اور اگر کچھ کسی حالت میں ہوتا بھی ہے تو بہت کم
ہوتا ہے اور نبض کچھ حالت طبعی سے باہر ہو جاتی ہے جیسی تھی ویسی نظر نہیں آتی ہے۔

چوتھی نرم گرمی ہوتی ہے اور ناگوار نہیں ہوتی ہے۔

پانچویں قمرات نبض کے ہاتھ کو برابر لگتے ہیں۔ کم و بیش نہیں ہوتے۔

چھٹی یہ ہے کہ تپ ایسی زیادہ ہوتی ہے کہ نہ تو حرارت دہتی ہے اور نہ نبض دہتی ہے۔

ساتھ تو یہ ہے کہ تپ سینے سے یا پیچھے سے یا تر ہواپ سے جو بدن سے نکلیں ہو کر نکلتے ہیں
گھٹتی جاتی ہے یہاں تک کہ بالکل اُتر ہی جاتی ہے۔

آٹھویں یہ ہے کہ سب اُس کا ظاہری ہوتا ہے مثلاً دھوپ کی گرمی یا ہوا کی سردی وغیرہ

سوال۔ تپ غصنی کی خاص علامتیں کتنی ہیں۔ بیان کرو غصنی میں۔

جواب۔ جالیہ نوس کی کتاب حیات میں لکھا ہے کہ وہ سات ہیں جو تپ غصنی کی علامات ہیں

پہلی یہ ہے کہ اول کوئی ظاہری شے ایسی نہ ہوئی ہو جس کے سبب سے یہ تپ چڑھی ہو۔

دوسری یہ ہے کہ تپ سے پہلے لرزہ بھی جو قبل اس کے کہ صعب کھائی ہو یا بہت سردی اٹھائی ہو۔

تیسری یہ ہے کہ نبض کے قمرات میں اختلاف پایا جاوے ایک دوسرے پر نبض ہاتھ نہ آئے۔

چوتھی حرارت بھی ایک سی نہ ہو۔ یعنی برابر تیزی نہ ہو۔

پانچویں یہ ہے کہ حرارت کی کیفیت غیر سہاٹی ہوگی۔ جمی یوم کی نسبت مگر دغائے سے مشابہ ہوگی۔

یہاں تک کہ ایذا دہ اور چھوٹے والے کے ہاتھ کو ناگوار ہوگی مگر یہ کہ شروع تو بہت تپ میں حرارت

دہی ہوئی ہوگی۔ اور وہ فضلے جن میں یہ حرارت اتر کر رہی ہے۔

باطنة فلا تدرك اول ما ليس البدن فاذا طال لبرث الكلف على البدن
ارتفعت الحرارة من تعمق السادس ان لا يظهر في البول للنضج اثر السابع
ان يظهر في وقت نوبة الحمى شئ من الاعراض التي تظهر في الحمى المحرقة
او من اعراض الحمى التي يجدها بها البرد والحر معا او من اعراض الحمى التي
تكون في باطن البدن حرارة شديدة وطاهرة باردا او من اعراض شغل
او من اعراض اللثقة

السؤال السابع لم صارت الحمى التي من عفونة الصفراء اخذ يومًا وترك يومًا
ولعل غية ثمانية في كل يوم والرابع تركها ضعف مدة اخذها بالجاب اما المتولدة
من عفن الصفراء فقد اجتمع فيها الحار والبارد والحرارة من شأنها دوام الحركة
وانبساط الاجزاء وهي اقوى الفاعلين اليبوسة هي اقوى المنفعلين ومن شأنها
جمع الاجزاء وتقبضها والمنع ما يوجب الحرارة فلنوع اليبوسة دوام فعل الحرارة
ما انقطع دوام ذلك فاخذت يومًا وتركت يومًا واما النابتة في كل يوم فقد
اجتمع البرد والرطوبة والبرد من شأنه الجمع والتقبض والرطوبة من شأنها البسط
والنفريق وهي عند العفونة تكون الفاعلة ولذلك ما يطول نوبة هذه الحمى
وان يكون تركها في كل يوم ست ساعات وهو ربيع يوم وربما نقصت عن

باطنی ہیں۔ پس اول ہی اول طس پر نہ پائی جائیگی۔ پس جبکہ تپیلی دیر تک بدن پر کبھی رہے تو حرارت اندر اٹھتی آئیگی۔

چھٹی یہ ہے کہ پیشاب میں رطبت کے اثر نفع کا آشکار ہو معنی مادہ پاک کرتیار نہ ہو۔

ساتویں یہ ہے کہ تپ چڑھنے وقت یا نوہ عوارض جو تپ محرقہ میں ہوا کرتے ہیں کچھ پائے جائیں یا وہ عوارض ہوں جس سے سردی دگر می کہ ساتھ ساتھ پائیں یا اس تپ کے عوارض میں سے جن میں صاحب تپ بدن کے اندر بہت گرمی پاتا ہے اور ظاہر بدن سرد نظر آتا ہے یا شطرنج کے موہن دیکھیں یا تپ لٹھ کے عوارض ملیں۔ المختصر جس قسم کے عوارض نظر آئیں اس تپ کو وہی تپ ٹھہرائیں۔

سوال وہ تپ جو صفرا کی عفونت سے ہوتی ہے کس واسطے وہ نوبت سے ہوتی ہے کہ ایک دن چڑھتی رہے دوسرے روز چھوڑ جاتی ہے اور کیوں تپ بلغمی ہر روز ہوا کرتی ہے اور تپ سوداوی بلغمی چوتھا دون چھوڑ دیا کرتی ہے۔

جواب۔ جو تپ کہ صفرا کی عفونت سے پیدا ہوتی ہے وہ ایک دن بیچ اس واسطے ہوتی ہے کہ کھیں دو کیفیتیں گرمی اور خشکی جمع ہیں پس حرارت کی شان سے ہے دوام حرکت اور کشادگی ابرا کیونکہ یہ کیفیت فاعلی میں قوی تر ہے اور یوسر کی شان سے ہے جمع اور قبض اور منع کیونکہ یہ کیفیت الفاعلی میں قوی تر ہے پس یوسر فعل حرارت کے دوام کو روکتی ہے اس واسطے تپ صفراوی ایک دن بچا چڑھتی ہے۔

تپ بلغمی جو روز آتی ہے اس میں سردی اور تری جمع ہوتی ہے پس سردی کی شان سے یہ ہے کہ جمع اور بند کر دیتی ہے اور رطوبت کی شان سے ہے پھیلاؤ اور جدائی پس جبکہ اس میں عفونت ہوتی ایسی حالت میں وہ اور غالب ہوتی ہے اس لیے تپ بلغمی روز آتی ہے اور ترک اس کا ہر روز چھ کھٹے رہتا ہے کہ وہ ایک شام روز کے حصوں میں سے چھ حصہ ہے اور کبھی اس مقدار سے کم کا ہے زیادہ بھی ہوتا ہے مگر ہر روز روزہ ہوا کرتا ہے

وزادت وأما الربيع فهي متولدة من المرة السوداء وقد اجتمع فيها البرد
 وليس فالبرد وضعف الفاعلين وأقلها حركة وليس بها قوتى المنفعلين
 ولا شترأك البرد وليس في الجمع والتقبض وفي السكون قوة الحركة
 ما تأخرت فوبة هذه لعملة وتأخر دورها حتى صار تركها ضعف مدة أخذها
 السؤال الثامن كم هي الأنهار التي تتغير إليها المريض في البحران -
 الجواب ستة منقول من المقالة الثالثة من البحران لجالينوس حيث
 يقول وتغير المريض يكون على ستة أنهار أما أن ينقل دفعة إلى الصحة و
 يسمى بحرانا مطلقا وأما أن يقتل ويسمى بحرانا رديا وأما أن ينقل إلى الصحة
 قليلا قليلا أعني أن ينقص المرض شيئا بعد شيء ويقال له برءا أما أن يقتل
 قليلا قليلا أعني أن تخل قوة المريض ويسمى بحرانا ناقصا وأما أن يجتمع فيه
 الأمران ويؤول إلى الصحة وأما أن يجتمع فيه الأمران ويؤول إلى الموت
 السؤال التاسع كم هي العلامات الدالة على جودة البحران الجواب
 خمسة هذا منقول من المقالة الثالثة من كتاب البحران الأول النضج
 ولقول ما رأيت أصلا ممن اتاه البحران بعد النضج الثاني أن يكون
 البحران في يوم من أيامه قد سبق وانذره بيوم انذار مواسل له في قوته

اور چوتھا تپ سوئے خالص سے ہوا کرتی ہے اور سردی اور خشکی اس میں باجم رہا کرتی ہے پس سردی کہ کیفیات فاعلی میں ضعیف تر اور خشکی کہ کیفیات الفعالی میں قوی تر ہے بسبب شریک ہو جانے سردی اور خشکی کے جمع اور قرض اور سکون اور قلت حرکت میں تپ کی نوبت میں دیر ہو جاتی ہے اس واسطے دورہ اس کا دو دن چھوڑ کر ہوتا ہے۔

سوال کتنی صورتیں ہیں کہ جن صورتوں کی طرف مریض کا حال بحران کے دن بدل جاتا ہے جس سے مریض کی صحت یا موت کا خیال آتا ہے۔

جواب جالینوس نے پچھ صورتیں کتاب بحران کے تیسرے مقالے میں لکھی ہیں اور وہ اس تفصیل سے بیان کی ہیں۔

پہلی یہ ہے کہ دفعۃً مریض تندرست ہو جاتا ہے پس یہ بحران طاق کہلاتا ہے۔

دوسری یہ ہے کہ بحران یک مارہ اسے پس یہ بحران روی کہلاتا ہے۔

تیسری یہ ہے کہ مریض کو رفتہ رفتہ صحت ہوتی جائے پس یہ بحران تندرستی ہے۔

چوتھی یہ ہے کہ بحران رفتہ رفتہ قتل کوئے اظہ سے کہ قوت مریض کی روز بروز گھٹے پس یہ نقص بحران یا مریض کی موت کا نشان ہے۔

پانچویں یہ کہ موت اور صحت کا برابر گمان ہو مگر انجام کو صحت پائے۔

چھٹی یہ کہ موت اور صحت کا برابر احتمال ہو مگر آخر موت ہی آئے۔

سوال کوہنئی علامتیں ہیں جن سے عہدگی بحران کی پائی جاتی ہے اور بیمار کی زندگی و تندرستی نظر آتی ہے۔

جواب جالینوس کی کتاب بحران کے تیسرے مقالے سے منقول ہے کہ وہ پانچ علامتیں ہیں جو بحران کی خوبی پر

والائیں ہیں پہلی تو مادے کا یک جانا ہے اور بعد نفع کے بحران کا آنا ہے چنانچہ جالینوس کہتا ہے کہ بیش کے کسیکو

بند کیا کہ وہ مر گیا ہو جب بعد نفع مادے کے اسکو بحران ہو اور دوسری یہ ہے کہ بحران اسی دن ہو جو

الثالث طبيعة المرض واعني طبيعة المرض ان تكون الحمى غبا او نائمة او
 محرقة او ذات جنب او ذات رية الرابع لسحنة اعني بالسحنة ان يكون
 سليما سهلا او رد يا جثيا الخامس ان يكون البحران مشاكلا لطبيعة المرض
 السؤال العاشر كيف يعرف البحران قبل حضوره الجواب منقول من
 المقالة الثالثة من البحران الجالينوس ينظر الى طبيعة المرض بل هو متولد
 من صفراء او بلغم او سودا او مختلط ثم انظر في ادوار النواصب اذا كانت سريعة
 الحركة او ينوب غبادل على ان البحران ياتي بسرعة واذا كانت تبطى في
 حركاتها ويتبدى في وقت واحد وتنوب كل يوم دلت على ان البحران
 لا ياتي الا بعد طول ثم ينظر في النضج فانه من اقوى العلامات ويصح ان ينقذ
 من امر النضج التغير فان التغير اذا حدث في يوم انذار دل على ان خروج
 المرض من علته يكون في يوم البحران الذي يتصل بذلك اليوم
 من ايام الانذار.

السؤال الحادي عشر كم هي العلامات التي تدل على البحران الجواب
 خمسة هذا منقول من المقالة الاولى من كتاب ايام البحران الجالينوس
 حيث يقول اولها واخوها انذار الذي قبله الثاني قياس نواصب الحمى

الاول والثاني

دن بحران کا سب سے پہلے ہوا اور روزِ انداز بھی فوت میں بحران سے ملتا ہوا ہو۔
 تیسری بحران مرض کی طبیعت کے موافق ہوا اور اس کے روز سے مطابق ہو یعنی تپِ نوبت اور تپِ بلغمی
 اور تپِ محرقہ اور ذاتِ الجنب اور ذاتِ الریہ میں اسی روز بحران ہو جو دن اس کا ہے۔

چوتھی بحران کی کیفیت ہے کہ ایسا بحران سلیم اور سہل ہوا ہے یا ردی اور بُرا ہے پس ابھی علامت اچھی
 ہے اور بُری بُری ہے۔

پانچویں یہ ہے کہ بحران مرض کی طبیعت سے ملتا ہوا ہو یعنی جیسا کہ مرض ہو بحران بھی اس کا ویسا ہو مثلاً
 تپِ نوبت میں جس طرح سے کہ تپِ چڑھتی ہو بحران کے دن بھی ویسی ہی ہو۔

سوال بحران اپنے آئے سے پہلے کیوں نہ چپا جاتا ہے اور کس علامت سے وہ دن جانا جاتا ہے۔

جواب جالبینس کی کتاب بحران کے تیسرے مقالے سے مرعوم ہوتا ہے کہ بحران قبل از حشریوں
 معلوم ہوتا ہے کہ پہلے مرض کی طبیعت کو دیکھئے کہ کس خلط سے پیدا ہوا ہے یا صغیر سے ہے یا بلغم سے
 یا سودا سے یا کئی خلطوں سے ملِ نبل کرناٹ ہوا ہے بعد ازاں مرض کی نوبتوں کے دورے دیکھئے کہ
 کس کس روز دورے ہوئے اگر دورہ جلدی حرکت کرے یا ایک دن بیچ ہو تو یہ بات بتائے گا کہ بحران
 بھی جلد آئے گا اور اگر دورہ دیر میں حرکت کرے اور ایک ہی وقت سے شروع ہوا اور ہر روز اسکی نوبت ہو
 تو وہ یہ ولانت کہے گا کہ بحران بعد طول کے ہو گا پھر ٹپنے کے پکھنے میں نظر کیجئے کہ یہ سب علامتوں سے
 قوی تر ہے اور یہ بھی لازم ہے کہ فصیح کی حالت سے تغیر کی بھی جو بانی کیجئے اگر یومِ انداز میں مادہ متغیر ہو تو
 مریض بحران کے اسی روز اچھا ہو جائے جو دن یومِ انداز سے ملا ہوا ہے اور بحران کی خبر سے ملے ہے سوال
 جو علامتیں بحران کو بتاتی ہیں وہ کتنی ہیں ان سبکی نشان و طبعی ہیں جواب پانچ علامتیں بحران کو بتاتی ہیں جو
 جالبینس کی کتاب ایام البحران کے پہلے مقالے سے نقل کی جاتی ہیں اول اور قوی تر انداز ہے جو بحران پہلے آتا ہے
 اور بحران کے ہونے کی خبر لاتا ہے دوسری تپ کی نوبتوں کا قیاس ہے کہ اس پر بحران کی اساس ہے یعنی نوبت کے

الثالث طالع الايام الرابع عدد اوقات البحران الخامس زمان البحران -

السؤال الثاني عشر في اتي الايام يكون البحران القوي الجواب منقول من كتاب ايام البحران لجالينوس حيث يقول البحران القوي السابع والرابع عشر والتاسع والحادي عشر والعشرون ومن بعد الرابع وبعد الثالث والثامن عشر -

السؤال الثالث عشر في الايام التي يكون فيها البحران رديا والتي ليست من ايام البحران الجواب منقول من كتاب ايام البحران لجالينوس - السادس واما الثاني عشر والسادس عشر فليسا من ايام البحران وكذلك التاسع -

السؤال الرابع عشر ما تقول في الايام التي بعد العشرين الجواب منقول من كتاب ايام البحران لجالينوس حيث يقول اما الحادي والعشرون فيوم بحران والعشرون منه والسابع والعشرون ايضا فاني رايت البحران يكون فيه اكثر ما يكون في الثامن والعشرين واليوم الثلثون صالح القوة ويوم الاربعين اقوى منه واليوم الرابع والعشرون والواحد

دن گئے اور اُن سے بحران کے دن لے

تیسری دنوں کی تعلیمیں ہیں کہ وہ بھی بحران کی علامتیں ہیں۔

چوتھی بحران کے وقتوں کا شمار کرنا اور اُن اوقات سے بحران کا اعتبار کرنا۔

پانچویں زمانہ بحران ہے کہ وہ بھی بحران کے ہونے کا نشان ہے۔

سوال بحران قوی کس کس دن ہوتا ہے، روز بتاؤ جس دن ہوتا ہے۔

جواب جالینوس کی کتاب ایام بحران سے منقول کیا ہے کہ حکیم مذکور نے یوں کہا ہے کہ بحران ساتویں

روز اور چودھویں روز اور نویں اور گیارہویں اور بیسویں دن قوی ہوتا ہے اور اُن کے بعد چھٹا اور اُن کے

بعد تیسرا اور اٹھارہواں دن بحران کا ہے۔

سوال وہ کون کون دن ہیں جن میں بحران روی ہے اور اُن دنوں میں بحران کی بہی ہے اور وہ دن

کونسا ہے جس میں بحران نہیں ہوتا۔

جواب جالینوس کی کتاب ایام بحران سے عیاں ہے کہ وہ دن چھٹا ہے اور وہ دن جن میں

بحران نہیں ہوتا ہے وہ بارہواں اور سولھواں ہے اور انیسواں دن بھی ایسا ہی ہے۔

سوال اُن دنوں میں کیا کہتے ہو جو بیسویں دن کے بعد گتے ہو۔

جواب کتاب ایام بحران میں جالینوس کا اس طرح بیان ہے۔ کہ اکھیسواں دن روز بحران ہے

اور بیسواں دن بھی اسی میں سے ہے اور ستائیسواں دن بھی روز بحران ہے۔

بلکہ حکیم مذکور یہ کہتا ہے کہ میں نے بہت دیکھا ہے کہ آٹھائیسویں دن سے زیادہ ستائیسواں دن

ہوتا ہے۔

اور تیسواں دن قوت میں اچھا ہے اور چالیسواں دن اس سے قوی۔

اور چوبیسواں

والثلثون فالبحران فيها على فصل ما يكون واقل من هذا كثير اليوم
السابع والثلثون حتى انه من الايام التي لا يكون فيها بحران ومن الايام
الباورية واما بقية الايام الاخرى التي بين العشرين والربعين فليس
يكون فيها بحران -

السؤال الخامس عشر ما هي الايام التي فيها بين العشرين والربعين
ولا يكون فيها بحران الجواب الثاني عشر والثاني والعشرين في الخامس
والعشرون والسادس والعشرون والتاسع والعشرون والثلثون
والثاني وثلثون والخامس والثلثون والسادس والثلثون والثامن
والثلثون والتاسع وثلثون -

السؤال السادس عشر ما تقول في الايام التي بعد الاربعين - الجواب
قال جالينوس كلها ضعيفة الحركة والقضاء المرص فيها يكون اما بالنضج
واما بالحرارات واكثر ما يكون بالاستفراغ وقد يكون في هذه الايام
البحران بالاستفراغ لكن ذلك يكون مرة في الندة ورايت بقراط
يسحق بجميع الايام التي بعد الاربعين خلا استين والثمانين والمائة وعشرين
ثم يقول جالينوس ان من الامراض ما يكون بحرانه في سبعة شهور منها ما يكون

يكون بحرانه

اور اکتیسواں دن اگر ان میں بحر ان ہو تو وہ افضل ہے۔ اور سینتیسواں دن اور دونوں دن سے اقل ہے کس واسطے کہ یہ دن ان دنوں میں سے بھی پہلے جن میں بحر ان نہیں ہوتا ہے اور ان دنوں میں سے بھی پہلے کہ جن میں بحر ان ہوا کرتا ہے اور باقی اور دن جو ان کے سوا بیس اور چالیس کے درمیان ہیں وہ سب خالی از بحر ان ہیں۔

سوال وہ دن کون کون سے ہیں جو بیس اور چالیس کے درمیان ہیں وہ خالی از بحر ان ہیں۔

جواب وہ بائیسواں اور پچیسواں اور چھبیسواں اور اسیسواں اور تیسواں اور تیسواں اور پچیسواں اور چھبیسواں اور اسیسواں ہے۔

سوال چالیسویں دن کے بعد جو دن آتے ہیں وہ کیسے کہلاتے ہیں۔

جواب چالیسویں دن کے بعد جو ایام ہیں وہ سب ضعیف الحکمت بالتمام ہیں یعنی ان دنوں میں نادے کو حرکت نہیں ہوتی اور مرض میں شدت نہیں ہوتی۔ اور مرض کا گھٹا دانیوں میں یا تو مادے کے پک جانے سے ہوتا ہے یا بھڑکنے نکل آنے سے اور اکثر تو استفراغ سے گھٹ جاتا ہے اور کبھی حیران ان دنوں میں بھی استفراغ سے پیش آتا ہے۔ مگر یہ بحر ان جو طہر ہوتا ہے شاذ و نادر ہوتا ہے۔

پھر حکیم مذکور نے کہا ہے کہ میں نے بقراءت کو دیکھا کہ وہ ان کل دنوں کو ضعیف جانتا تھا مگر تھوہیں اور استیعوبیں۔ اور اکیسویں دن کو بحر ان ماننا تھا۔

پھر چالیسویں دن کہتا ہے کہ بعض مرض ایسا ہے کہ جس کا بحر ان ساتویں پہینے۔

في سبع سنين

السؤال السابع عشر - بماذا يكون تحران الورم الكائن في مخدب الكبد -
 الجواب منقول من كتاب البحران لجالينوس باحد ثلثة اشياء اما برعاف
 من الجانب الايمن واما بعرق محمود واما بول محمود واما كان باثنين منها جميعا
 السؤال الثامن عشر - بماذا يكون بحران الورم الكائن في مقعر الكبد
 الجواب منقول من كتاب البحران لجالينوس حيث يقول باحد ثلثة اشياء
 اما باختلاف مرار واما بعرق واما بقتى -

السؤال التاسع عشر - ما هو البحران المشاكل للغب - الجواب اما في مرارة
 واما اختلاف او عرق كثير في البدن كله واما عدم علم وحكم -
 السؤال العشرون - ما هو البحران المشاكل في الثابتة
 الجواب استفرغ بلغم كثير ويحرق عرق كثير من البدن كله -



اور بعض کا سنا تویں برس ہوتا ہے۔

نشدت میں

سوال۔ جو ورم کہ جگر کی اُنہری طرف میں ہو رہا ہے اُس کا بچران کس چیز سے ہوا کرتا ہے۔

جواب کتاب بچران میں جالینوس نے لکھا ہے کہ ایسے ورم کا بچران تین چیزوں میں سے ایک چیز کے ساتھ ہوتا ہے یا تو ماکے دان بنے سوراخ سے لہو سکے یا اچھا پیسا آجائے یا اچھا پیٹا ہو پس مریض بھی اچھا شتاب ہو۔ اور کبھی اس مرض کا بچران ان میں سے دو چیزوں کے ساتھ ہوتا ہے یا ان تینوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

سوال۔ جو ورم کہ گلرنگ گہراؤں میں پیدا ہوتا ہے اُس کا بچران کس چیز سے ہوا کرتا ہے۔

جواب جالینوس نے کتاب البچران میں لکھا ہے کہ تین چیزوں میں سے ایک چیز کے ساتھ ہوتا ہے یا تو صفراوی دستوں کے آنے سے یا پسینے سے یا قی کے آنے سے۔

مشابہ ہوتا ہے

سوال۔ وہ کونسا بچران ہوتا ہے جو تپ غب سے ملتا ہے

جواب۔ یا تو صفراوی یا اسہال صفراوی یا تمام بدن میں بہت سا پسینا آجاتا ہے کہ جس سے بچران مشابہ غب پایا جاتا ہے۔

سوال۔ وہ بچران کونسا ہے جو تپ ناگہ یعنی ہر روزہ سے مشابہ ہوتا ہے۔

جواب بلغم کثیر کے آنے سے اور پسینے کے تمام بدن سے بہت نکل جانے سے بچران تپ ناگہ سے مشابہ ہو جاتا ہے۔



الباب الرابع

في العلامات الجيدة المخوفة وهو عشرون مسألة

السؤال الاول اذا كان بانسان حمى مع سعال يابس والقضت الحمى
ولبقى السعال بماذا ينذر ولم ذلك الجواب منقول من المقالة العاشرة
من الملكي حيث يقول هذا ينذر بخراجات تحدث في المفاصل وذلك ان
بقا السعال يدل على بقية من المادة الفاعلة للمرض لم ينضج وسحران هذه
المادة اكثر ما يكون نخران

السؤال الثاني - اذا كان بياض العين احمر وعوقها كمدة او سودا على
ماذا يدل ولم ذلك الجواب منقول من المقالة العاشرة من الملكي
حيث يقول هذا يدل على الهلاك لاحالة وذلك ان احمرار العين اذ لم يكن
عن مدفانه يدل على انتشار الدملخ وغشية بمواد وموتية ومكودة عروق
العين وسواد يدل على برودة العين هذا دليل خاص على الهلاك -

السؤال الثالث اذا كان بياض العين في وقت النوم ظاهرا ولم يكن
ذلك عن غيرة نصيحة ولا يعقب استفراغ على ماذا يدل -

چوتھا باب

علامات کے بیان میں یعنی صحت و مرض و موت و زندگی کے

نشان میں جو جتید اور مخوف ہیں اور وہ پیش سوال ہیں

سوال جب کسی شخص کو سوکھی کھانسی کے ساتھ تپ آئے اور تپ گزر کر کھانسی رہ جائے پس یہ صورت کس مرض سے ڈراتی ہے اور کیونکہ وہ صورت پیش آتی ہے۔

جواب ملکی کے دسویں مقالے سے منقول ہوا ہے کہ وہ یوں کہتا ہے کہ یہ صورت جہاں پیش آتی ہے تو اس امر سے ڈراتی ہے کہ چٹروں میں پھوڑے پیدا ہوں اور ایسے مریض اس مرض میں مبتلا ہوں اور وجہ اسکی یہ ہے کہ کھانسی کے بعد تپ کا باقی رہ جانا دلالت کرتا ہے کہ وہ مادہ جس سے مرض پیدا ہوا تھا باقی رہ گیا ہے اور مہنوز نہیں نکلا ہے اور اس مرض کا بحران بھی اکثر پھوڑوں پھنسیوں ہی سے ہوتا ہے۔

سوال جب آنکھوں کی سفیدی سرخ ہو جائے اور لکی رگوں میں تیرگی یا سیاہی آئے تو یہ صورت کیا دکھاتی ہے اور کیونکہ ہونے لگتی ہے جواب ملکی کے دسویں مقالے سے لکھا جاتا ہے وہ حکیم اس طرح سے بتاتا ہے کہ آنکھوں کا سرخ ہونا اور آنکھوں کی رگوں کا سیاہ ہونا دلالت کرتا ہے کہ ایسا مریض ضرور مرتا ہے اس لیے کہ آنکھوں کا سرخ ہونا جب تک نہیں کھنے کے سبب نہ پایا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ دماغ میں اور لکی جلیوں میں مادہ خون آگیا ہو اور آنکھ کی رگوں کی سیاہی اور تیرگی دکھاتی ہے کہ آنکھوں میں سردی آتی ہے پس یہ صورت خاص موت کی نشانی ہے کہ لکھا جاتی ہے سوال جب آنکھوں کی سفیدی نیند میں نظر آئے اور یہ صورت کبھی صحت کی عادت میں پائی جائے

الجواب هذا يدل على الهلاك لانه يدل على ضعف الدماغ -

السؤال الرابع اذا كانت الحمى محرقة مع برد الاطراف وظهر في اللسان شبر
على ما ذابيل الجواب منقول من المقالة العاشرة من الملكي حيث يقول
هذا يدل على ان الموت قريب ذلك بشريدل على ان في المرمى المتقد قروجا
السؤال الخامس اذا كان في بدن العليل قرحة متقدمة فانضمت واسودت
على ما ذابيل الجواب منقول من المقالة العاشرة من الملكي هذه علامة
روية وذلك لان المريض اذا آل امره الى الموت فان العضو المات
يموت قبل كل عضو لضعف الحرارة الغريزية فيه

السؤال السادس اذا حدثت حمى حادة وكان باطن البدن مليتهب
مع عطش وظاهره بارد على ما ذابيل الجواب من المقالة العاشرة من
الملكى هذا دليل على الموت لانه يدل على ورم حار في باطن البدن ان
الحرارة منعكته نحو الورم ويصير الدم اليه فيحرق باطن البدن -

السؤال السابع اذا كان باطن الانسان حمى حادة قوية الحرارة وسكنت الحرارة
وطاب لمس البدن من غير سبب على ما ذابيل الجواب هذا يدل على
ان الموت قريب وذلك ان الحرارة تغزو الى قعر البدن فتحرق بطنه

اور کسی استفراغ کے پیچھے ہو تو بتاؤ مریض کی حالت کیسی ہو۔

جواب۔ اس صورت میں بھی ہلاکت ہے کس واسطے کہ پیچھے دماغ کی علامت ہے۔

سوال۔ جب تب مرقہ میں کسی مریض کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں اور زبان پر پھنسیاں نکل آئیں تو بتاؤ کہ یہ صورت کیا بتاتی ہے اور کیا کیفیت اس سے پائی جاتی ہے۔

جواب ملکی کے دسویں مقالے میں لکھا ہے اُس نے اس طرح سے کہا ہے کہ اس صورت میں مریض کی موت جلد آتی ہے اور وہ پھنسی جو زبان پر ہے مری اور معدے کے زخم بتاتی ہے۔

سوال۔ جب بیمار کے بدن میں کوئی انجم پڑنا ہو اور پھر وہ سبز یا سیاہ ہو گیا ہو تو یہ کیسی علامت ہے اور کس پر دلالت کرتی ہے۔

جواب ملکی کے دسویں مقالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ علامت نہایت ردی ہے اس لیے کہ جب بیمار کی موت آتی ہے تو جرعہ پہلے ہی مآوف ہو گیا ہے وہ جرعہ سے پہلے مر جاتا ہے۔ کیونکہ حرارت غریزی میں ضعف آتا ہے۔

سوال۔ جب کسی کو تیز تب ہو کہ اندر تو بھڑک ہو اور اُس کے ساتھ پیاس بھی پائی جائے اور باہر سے بدن سرد ہو تو بتاؤ یہ تب کیا بات بتائے۔

جواب ملکی کے دسویں مقالے میں یہ بات لکھی ہے کہ ایسی تب نشانی موت کی ہے اس واسطے کہ یہ صورت دلالت کرتی ہے کہ بدن کے اندر ورم جارہے جس سے مریض استفراغ مقرر ہے۔ حرارت اُسی ورم کی طرف اُٹ کر جاتی ہے جو ایسی بھڑک اُٹھاتی ہے اور پیاس لگاتی ہے اور لمبھی اُسی ورم کی طرف جاتا ہے پس باطن بدن کو جلاتا ہے **سوال**۔ جب انسان کو تیز تب اور قوی حرارت ہو اور اس تب میں بے سبب کیفیت ہو

کہ حرارت نکلے ہو اور بدن اچھا ہو جائے تو بتاؤ کہ یہ صورت انجام کیا بتائے **جواب** ایسی صورت یہ بتاتی ہے کہ مریض کی موت جلد آتی ہے اور وجہ اس کی یہ ہوتی ہے کہ حرارت اندر بکٹ کر کھس جاتی ہے پس اندر بکٹ کر

والقوة الحيوانية تثبت بجليتها لدفع مادة المرض ولا يكون لها به طاقة
فتسقط القوة ويموت المريض -

السؤال الثامن بماذا يستدل على ان المادة قد ماتت الى عصار
البول حتى تنذر بان البحران يكون به الجواب من كليات القانون
حيث يقول يدل عليه قتل في المثانة وحتباس في البراز وفقدان
علامات الاسهال والقي والرفاغ وحرقة في الاعليل فثوران البول
وغلظه في سائر الايام وقد يوجد الرسوب فيه

السؤال التاسع بماذا يستدل على ان المادة قد ماتت الى طريق
البراز حتى تنذر بان البحران يكون به الجواب من القانون لابن سينا
يدل عليه قلة البول ومعض في جميع البطن ثقل في اسفله فقدان علامات
القي وحدوث قراقرز وانتفاخ حالب وكثرة انصباع البراز وعلم
مادون اشرا سيف ونموه وانتقال قرقرة الى وجع الظهر وقد يكون النهن
صغيرا مع قوة وليس بصلب وقد يدل على البحران الاسهال الى العادة
في قلة الرغاغ والعرق وكثرة الاختلاف وخصوصا المتعاقب وشرب
الماء البارد وقد قيل انه متى كان البول بعد البحران في حمى غيبية يهض

ونتنو

جلائی ہے اور تمام قوت حیوانی مادہ مرض کے دفع کرنے کو آمادہ ہوتی ہے مگر اپنے میں طاقت نہیں پاتی ہے پس جب قوت حیوانی ساقط ہو جائیگی تو بے شک مریض کی موت آ جائیگی۔

سوال کیا بات اس بات پر دلیل ہوتی ہے کہ مادہ پیشاب کے اعضا کی طرف آتا ہے۔ اور پیشاب کے ساتھ بجران ہونا جاتا ہے۔

جواب قانون کہ کلیات سے عیاں ہے۔ شیخ الرئیس کا بیان ہے کہ مثانہ کا بھاری ہو جانا اور براز کا نہ آنا اور اسہال اور قے اور کسبیر کی علامتوں کا نہ پانا اور سورخ ذکر میں جلن اور ہر روز پیشاب کا کاٹھا چہن اور تیز غلبہ سے آنا بجران بولی کی علامتیں ہیں اور سب اسی بات کی دلائل ہیں۔ اور کبھی پیشاب میں رسوب بھی پایا جاتا ہے یعنی خود مادہ بھی اُس میں آتا ہے۔

سوال کس کس دلیل سے یہ بات حاصل ہے کہ مادہ براز کی طرف مائل ہے نہ اس امر کی خبر لائے کہ بجران اسہال کے ساتھ ہو جائے۔

جواب قانون میں اتنی علامتیں لکھی ہیں۔ جو بجران اسہالی پر دلالت کرتی ہیں۔

(۳) تام ہیٹ میں درد کا پایا جانا۔

(۴) براز میں رنگت کی کثرت۔

(۶) قراقبر کا پیدا ہونا ہے۔

(۸) سولے شراسیف کے سب کا اونچا ہو جانا۔

(۱) پیشاب کا کم آنا

(۳) نیچے کے دھڑ میں ثقالت

(۵) قے کی علامتوں کا نہ ہونا

(۷) کچج ران کا پھولنا ہے

(۹) قراقبر کا کم کر کے طرف انتقال پانا۔

اور کبھی بعض چھوٹی ہوتی ہے اور باآنکھ صلابت نہیں ہوتی مگر قوی ہوتی ہے اور کبھی بجران اسہال پر تفسیر اور پسینے کی عادت کا کم ہونا اور کثرت سے اسہال کا آنا دلالت کرتا ہے خصوصاً چھ مریض تھنڈے پانی پینے کی عادت رکھتا ہے اور کبھی کہا گیا ہے کہ جب تب غبی میں بعد بجران کے پیشاب سفید

زقيا في وقع اختلافها كما ينبغي

السؤال العاشر بماذا يستدل على ميل المادة الى العرق حتى تنذر بان
البحران يكون به الجواب من القانون لابن سينا اذا كان النبض شديدا
الموجية وكان امساك اليد على الجلد يحصل نخنة مذاوة ويصنع حمرة ويجد سخونة
الجلد مع ذلك اكثر مما كانت وانتفاخه واحمراره اكثر مما كان وكان البول
منصبغا الى غلظ وخصوصا اذا انصبغ في الرابع وغلظ في السابع ولا ينبغي
ان يتوقع بحران عرق مع استطلاق من الطبيعة غالب -

الرجفة

السؤال الحادي عشر بماذا يستدل على ان البحران يكون بالفتى حتى ينذر به
قبل كونه الجواب من القانون اذا حدث في العين ظلمة وغشاوة ومراة
ثم واخلج شفة ووجع في فم المعدة وتجلب لعاب ونفقان الضغاط من
النبض وانخفاض وخصوصا اذا اصاب العليل عقيب نزاعا فضعف برود
الشرايف فاحكم ان البحران واقع بالفتى لاسيما اذا كانت المادة صغرى
واصفرا الوجه -

السؤال الثاني عشر بماذا يستدل على ان البحران يكون بالمرءة
الجواب اذا راي العليل خيوطا حمرا اولالا وتباريق واحمر الوجه جدا والعين

اور پتلا آئے تو دست آئیں گے اور قریب ہے کہ اسماعیل خراش بھی آجائے۔

سوال کیا چیز یہ بات بتاتی ہے کہ مانسے کی رجوع پسینے کی طرف پائی جاتی ہے تاکہ اس امر کی خبر دے کہ جسے ان پسینے سے ہوئے۔

جواب شیخ کے قانون میں لکھا ہے کہ جب نبض بہت موجی پائی جائے یا ٹینک کہ ہاتھ رکھنے سے جلد پر ہاتھ کے نیچے تری پائی جائے اور بدن پر سوجی معلوم ہو اور باوصف اس تری کے جلد میں بہت گرمی معلوم ہو اور جلد کا چھو لنا اور سوجی بھی پہلے کی نسبت سے اکثر نظر آئے اور پیشاب بھی غلظت کے ساتھ نگیں دیکھا جائے خصوصاً جب چوستے ہی دن رنگین ہوا ہو اور ساتویں دن کا لٹھا ہوا ہو پس ظاہر اس قریب سے ہو گا کہ بحران مریض کا پسینے سے ہو گا اور اگر طبیعت پر استطلاق غالب آئے تو پسینے کے بحران کی توقع کی جاتی ہے۔

سوال کیا علامت ہے اس بات کی کہ بحران نئے کے ساتھ ہو گا تاکہ بحران ہونے سے پہلے خبر دے۔

جواب قانون میں لکھا ہے کہ جب آنکھوں میں تاریکی اور پردہ اسامیہ اور منہ کا مزہ بھی کڑوا ہوا ہو اور ہونٹ بھی مریض کا پھڑکنا ہو اور معدے کے منہ میں درد بھی ہونا ہو اور منہ سے لعاب بھی آتا ہو اور خفقان بھی پایا جاتا ہو اور نبض بھی ہست اور دہتی ہو خصوصاً جب مریض کو بعد ان سب علامات کے پسلی کے لوگوں کے نیچے کپکپی بھی ہو پس اس کا بحران نئے سے ہو گا۔ خاص کر جب مادہ صفراوی ہو۔ اور منہ بھی زردی لیے ہو۔

سوال کیا چیز نکسیر کے بحران پر دلالت کرتی ہے۔ اور پہلی از وقوع اس کے ہونے کی ہدایت کرتی ہے۔

جواب جب مریض سب سب بچکے ہوئے طور پر دیکھے اور منہ اس کا بہت سبز ہو جائے اور آنکھ۔

والانف وسال الدم دفعة وشبهق النبض ومانج واسرع واحتمل الكلف
 وكان اشتعال الراس شديدا جدا والصمدع ضربا نيا فيوقع رعا فالاسيما
 اذ اول المرض والسج العادة والمراج على ان المادة دموية وان كانت
 المادة الصفرة لوتية ايضا وتقدير بحرن برعاف -

بعقب

السؤال الثالث عشر ما تقول في الاستسقاء الذي يكون تعقيب
 الامراض الحادة اذا كان مع جمى والم على ما ذيل الجواب من الملكى
 ياردى قتال وذلك لما كان الاستسقاء حادثة من برد الكبد وضعف
 القوة المولدة للدم كان شفاها لتسخين واستعمال الادوية الحارة وكنا
 متى استعملنا مثل هذه الاشياء زونا في قوة الحمى والام واذا كان الالم
 انما يكون بسبب ورم حار واما سبب لنزع حرارة ومتى استعملنا الاشياء المبردة
 ليسكن الحمى زونا في الاستسقاء فيهلك لذلك المريض في اكثر الاحوال
 السؤال الرابع عشر اذ اريت بانسان اختلاط ذهن فاذا نام وتيقظ
 ثاب اليه ذهنه فاذا استيقظ زانا عا دالى اختلاطه على ما ذيل -

التسخين

الجواب من الملكى هذه دلالة محمودة لان الطبيعة في وقت النوم يكون
 قد قهرت مادة المرض ونضجت بقوتها الا انه ينبغي ان يعلم انه ليس في

اور ناک میں بھی سرخی آجائے اور آنسو بھی دفعۃً بہنے لگیں اور نبض میں بھی بلندی اور موجیت اور جوش اور سرعت دیکھیں اور ناک میں کھجلی ہو اور سر میں آگ بہت بھڑک رہی ہو اور درمیان میں لپک کے چمراہ ہو پس ان علامتوں سے ظہیر آگاہ ہو کہ ضرور نکسیری بھران ہے کہ یہ سب اسکی شان ہے خصوصاً جب مرض اور سن اور عادت اور مزاج مریض کا مادے کو دموی بنائے اور اگر مادہ صفراوی ہو تو اس میں بھی کبھی بھران نکسیری وقوع میں آتا ہے ۔

سوال کیا کہتے ہو اس استسقا میں جو امراض حادہ کے پیچھے تپ اور الم کے ساتھ ہو کس بات پر دلالت کرتا ہے اور اس مرض میں مریض بچتا ہے یا مرنا ہے ۔

جواب ملکی سے منقول ہے کہ یہ استسقا بہت بُرا ہے اور مریض کو مار ڈالتا ہے اور وجہ اسکا یہ ہے کہ جب جگر کی سردی سے استسقا ہو اور اس قوت میں جو خون پیدا کرتی ہے ضعف پیدا ہو تو اس کی شفا گرمی پہنچانے سے اور گرم دواؤں کے عمل میں لاسنے سے ہوگی اور جب ہم ایسی دواؤں کا استعمال کریں گے تو تپ اور الم کی قوت بڑھا دیگی اور الم یا تو گرم ورم سے پیدا ہوتا ہے یا حرارت کے گزرنے سے پیدا ہوتا ہے اور جب ہم تپ کے سبب سے سرد دوائیں کام میں لائیں گے تو استسقا کو بڑھا دیگی پس اکثر ہال میں بیمار مجائے گا اور ہرگز شفا نہ پائے گا ۔

سوال جب تم کسی آدمی کے ذہن میں ایسی پریشانی دیکھو کہ جب سوئے اور بیدار ہو وے تو ذہن درست ہو جائے ۔ اور اگر ایک مدت تک جاگتا رہے تو وہی پریشانی بھڑکے ۔ تو اس صورت سے کیا حالت ذہن میں آتی ہے ۔ اور مریض کی کیا کیفیت پائی جاتی ہے ۔

جواب ملکی سے یہ بات منقول ہوتی ہے کہ یہ علامت اچھی ہے ۔ اس واسطے کہ طبیعت نیند کے وقت مرض کے بلے پر غالب ہو جاتی ہے اور اپنی قوت سے اس بلے کو بچاتی ہے مگر یہ سزاوار نہیں ۔

كل علامة جودة الذهن علامته جيدة لان اصحاب النزف وصحاب اسل
يهلكون وذهبتهم سليم لكن في الامراض الحادة وامراض الراس -

السؤال الخامس عشر احدث بصاحب السر سام عطاس على ما ذابيل
الجواب من الملكى هذا دليل محمود وذلك ان الدماغ ولطونه قد قوى
على دفع الفضل وبتى الموزى ولذلك قال جالينوس فى العليل الاعرض
ان العطاس اذا لم يكن عن زكام كان من النفع الاشياء للرأس المملو بخارا
الا انه مذموم فى سائر امراض الصدر لانه يزعج الصدر ويحذر اليه مادة

السؤال السادس عشر اخرج فى البراز حيات فى يوم من ايام البحران
على ما ذابيل - الجواب من الملكى هذا دليل محمود لان الطبيعة تكون قد قوت
على دفع المادة الموزية فاندفعت الحيات مع ما دفعت بقوتها -

السؤال السابع عشر اذ اريت بانسان صمما وقد حدث بعقب حمى حادة
فاصابه اسهال مرى على ما ذابيل الجواب ان هذا الصمم يحدث عن قى
المرا الى الراس فاذا انسخر ذلك المر الى أسفل انقضى الصمم ولذلك
اذا كان بانسان اختلاف ثم حدث صمم انقطع ذلك الاختلاف لقضية
فى هذا صدرها فيما قبله -

کہ طیب ہر مرض میں ذہن کی جدت کو اچھی نشانی جانے اور مرض کے دفع کرنے اور مادے کے پکانے میں غالب مائے اس واسطے کہ جن کو جریان خون ہوتا ہے یا محل ہو جائے یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتے ہیں اور ان کے ذہن سلیم دیکھنے میں آتے ہیں۔ لیکن تیز امراض اور سر کی بیماریوں میں ذہن پریشان ہو جاتا ہے اور جدت نہیں پاتا ہے۔

سوال جب سر سام والے کو چھینک آئے تو یہ چھینک کیا بات بتائے۔

جواب ملکی سے لکھا جاتا ہے کہ یہ دلیل اچھی ہے اور یہ اس کی دلیل ہے کہ دماغ کو اس کے بطون کو فضلوں کی اور موزی شے کے دفع کی قوت حاصل ہوئی ہے۔ اسی واسطے جالینوس نے بحث علل واعراض میں لکھا ہے کہ جب چھینک زکام کی وجہ سے نہ ہو تو اس سر کے لیے جس میں بخارات بھرے ہیں سب چیز سے نافع ہے۔ لیکن امراض صدر میں چھینک کا ہونا بہت بُرا ہے۔

کس واسطے کہ یہ چھینک سینے کو تکلیف پہنچاتی ہے اور مادے کو سینے کی طرف کھینچ لاتی ہے۔

سوال جب براز میں کسی مریض کے کسی ٹھران کے دن سانپ نکلیں تو کس امر پر دلالت کریں۔

جواب ملکی نے لکھا ہے کہ ٹھران کے روز اس کا ٹکلنا اچھا ہے۔ کیونکہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ طبیعت کو موزی مادے کے دفع کی قوت ہوئی۔ تب ان سانپوں کی جو مائے ہی سے ٹٹے نکل آئیں صورت ہوئی۔ **سوال** جب کسی آدمی میں بعد تیز تب کے بہراہن دیکھا جائے پھر اسہال صغیر بھی پایا جائے تو یہ امر کیا صورت بتائے۔

جواب یہ بہراہن سر کی طرف صفر کے چڑھنے سے پیدا ہو جاتا ہے پس جب صغیر اچھے کیجاں اترتا ہے تو بہراہن دور ہوتا ہے اور نفع اس کا ضرور ہوتا ہے اور ایسا ہی جب کسی آدمی کو اول درجہ ہوں بعد بہراہن پیدا ہو تو وہ سب بند ہو جاتے ہیں اور یہاں تھنبہ برکس دل کے ظہور ہوتا ہے کس واسطے کہ پہلی صورت میں تو صغیر اترے نیچے آتا ہے تب لطفیک بہراہن جاتا رہتا ہے اور یہاں مادہ اوپر کو جاتا ہے تب بہراہن پیدا ہو جاتا ہے۔

السؤال الثامن عشر في امي المواضع تكون البواسير اذا ظهرت دليلا محمودا
الجواب قال صاحب الملكي اذا حدث باصحاب البواسير السواوي
والسر سام البواسير كان ذلك دليلا محمودا وذلك بسبب انخذ الماتو
من علوا الى اسفل -

السؤال التاسع عشر اذا حدث بمن به جمل محقرة نافض في يوم من ايام الحرج
ما دلالة الجواب من الملكي هذا يدل على انقضاءها وذلك ان الحمى المطبقة
يكون من الخلط العفن داخل الاوردة والعروق والنافض يكون حدوثه
عند خروج ذلك الخلط عن الاوردة والعروق والنفصا به الى الاعضاء الحساسة
السؤال العشرون كيف يقضى بالسلامة من ذات الجنب او ذات الرية
من جهة ما ينفث - الجواب من الملكي اذا كان ما ينفث في ابتداء الرض
رقيقا ابيض ثم يغلب بعد قليل بسهولة من غير شدة ودفعه بقوة وهو ليس
باسود ولا اخضر ولا اصفر ولم يكن له رائحة دل ذلك على نضج المرض و
السلامة منه فحضر بدته -

فيه



سوال کس کس جگہ بوا سیر کا ظاہر ہونا اچھا ہے۔ اور اسکی خوبی کا سبب کیا ہے۔

جواب ملکی کے مصنف نے کہا ہے کہ سرنام والے اور سواس سوداوی والے کو بوا سیر کا ہونا اچھا ہے کیونکہ یہ امرادے کے سفلی میں اترنے پر دلالت کرتا ہے۔

سوال جب تپ مجرّمہ کے مخران میں مریض کو سردی لگے تو کس بات پر دلالت کرے۔

جواب ملکی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سردی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اب وہ تپ اترتی ہے اور تپ اس جگہ سے کہ تپ مطبقہ میں مادہ عفنی رگوں کے اندر پایا جاتا ہے اور سردی کے پیدا ہونے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مادہ رگوں سے اعضا سے تھما سہ کی طرف بھٹک چکا ہے۔

سوال کیونکہ ذوات الجنب اور ذوات الریہ میں تھوک سے حکم کیا جائے گا کہ یہ مریض جلد تر شفا پائے گا۔

جواب ملکی میں لکھا ہے کہ جب ابتدائے مرض میں تھوک سفید اور پتلا ہو اور پھر تھوڑے عرصے میں بسہولت کاڑھا ہو اور شدید الغلطہ ہو اور قوت کے ساتھ تھوکا بائے اور رنگ بھی اس کا سیاہ یا سنہریا زرد ہو اور اس میں سے بو بھی اُسے تو یہ علامات مادہ کے پک جانے پر دلالت کرتی ہے اور کمی مدت اور مریض کی سلامتی کی جانب ہدایت کرتی ہے۔



الباب الخامس

في الادوية وهو عشرون مسألة

السؤال الاول اذا تركبت حرارة معتدلة مع جوهر غليظ لطيف او مع جوهر متوسط كيف يكون اطعم الجواب من المقالة الثانية من الاصول لابن رضوان حيث يقول ان حرارة المعتدلة مع الجوهر الغليظ يحدث اطعم الحله ومع الجوهر اللطيف يحدث اطعم الدم ومع المتوسط يحدث طعم
السؤال الثاني اذا تركبت البرودة مع الجوهر اللطيف او مع الجوهر الغليظ او مع الجوهر المتوسط كيف يكون اطعم الجواب من المقالة الثانية من كتاب الاصول لابن رضوان اذا تركبت البرودة مع الجوهر الغليظ حدث اطعم الغص فان تركبت مع الجوهر اللطيف حدث اطعم الحاض وان تركبت مع المتوسط حدث اطعم القابض -

السؤال الثالث اذا تركبت حرارة زائدة مع جوهر غليظ او لطيف او متوسط كيف يكون اطعم الجواب من كتاب الاصول لابن رضوان ان تركبت حرارة زائدة مع جوهر غليظ كان اطعم حرا فان تركبت حرا

باب پانچواں

دواؤں کے حال میں ہے اور وہ بھی بیس سوال ہیں

سوال جب حرارت معتدل یعنی کم نہ زیادہ کسی غلیظ یا لطیف جوہر یا کسی متوسط جوہر کے ساتھ ترکیب پائے تو اس کا مزاج کیا ہو جاتا ہے۔

جواب ابن رضوان کے اصول کے دوسرے مقالے میں یوں لکھا ہے یعنی اس طرح کہتا ہے کہ حرارت معتدلہ جب کسی جوہر غلیظ کے ساتھ ملا کرتی ہے تو اس جوہر غلیظ میں بیٹھا مزاج پیدا کرتی ہے اور اگر جوہر لطیف کے ہمراہ ہوا کرتی ہے تو چکنا مزاج پیدا کرتی ہے اور اگر جوہر متوسط کے ساتھ پائی جاتی ہے تو ہیکل مزاج بناتی ہے۔

سوال جب سردی کسی لطیف جوہر سے یا غلیظ جوہر سے یا متوسط جوہر سے ترکیب پائے تو ہر ایک چیز کا مزاج کیا ہو جائے۔

جواب ابن رضوان کی کتاب الاصول کے دوسرے مقالے میں لکھا ہے اس نے ہر ایک کا مزاج اس طرح سے کہا ہے کہ اگر جوہر غلیظ میں سردی ہو تو وہ چیز مزے میں کیسی ہو اور اگر جوہر لطیف میں سردی آئے تو وہ چیز ترش ہو جائے اور اگر متوسط جوہر میں سردی آئے تو وہ چیز کلا کپڑے۔

سوال اگر کسی جوہر لطیف یا غلیظ یا متوسط میں زائد حرارت ہو تو ہر ایک چیز کے مزے کی کیا کیفیت ہو۔

جواب کتاب اصول ابن رضوان میں بیان کیا ہے کہ اگر حرارت زائد جوہر غلیظ کے ساتھ ترکیب پاوے تو مزہ اس شے کا تلخ ہو جاوے۔ اور اگر وہی حرارت

زائدة مع جوهر لطيف كان الطعم حريفا وان تركبت حرارة زائدة مع
جوهر متوسط كان الطعم مالحا.

السؤال الرابع الى كم قسم ينقسم الامنان الساقطة وكم عدد هاون اين
يجلب كل واحد منها الجواب من المقالة الحادية عشر من المرشد للتمييز
حيث يقول اما انقسامها فثمان احدها ضرب من الالهوتية على الاشجار
فمنها قابض الطعم كاللشوث ومنها حادة القوة كالافتيون ومنها ملين
المرارة عطري كالورس الهندي والحبشي واليماني وقنبيل والملاذن و
اللك فهذا هو قسم الادوية الهوائية الساقطة على الاشجار واما القسم الثاني
من الامنان وهو جوهر من الحلاوات التي تخل بالمار والنار ويجد برد
الهوار كالترنجبين والحسل واما عدد هاون خمسة عشر الحسل وسكر العشر و
الترنجبين والكرنجبين والباركفيين والشيرخست والمسن والشمع و
الملاذن واللك والورس وقنبيل واللشوث والافتيون والشكر
فالحسل قال التيمي في مرشده هو من يسقط من الهوار كل بلد وكل قليم
من الامصار السكونية وسقطة على ورق انواع من الازهار والنوار واما
سكر العشر فهو من يسقط على ورق العشر رطب السقوط الاندية على النبات

نائدہ جو ہر لطیف سے لطائف تو مزہ تیز ہو جائے اور اگر وہی حرارت نائدہ جو ہر متوسط لطائف تو مزہ نکلیں ہوگا۔

سوال تریگیوں جو گرئی ہے کے قسم کی ہوتی ہے اور کس قسم کی ہوتی ہے اور کتنے عدد پر گنی جاتی ہے اور کہاں کہاں سے آتی ہے۔

جواب ٹیچی کی کتاب مسیحی مرشد کے گیارہویں مقالے سے لکھا جاتا ہے کہ وہ تمام تریگیوں کو دو قسم کا بتاتا ہے۔

ایک قسم وہ ہے جو درختوں پر ہواؤں سے پیدا ہوتی ہے اور حکیم طلق کی قدرت سے کبھی کسی مرض کی دوا ہوتی ہے۔ دوسری قسم ان میں سے ایسی ہوتی ہے کہ جس کا مزہ کلا پکڑتا ہے جیسے کثوث ہے۔ کہ وہ بن بد مزہ ہوتا ہے اور بعضی ان میں سے تیز قوت والی ہے جیسے اقلیمون ہے۔ اور بعضی ان میں سے وہ ہے جس میں تلخی ہے مگر مٹوڑیسی اور خوشبو بھی ہوتی ہے۔ جیسے ورس ہندی اور یانی اور حبشی اور وہ ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے اور قنبیل اور لادن اور لک ہے جس میں قسم ان دواؤں میں سے ہے جو ہوا سے درختوں پر گرئی ہیں اور حکیم خدا اپنی جگہ اثر کرتی ہیں۔

اور دوسری قسم ان تریگیوں میں سے ہے جو ہر شہر میں ہیں کہ پانی اور آگ ان کو گھلاتے ہیں اور ہوا کی ستری سے جم جاتی ہیں جیسے ترنجبین ہے اور غسل ہے کہ ہر ایک تریگیوں میں حمل ہے اور وہ پندرہ گنی جاتی ہیں جو تفصیل لکھی جاتی ہیں۔ غسل۔ شکر عشر ترنجبین۔ گرگبین۔ باکفیش۔ شیر خشک۔ سن۔ غمخ۔ لاؤ۔ لک۔ ورس قنبیل۔ کثوث۔ اقلیمون۔ شکر۔ غسل کو مٹی بے اپنی کتاب مرشد نام میں یوں لکھا ہے کہ غسل وہ ہے جو شہنم ہوا سے ہر شہر اور ہر قلعہ میں گرتا ہے آباد شہروں میں اور ویرانوں میں پھولوں کی کامیوں کی پتیوں پر ٹپکتا ہے۔

شکر عشر وہ بھی ایک شہنم ہے جو درخت عشر یعنی اکھ کے تریوں پر گر کر پڑتی ہے جیسا کہ روئیدگی چاوس نکال کر پڑتی ہے

فيكسب من ورق العشرة مطلقة للطبيعة ويجد على الورق واما الترخمين
فهومن يقع على شوكة الشرق وفيه ثمر الشرق موجود فيه مثل الماش وهو
بارض خراسان واما الكركبيين فهومن يقع بارض خراسان على ورق الطفا
والاثل واما الباركيين فهومن يقع على ورق الخلاف واما الشيرشت
فهومن يسقط بهر اعلی صنف من الشوك البار والمزاج واما المن نفسه فهو
يسقط على جلنار المط وورقه وهو الرمان البري وعلى ورق السدر والنوخ
والبلوط باليمن واما الشمع فالاطباء مجمعون على انه من يقول ليمشي في مرشده
واما انا فلسنا ارى ذلك بل ارى ان الشمع جسم قفري يتكون من الرقيق
النخل ويخرج من بطونها كمثل ما يتكون القز من الرقيق وود القز والدليل
عليه ما نراه نيتقل فيه من اختلاف الوانه مع سن النخل عاما بعد عام وذلك
اننا نرى الشمع نيتقل مع سن النخل في كل عام ياتي عليه الى لون غير لونه
الاول فمن ذلك اننا نجد شمع الفراخ المسماة طرود اول عام بهيض نقيبا و
ثاني سنة يتغير الى الصفرة وثالث سنة يكون اقوى صفرة ورابع سنة يكون
احمر وخامس سنة يكون اشد حمرة وسادس سنة ليضرب الى السواد وسابع
سنة يكون اسود شديدا السواد وهو غاية ما يعمر النخل واما اللاذن فهو من

اور ان پتوں سے قوت اسہالی لیا کرتی ہے اور اسی پتے پر جا کرتی ہے۔

سرخ بھین وہ ہے جو درخت مشرق یعنی جوائے کے کانٹوں پر ایسے وقت کہ جب وہ درخت پھلا ہوتا ہو
گرا کرتی ہے چنانچہ اس میں اس درخت کا ٹھنڈا ماش کے موجود ہوتا ہے اور زرخیز خراسان میں ہوا کرتی
سرخ بھین بھی شمع ہے کہ زمین خراسان میں ملا کرتی ہے اور درخت گز اور اشل کے پتوں پر گرا کرتی ہے۔
اور بارکھنیش خاص بید کے پتوں پر ہوتی ہے نہ اور دھتوں پر۔

اور شیشہ ایک قسم کے سرد فراج کانٹوں پر گرا کرتی ہے اور دشت ہرا میں ملا کرتی ہے۔

اور شیشہ خاص گلنا رنطا اور اس کے پتوں پر ملتا ہے اور وہ انا روشنی ہے جس کے پتوں پر یہ گرا کرتی ہے اور
بیرہی کے پتوں اور شفتالو اور بلوط کے پتوں پر خاص بین کے ملک میں پایا جاتا ہے۔

شیخ یونس کے باب میں تمام اقطار نے اسی پر اجماع کیا ہے جو تہی نے اپنی کتاب میں جس کا نام مرشد
ہے لکھا ہے لیکن میں وہ بات نہیں دیکھتا بلکہ جو میں دیکھتا ہوں وہی اس مقام پر لکھتا ہوں واضح ہو کہ
موم ایک جسم سوراخ دار ہے کہ شہد کی مکھی کے بھوک سے بنتا ہے اور اس کے پیٹ سے نکلتا ہے جیسا
کہ ابرشیم ایک کیڑے کے بھوک سے کہ اس کا نام تشر ہے پیدا ہوتا ہے اور دلیل اسکی یہ ہے کہ ہم
دیکھتے ہیں کہ موم کا رنگ شہد کی مکھی کے سن اور عمر کے ساتھ سال بسال بدلتا ہے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں
کہ مکھی کے سن کے موافق موم کا رنگ پہلے رنگ سے جدا ہوتا ہے پس اسی وجہ سے موم اس مکھی کا جو
بچہ یکساں ہے جس کا نام طروف ہے۔ پہلے برس میں صاف اور سفید ہاتے ہیں۔ دوسرے برس میں زردی
مائل تعمیر سے سال میں تو خوب زرد پایا جاتا ہے۔

چوتھے سال میں سبز اور پانچویں سال میں اچھا سبز اور چھٹے سال میں سیاہی مازتا ہوا اور ساتویں
برس میں خوب سیاہ نظر آتا ہے۔ اور اسی سات برس پر جن میں یہ یہ تعمیر ہوتا جاتا ہے شہد کی
مکھی کی عمر کی انتہا ہے۔ پھر مکھی بھی تمام ہے اور موم کا بھی اتمام ہے۔ بعد ازاں بھی اپنی

مکھی کی عمر کی انتہا ہے۔

الاسنان الساقطة مثل الطل واكثر مستقطه هو بحزيرة قبرس على شجر ترعبيه
اغنام تلك الجزيرة فاذا رعت الغنم ورق ذلك النبات ووطيته باطلا
تعلق بشعور لحاها وباطلا فيها وتكاثف بعضه على بعض حتى يصير مثل الكحك
الذي يسمى الزوفا الرطب المتعلق بلوايا الضان فيجمع للاذن من شعور تلك
الاغنام بامشاط الحديد ويسقوريدس يقول انه من يقع على صنف من شجر
يقال لقيسوس فاذا رعت الغنم تعلق في لحاها واطلا فيها لانه في كيان
الدينق واما اللك فقوم قالوا انه صمغ وليس بصمغ والدليل على انه ملان
انا نجد ملتصبا بقضبان الكرم التي يكون منها الورق والعنب والعود المركب
عليه اللك في غلط انحصر بل وونها بكثير ونجد ما قد علا عليه من اللك
يربو ويريد على غلط القضيب الحامل له اضعا فالكثيرة حتى يكون في غلط
الابهام واغلط وليس في قضبان الكرم من اللدونة الصمغية ما ان يغلط
ذلك العود الدقيق فيلبسه ويتراكب عليه فدل ذلك على انه جسم لطيف هو
يسيط على طاهر تلك القضبان فيملبها بالخاصية التي جعلت فيها وتهوخص
بمضعين من البند احدهما الديكل والاخر الصمغ او سيدان واما الورس فسمي
الحص القنينة وهو عند قوم الورس الحبشي وليس بنبت ببلاد الحبشة فقط

نموس - كتاب

يراكم

تحقیق الدلیل علی المتعلق بالصحة المستعمل من کتاب تصویر البلدان المطبوع بهیر من مالک فرانک ۱۸۷۱ ع صفحه ۳۴۹

الرصاص والنجار العالم

تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المص									

(ترجمہ) تحقیق دیکھیں کہ متعلق صفحہ ۱۸۸ منقول از کتاب نقویر البلدان مطبوعہ بیروت ملک فرانس صفحات ۳۲۹

نام	تاریخ	عمل				تعداد	ملاحظات
		موت		موت			
		موت	موت	موت	موت		
۱	۱۰	۳۵	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰

منقول من كتاب تقويم البلدان

المطبوع بپیرس من ملک فرانس ٨٧٠ شمس ٩٢٠ هجری

الیهیل الیهیل حیث الطول اثنتان لستون ونصف العرض خمس وعشرون وعشر
وقائق وحوکم بپیر عذب جدر ویشہ نیل مصر بان فیه تماسج وانه یرتفع ویرکب البلاء
ثم نزل فینزع علیہ آمان کتاب رسم المعمور فقال ان اول مہر بان
من طول مائۃ وستۃ وعشرین وعرض ستۃ وثلاثین ثم یسیر مغرباً وجنوباً
الی طول مائۃ وعشرین وعرض ثنتین وثلاثین ثم یغرب الی طول مائۃ
واحدی عشرۃ وعرض ستۃ وعشرین ثم یسیر الی الجنوب الی طول مائۃ وسبع
درجات وعرض ثلاث وعشرین ثم یفترق فرقتین فیصب احدهما فی البحر
الہندی حیث الطول مائۃ واربع درجات والعرض عشرون وتمر الفرقة
الثانیۃ وتصب فی البحر ایضاً بعد ذلک وبین ما ذکرناہ عن ابن حوقل
وبین کتاب زعم المعمور اختلاف کثیر وان جعلنا الاطوال التي فی رسم المعمور
من الخالدات والاطوال المتقدم ذکرنا من ساحل البحر یقل الاختلاف
وقد ذکرنا ما وقع الیہنا فی ذلک واللہ اعلم بالصواب ۛ

منقول از کتاب تقویم البلدان

مطبوعہ پیرس ملک فرانس ۱۸۷۸ء صفحہ ۶۲

۵۔ پہلے اس جگہ واقع ہے جہاں طول ساڑھے باغیچے ۹۲ $\frac{1}{2}$ درجے۔ عرض پچیس درجے اور عرض دقیقہ ہے اور ڈگری اور بہت شیریں نہر ہے اور دریائے نیل (جو مصر میں ہے) سے اس بات میں مشابہ ہے کہ اس میں لگے ہیں اور اس قدر چڑھ جاتی ہے کہ شہروں کو غرقاب کر دیتی ہے۔ پھر اس قدر اتر جاتی ہے کہ اس میں کھیتی ہوئے لگتی ہے اور کتاب رسم المعمور کا مصنف کہتا ہے کہ نہر مہران کا ابتدا میں طول ۱۲۶ درجے اور عرض ۲۶ درجے ہے پھر مغرب اور جنوب کی جانب ۱۲۱ درجے طول تک پہنچی ہوئی چلی گئی ہے اور وہاں عرض ۲۲ درجے ہے پھر ۱۱ درجے طول تک مغرب کو چلی گئی ہے اور وہاں ۲۶ درجے عرض ہے۔ پھر ۱۰ درجے طول تک جنوب کو گئی ہے اور وہاں ۲۳ درجے عرض ہے پھر اس کے دو حصے ہو گئے ہیں۔ ایک حصہ تو بحر ہند میں جا کر اسے جہاں طول ۱۰۴ درجے اور عرض ۲۰ درجے ہے اور دوسرا حصہ بہتا ہوا چلا گیا ہے وہ بھی بعد کو بحر ہند ہی میں جا کر ہے۔ اور جن قلع اور کتاب رسم المعمور سے جو ہم نے بیان کیا ہے اس میں بڑا اختلاف ہے۔ جو طول کہ کتاب رسم المعمور میں ہیں اگر انکو ہم ہمیشہ کے طول کہیں اور جن طولوں کا کہ پہلے ذکر ہوا ہے انکو ساحل بحر کے طول کہیں تو اختلاف کم ہو جائے گا۔ اس باب میں جو کچھ ہم کو معلوم تھا وہ ہم نے ذکر کر دیا۔ واللہ اعلم بالصواب ۹

دیل - کراچی - ٹھٹھہ - لاہوری بند

(تاریخ ہندوستان صنفہ سرسری الیٹ جلد اول صفحہ ۴۷۲ لندن ۱۸۷۵ء)

دیل مشہور بندرگاہ تھا لیکن اب کبھی جگہ معلوم نہیں اور دریائے سندھ کے دہانے کی شکل بدلنے کی وجہ سے اب صرف قیاس ہی پر مشتمل ہے۔ دیل کے مقام کے متعلق مختلف رائے ہیں۔ ہندوستان کے مورخ صاحب فرزانہ کی تصحیح کے میں اسے ٹھٹھہ کو دیل قرار دیتے ہیں۔ میر فتح محمد دیل کو ٹھٹھہ اور لاہوری بند قرار دیتا ہے اور افضل علی غلامی کی اور علی وریب غفرانی ان کے قرار دیتے ہیں۔ اگرچہ مذکورہ اسے صحیح مقام پر دیل واقع تھا اور اس سے لازم ہے کہ ٹھٹھہ وہ مقام ہو۔

زمانہ حال کے مصنفین میں وی لارڈسٹن اور انیل شامل ہیں۔ ٹھٹھہ کو دیل قرار دیتے ہیں۔ کپتان مک لڈو کا بیان ہے کہ عربیہ بنگ ٹھٹھہ کو دیل کے نام سے موسوم کرتے ہیں لیکن یہ بھی کہتا ہے کہ دیل بندرگاہ تھا۔ سرسری بھی یہی بیان کرتا ہے کہ عربیہ ٹھٹھہ کو دیل مندی کہتے ہیں۔ ایک جگہ کا لکھتے ہیں کہ دیل تو تیارچو لغت برٹن کے نزدیک ایک تحقیق کر ٹھٹھہ اسی مقام پر واقع ہے جہاں دیل تھا کیونکہ عرب اور ایرانی اسکوپولس ہی کہتے ہیں اور ٹھٹھہ کی ساخت کی نشانوں کو شمال دیالی کہتے ہیں۔ ویل کے لیے یہ قرار دیا ہے کہ دریائے سندھ کے دہانے پر واقع ہے۔ بعض نے لاہور کو دیل قرار دیا ہے۔ تیارچو اور لغت برٹن کی یہی رائے ہے۔ ڈاکٹر نیبر کے نزدیک کراچی اور ٹھٹھہ کے نام میں واقع تھا اور سرسری ٹھٹھہ کو دیل بھی کہتے ہیں۔ لیکن انہیں کچھ شبہ نہیں کہ دیل ساحل سمندر پر یا ٹھٹھہ کو دیل واقع تھا۔ میر نے نزدیک اس میں شبہ نہیں کہ کراچی اسی جگہ پر واقع ہے۔ دیل یا دیول کا نام جبکہ معنی سندھ کے ہیں یہ بتاتا ہے کہ سندھ کے کنارے پر اس طرح واقع ہو گا کہ جہاں اس کی نظر سہرچوٹی ہوتی ہوگی اور یہاں ایک جگہ جس میں سندھ کا قلعہ واقع ہوگی جگہ وہ مشہور سندھ جوگا جس کے نام سے بندرگاہ دیل مشہور ہوئی اور سندھ کی طرف سے سپرنگ کیا گیا۔ جوہات اس نام کی مانع ہیں کہ ٹھٹھہ دیل نہیں ہو سکتا بلکہ کراچی زیادہ قریب قیاس جہاں میں سے چند دیل میں بیان کیا گیا ہے۔ سرسری صاحب جہاں آتے تھے وہ طوفان میں ساحل دیل پناہ دیتے تھے اس لیے یہ مقام فضلی سمندر سے چار میل اور دریا کے رستے سو میل دور نہیں ہو سکتا۔ بحری قزاق جہازوں پر حملہ کرتے تھے وہ دیل میں رہتے تھے اور جنگ مارا تو م کے تھے۔ یہ ٹھٹھہ مارا تو م ساحل سمندر پر کراچی سے لاہوری بند تک رہتی تھی۔ بلاذری خلیج دیل ذکر کرتا ہے اور نیچ فارس سے فوج جہازوں پہنچتی تھی۔ وہ دیل میں کراچی تھی۔ ابن فضل کہتا ہے کہ دیل ایک بڑی بندرگاہ تھی جو ساحل سمندر پر واقع تھی اور بحری تجارت گاہ و اوہران کے مغرب میں واقع تھی اور اس جگہ سے برے دخت کسی قسم کے نہیں ملے۔ بحر کے اور صرف تجارت گاہ و بندھن مشہور ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ رزخیز اور شاداب ٹھٹھہ دیل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ کراچی دیل کے مقام پر واقع ہے اور یہ کہ دیل سے مشہور چندرل پر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ٹھٹھہ دیل کو کہتے تھے۔ انہیں بلکہ کراچی کو کہتے تھے۔ ثابت ہو چکا ہے کہ منصورہ جدید آباد جو مراد لا طالع دیل لکھا ہے کہ دیل مشہور شہر ہے۔ سندھ کے کنارے پر اور اس مقام پر بلتان اور لاہور کے دریا سندھ میں گرتے ہیں۔ ان کیلانیات سے معلوم ہوتا ہے کہ دیل سندھ کے کنارے پر واقع تھا اور نہ ٹھٹھہ اور نہ لاہوری بند اس مقام پر واقع ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ سندھ سے دو ہیں اور اغلب یہی ہے کہ کراچی دیل کے مقام پر واقع ہے۔

تنگینوں میں سے ہے جو جنم کی طرح گرتا ہے اور اکثر جزیرہ قبرس میں اُس درخت پر چکا کرتا ہے جس کو اُس سبزیرے کی بلیریاں چاکرتی ہیں۔ پس جب بھیڑیں اُس درخت کی پتی کو چرتی ہیں۔ اور اپنے کھروں سے اُسکو ہال کرتی ہیں تو وہ انکی ڈاڑھیوں کے بالوں میں اور کھروں میں لپٹ جاتا ہے اور تہ بہ تہ جگر چٹ کر مثل روئی سکے ہو جاتا ہے جس کو زوفا سکے رطب بولتے ہیں۔ پس یہ اُن بکریوں کے بالوں سے لہوے کی لنگھیں سے چھڑایا جاتا ہے تب یہ لافن ہاتھ آتا ہے۔ اور حکیم دیسقوریہ کہتا ہے کہ وہ من ہے جو اُس درخت پر گرتا ہے جس کو قیسوس کہا کرتے ہیں اور جب اُس کو بکریاں چرتی ہیں تو اُنکے بالوں اور کھروں میں وہ اُس چٹ باقی ہے۔ اس واسطے کہ وہ مثل سریش کے چپ دار ہوتی ہے۔

اور لک کو ایک قوم تو یہ کہتی ہے کہ وہ گوئد کسی درخت کا ہے اور یہ قول اُن کا صحیح نہیں ہے دلیل اِس اس ہے کہ وہ بھی سن ہے (منان سے یہ ہے کہ ہم انکو کہی اُن شاخوں پر جن میں پتے اور انکو پوسے میں لپٹا ہوا دیکھتے ہیں اور اُس تہی کو جس پر لک یونی ہے چنگلی کے برابر موتا دیکھتے ہیں بلکہ اُس سے بھی بہت دہلا پاتے ہیں۔ اور اُس لک کو جو اُس تہی پر جوتا ہے اُس تہی کے مقابلے سے وچند موتا پانے میں بیان نک کہ انگوٹھے کے برابر یا اُس سے بھی سوا ہوتا ہے۔ اور انکو رکی شاخوں کو ندھیالیں دار جو اُس تہی کو ڈھانک لے اور تہ پر نہ جم کر موتا کر دے نظر نہیں آتا ہے۔ پس یہ امر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ لک ایک جسم لطیف ہوانی ہوتا ہے جو اُن ٹہنیوں کے اوپر کی جانب پھیلتا ہے۔ پس خاص اُسی خاصیت سے جو اُس میں ہے اِس صورت پر بدل جاتا ہے اور یہ لک ہندوستان میں دو جگہ دیبل شیمرو یا ملک سیدان میں ہاتھ آتا ہے۔

اور ورس جب کو حص اور قنیہ بھی کہتے ہیں ایک قوم اُس کو ورس عشی مانتی ہے وہ فقط ورس ہی کے ملک میں نہیں ہوا کرتی ہے۔

بل قد يسقط بالطين ويكلب من الصين الى الهند ويسمى الورس الهندي
وقد يسقط ايضا بلدا لليمن وهو ثلثة اصناف - احدها يسقط بالصين ويكلب
الى الهند الثاني الحبشي وهو يسقط بلدا الحبشة ويكلب الى مكة الثالث
اليمني وهو ما يسقط باودية اليمن ويكلب منها وسقوطه على صنف من الشجر
يشاكل الباذروج ويشاكل ورقه وزهره واما القنبيل فهو احد الامنان
الساقطة وسقوطه يكون باودية اليمن كسقوط الورس واما الكشوث فبارض
العراق ويسقط على كل شئ يشاكل الباذروج وهو الحول - واما الاقيميون
فهو احد الامنان الساقطة من الهوار وهو يسقط على صنف من الصعتر
يسمى الصعتره وهو ثلثة اصناف من ثلثة امصار فافضله ما يجي من خربة
اقريطش وهو ما يجي من البيت المقدس ومن ضياع فلسطين واما السكر
ففقومرون انه من الامنان قال اتيحي ليس هو من الامنان الساقطة
من الهوار لكنه احدى العصارات المتخذة بالجهد -

السؤال الخامس كم هي الافكار التي تخرج من بطن الارض الجواب ثمانية
اصناف وهي من المقالة الحادية عشر من المرسلة للتمييز وهي الثمنونيدوس
والموميا الفاسي والموميا المغربي وقفر اليهود واثار العراقي والنفط والكبريت

بلکہ کبھی چین میں بھی گرا کرتی ہے اور وہاں سے ہند میں آتی ہے اور ورس ہندی کہلاتی ہے۔ اور کبھی یمن کے شہروں میں بھی پیدا ہوتی ہے۔ المختصر ورس تین قسم کی ہوا کرتی ہے۔

ایک وہ ہے جو چین میں گرتی ہے اور ہند میں آیا کرتی ہے۔

دوسری صغی کہلاتی ہے جو حبش کے شہروں میں گرا کرتی ہے اور مکہ معظمہ کو جایا کرتی ہے۔

تیسری یانی ہے جو یمن کے جنگلوں میں ہاتھ آتی ہے اور وہاں سے اور جگہ جاتی ہے اور وضع ہو کہ وہ درخت جس پر یہ گرتی ہے بادِ سورج کے درخت سے ایسا مشابہ ہوتا ہے کہ کلی سے کلی اور پتے سے پتہ ملتا ہے۔

اور قبیل وہ بھی ایک من ہے اور اس کے گرنے کی جگہ یمن ہے جیسے ورس یانی یمن میں ہوتا ہے۔ یہ بھی وہیں کے بن میں ہوتا ہے۔

اور کثوث زمین عراق میں پیدا ہوتا ہے اور گرتا ہے ایسے درختوں پر جو بادِ سورج سے ملتا ہوتا ہے۔

اور قتیون بھی ایک قسم ہے جو ہوا سے گرا کرتا ہے اور جعفر نام درخت پر ہوا کرتا ہے اور وہ تین قسم کا کہلاتا ہے۔ اور تین شہروں سے آتا ہے سب میں بہتر وہ ہے جو خزیرہ اقرطیش میں پایا جاتا ہے اور وہ بیت المقدس اور زبیل فلسطین سے پایا جاتا ہے۔

اور شکر کو ایک قوم بن مانتی ہے اور ہوا سے گرا ہوا جانتی ہے مگر تہی کہتا ہے کہ وہ ہوا سے نہیں گرتا۔ بلکہ وہ ایک قسم کا عصا رہے کہ بچھڑ کر بنایا جاتا ہے۔

وہ کتنے اٹھارہیں جو زمین سے نکلے ہیں۔

جواب تہی نے اپنی کتاب مرشد کے گیارہویں مقالے میں آٹھ گنے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ عسبر سندروس مومائی فارسی۔ مومائی مغربی۔ قفسر الیہود۔ قار عرقانی۔ لفظ۔ گندھک۔

بلکہ کبھی چین میں بھی گرا کرتی ہے اور وہاں سے ہند میں آتی ہے اور ورس ہندی کہلاتی ہے۔ اور کبھی یمن کے شہروں میں بھی پیدا ہوتی ہے۔ المختصر ورس تین قسم کی ہوا کرتی ہے۔ ایک وہ ہے جو چین میں گرتی ہے اور ہند میں آیا کرتی ہے۔ دوسری صغی کہلاتی ہے جو حبش کے شہروں میں گرا کرتی ہے اور مکہ معظمہ کو جایا کرتی ہے۔ تیسری یانی ہے جو یمن کے جنگلوں میں ہاتھ آتی ہے اور وہاں سے اور جگہ جاتی ہے اور وضع ہو کہ وہ درخت جس پر یہ گرتی ہے بادِ سورج کے درخت سے ایسا مشابہ ہوتا ہے کہ کلی سے کلی اور پتے سے پتہ ملتا ہے۔ اور قبیل وہ بھی ایک من ہے اور اس کے گرنے کی جگہ یمن ہے جیسے ورس یانی یمن میں ہوتا ہے۔ یہ بھی وہیں کے بن میں ہوتا ہے۔ اور کثوث زمین عراق میں پیدا ہوتا ہے اور گرتا ہے ایسے درختوں پر جو بادِ سورج سے ملتا ہوتا ہے۔ اور قتیون بھی ایک قسم ہے جو ہوا سے گرا کرتا ہے اور جعفر نام درخت پر ہوا کرتا ہے اور وہ تین قسم کا کہلاتا ہے۔ اور تین شہروں سے آتا ہے سب میں بہتر وہ ہے جو خزیرہ اقرطیش میں پایا جاتا ہے اور وہ بیت المقدس اور زبیل فلسطین سے پایا جاتا ہے۔ اور شکر کو ایک قوم بن مانتی ہے اور ہوا سے گرا ہوا جانتی ہے مگر تہی کہتا ہے کہ وہ ہوا سے نہیں گرتا۔ بلکہ وہ ایک قسم کا عصا رہے کہ بچھڑ کر بنایا جاتا ہے۔ وہ کتنے اٹھارہیں جو زمین سے نکلے ہیں۔ جواب تہی نے اپنی کتاب مرشد کے گیارہویں مقالے میں آٹھ گنے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ عسبر سندروس مومائی فارسی۔ مومائی مغربی۔ قفسر الیہود۔ قار عرقانی۔ لفظ۔ گندھک۔

السؤال السادس ما تقول في ثمر الطرفايل ذكر احدان له فائدة في الجذام
وان كان ذلك فما علتها الجواب من الادوية المفردة لابن وافد حيث
يقول اخبرني ثقة ان امرأة ظهر عليها الجذام فسقيت من طينج اصول الطرفا
والزبيب مرارا فبرأت وانه جربه مرة اخرى فصح قال ابن وافد وانا تقول
علته ذلك ان علته هو الاركانت عن ورم الطحال او سدة فيه تمنع بسبب
احدها جذب الخلط السوداوى من الدم وتصفية عنه فكان ذلك سببا
لظهور الدار فريم فلما تحلل الوم انفتحت السدة باستعمالهم بذلك وارجما
في طبعه من التقطيع والجلار فعاودوا الى الصحة.

السؤال السابع ما تقول في الحصا المتولد في مثانة الانسان بل ذكره
نفع في مرض من الامراض ام لا. الجواب من المقالة الثانية عشر من
المرشد للتمييز حيث يقول ان الحجر المتولد في المثانة اذا سحق وكحل من
العين الكائن فيها البياض جللاه وازاله بقوة.

السؤال الثامن ما هو الدار الذي اذا شرب الانسان فيه بوله لنفسه انتفع
الجواب من الادوية المفردة لابن وافد حيث يقول بول الانسان اذا
شربه صاحبه نفع من نهشته الافعى والادوية القتالة وابتدأ الجبن.

سوال - اگر کے پھل میں متحار قول کیا ہے کیا کسی نے یہ ذکر کیا ہے کہ وہ جذام کے مرض کو فائدہ دیتا ہے اور اگر یہی ہے تو سبب اس کا کیا ہے۔

جواب - ابن و افد نے کتاب ادویہ مفردہ میں لکھا ہے مصنف مذکور یوں کہتا ہے کہ مجھ کو ایک معتبر نے خبر دی کہ ایک عورت جذام میں مبتلا تھی پس اُس نے کئی بار بیج گز اور مویز منقی کو جوش کر کے پیائیں وہ مرض جاتا رہا اور ابن و افد نے اس دوا کو کئی مرتبہ اور تجلہ آدما یا پس ٹکی تاثیر کو درست پایا۔ ابن و افد کہتا ہے کہ سبب اس کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید اُن کا جذام طحال کے ورم سے ہوا ہو گا یا طحال میں کوئی سدہ پڑا ہو گا جس کے باعث سے خلط سودا طحال کی طرف نکھینچا اور خون میں ملا ہوا رہا۔ اور جذام کا سبب ہو گیا پس جب ورم تحلیل ہوا اور سدہ کھلا اس دوا کے استعمال سے کہ جسکی طبیعت میں سدہ کا قطع کرنا ہے اور عضو کو صاف اور پاک کر دینا ہے پس اُن بیماروں نے شفا پائی۔ اور یہ دوا اس کام میں آئی۔

سوال - اُس کنکر کی نسبت کیا کہتے ہو جو آدمی کے سینے میں پیدا ہوتا ہے آیا کسی نے اُس کا کچھ نفع کسی مرض کے لیے ذکر کیا ہے یا اُسکی نسبت کوئی فائدہ نہیں لکھا۔

جواب - یمنی نے کتاب مرشد کے بارہویں صفحے میں یوں لکھا ہے کہ وہ کنکر جو آدمی کے سینے میں پیدا ہوتا ہے اگر وہ کنکر گھسا جائے اور اُس آنکھ میں جس میں سفیدی آگئی ہو بطور کاجل کے لگایا جائے تو اُس آنکھ کو جلائے اور اپنی قوت سے اُس سفیدی کو مٹا دے۔

سوال - وہ کون مرض ہے جس میں اگر بیمار اپنا پیشاب پی جائے تو اُس مرض سے جلد شفا پائے

جواب - ابن و افد نے ادویہ مفردہ میں لکھا ہے کہ آدمی کا اپنا پیشاب سانپ کے کاٹے سے اُس کو نفع دیتا ہے اور جو دوائی قتال کھا جائے تو اسے پیشاب کے پینے سے شفا پائے اور بزدلی کی ابتدا میں اگر پی لے تو بزدلی نہ رہے اور مرد بنے۔

السؤال التاسع ما الذي ذكر في اسمن من المنفعة الغريبة وما كيفية العمل به
 الجواب من المرشد للتمييز حيث يقول ان اسمن من خاصيته ان يوقف العلة
 المسماة دار الاسد وهو الخزام وذلك ان يغلي ويسكب في انبرن واسع او
 قدر وترك حتى يكثر ان يحلب فيه ثم جلس فيه صاحب العلة غارقا الى حلقه
 وسكب منه على راسه دائما الى ان يبرو ثم اخرج منه فاغسل بالمار الحار
 ثم يلبس ثيابه فانه متى لزم هذا الفعل اسبوعا او وقف العلة عند ذلك
 الحول كله ولم يتغير ولكنه في العام لم يقبل يحتاج ان يعاود ذلك الفعل -

السؤال العاشر ما الذي ذكر في لبن الكلبة من المنافع - الجواب من المرشد
 للتمييز حيث يقول ان لبن الكلبة القليلة اسن اذا طلى به موضع اشعر
 وكر عليه حلقه وان تنف الشعر الزائد في باطن الجفن ثم طلى منه على موضعه
 لم يعد ينبت فيه شعرا با! وكذلك في سائر الجسد بعد تنف وان طلى منه على
 منابت اسنان الاطفال ولشاتهم الوارثة عند خروج اسنانهم سكن
 الوجع واسرع بخروج الاسنان بغير وجع ويخرج الجنتين الميت اذا تحمل به
 السؤال الحادي عشر ما الفائدة المذكورة في قلب نوى الزيتون وفي
 صمغه الجواب من المرشد للتمييز حيث يقول واما القلب الموجود في جوف

سوال وہ نفع غریب گھی میں کونسی ہے جسکو اطباء نے ذکر کیا ہے اور اس کے عمل میں لاسنے کا طریقہ کیا ہے۔

جواب تہی نے مرشد میں لکھا ہے کہ گھی بانی صیت جذام کو ٹھیرا دیتا ہے اور یہ طریق اس کے عمل کا ہے کہ گھی کو جوش دے اور کسی ناند یا دیگر وغیرہ بڑے ظرف میں ڈالے اور اتنی دیر صبر کرے کہ وہ اتنا سرد ہو کہ اس میں بیٹھ سکے پھر اس میں مجذوم کو ایسا بٹھائے کہ گھی حلق تک آجائے اور کسی ظرف سے سر پر بھی برابر ڈالے جب تک کہ وہ ٹھنڈا ہو جائے بعد ازاں بیمار اس میں سے نکل کر گرم پانی سے نہائے اور کپڑے پہن کر فراغت پائے پس اگر اس طریق سے ایک ہفتہ تک برابر عمل میں لائے تو جذام ایک سال تک بڑھنے نہ پائے لیکن سال آئندہ میں پھر اس عمل کی حاجت ہوگی جب تک کہ اس مرض سے صحت ہوگی۔

سوال کتنا کے دودھ میں کیا کیا نفعیتیں ذکر کی ہیں مفصل کہو جو کتابوں میں لکھی ہیں۔

جواب تہی نے کتاب مرشد میں یوں کہا ہے کہ جو ان کتاب کا دودھ جب بابوں کی جگہ مکر لگائیں تو اسکی تاثیر سے تمام بال منڈ جائیں اور اگر بچک کے اندر سے زائد بال اکھیر کر اسکی جگہ یہ دودھ ملیں تو اس جگہ کبھی بال نہ آئیں اور اسی طرح اگر سارے بدن کے بال اکھیر کر یہ دودھ انکی جگہ لگایا جائے تو تمام بدن میں کبھی بال آگئے نہ پائیں اور اگر دانت نکلتے وقت بچوں کے مسوڑوں پر ملیں تو دروٹھیر جائے اور دانت آسانی اور جلدی سے نکلیں اور نیز اگر حاملہ کا بچہ پیٹ میں مر جائے اور قالدہ دودھ کی تہی عمل میں لائے تو مردہ بچہ پیٹ سے نکل آئے اور عورت نجات پائے۔

سوال وہ کونسا فائدہ ہے جو زیتون کی گٹھلی کی گری میں ذکر کیا ہے اور اس کے گوند کا بھی نفع بتاؤ کہ وہ کیا ہے۔

جواب تہی نے کتاب مرشد میں اسکا فائدہ یہ لکھا ہے اور استعمال کا طریق بھی یوں کہا ہے کہ اگر زیتون کی گٹھلی کی گری

نوى الزيتون فانه اذا سحق وغلط بشحم ودقيق وعمل منه ضماد قلع البياض
العارض للاطفار واما صمغ فقال جيش انه اذا سحق ودور منه على الجراحة لمها
السؤال الثاني عشر كم هي الادوية التي ذكر ابن وافد انها حارة يابسة
في الدرجة الاولى وما هي الجواب من كتاب الادوية المفردة لابن افد
اما عدها فاثنا وستون وهي ^١فستين ^٢ارز ^٣انزروت ^٤اشفنج
^٥استوخودوس ^٦كليل الملك ^٧اؤخر ^٨ال ^٩بزر كمان ^{١٠}بانوخ ^{١١}بادرنجبويه
^{١٢}داوي ^{١٣}دوسر ^{١٤}داشيشعان ^{١٥}هريوه ^{١٦}حرير ^{١٧}حظ ^{١٨}حور ^{١٩}طرقا ^{٢٠}كرب ^{٢١}كرسته
^{٢٢}كزبره ^{٢٣}كرم غنث ^{٢٤}كسئون ^{٢٥}كاوي ^{٢٦}لبايت ^{٢٧}لاذن ^{٢٨}لوف ^{٢٩}مخرب
^{٣٠}من ^{٣١}مبيعه ^{٣٢}نينج ^{٣٣}نشاره ^{٣٤}نارمشك ^{٣٥}نيسك ^{٣٦}نيل ^{٣٧}ساق ^{٣٨}سك ^{٣٩}شرو
^{٤٠}سرخس ^{٤١}سندروس ^{٤٢}سنا ^{٤٣}سنتي ^{٤٤}فوه ^{٤٥}فاوانيا ^{٤٦}فوصنوبر ^{٤٧}قاقلة
^{٤٨}قطن ^{٤٩}قلت ^{٥٠}قبيل ^{٥١}رطب ^{٥٢}شليم ^{٥٣}شقايق ^{٥٤}شاهسفرم ^{٥٥}نرجس ^{٥٦}چندروس
^{٥٧}خطمي ^{٥٨}عافث ^{٥٩}غارقيون ^{٦٠}قاقلة ^{٦١}ترمس

السؤال الثالث عشر كم هي الادوية التي ذكر ابن وافد في كتابها انها
حارة رطبة في الاولى الجواب ثلثة عشر جوز جنم ^١حمض ^٢لوتيا ^٣لوز
^٤لشان ^٥الشور ^٦تموز ^٧لوح ^٨سمشم ^٩عنا ^{١٠}قضب ^{١١}شقاقل ^{١٢}خصل ^{١٣}الشلب ^{١٤}خصل الكلب

باریک پسی جائے اور اٹے اور چربی میں ملا کر ناخنوں پر رکھی جائے تو اس سے سفیدی کو جو ناخن میں پیدا ہوتی ہے مٹائے اور سحرئی لاسے اور جیش کہتا ہے کہ اگر زیتون کے گوند کو پیس کر زخم پر چھڑکیں تو وہ اسکو بھڑکائے اور جلد اس میں گوشت آئے

سوال وہ کون کون سی دوائیں ہیں جنکو ابن وافد نے پہلے درجے میں گرم و خشک ذکر کیا ہے۔
جواب ابن وافد نے کتاب ادویہ مفردہ میں بائیس دوائیں لکھی ہیں۔ فضیلتیں، آرز، انزروت، کفنج، اسطوخودوس، اکلیل الملک، اذخر، اثل، بزرکشان، بانوہ، بادرنجبویہ، دادلی، دوسر، داریش، شعان، ہرفہ، خربہ، خطہ، حور، طراف، کرنب، کرک، کزبرہ، کرم، عنب، کیسون، کادی، لبالب، لاؤن، نوت، حلت، من، میوہ، بنج، نثارہ، نارمشک، سکر، سبل، سناج، سکت، سرو، سرخ، سندرو، سنا، فسق، فادانیا، فور، ضوبر، قاقلی، قطن، قانت، قنبیل، رطب، سبلک، شقائین، شاجہ، شرم، نریش، حنہ، روس، خطمی، غانت، غارقیون، قاقلمہ، نرمس۔

سوال بناؤ وہ دوائیں کتنی ہیں جو ابن وافد نے پہلے درجے میں گرم و تر لکھی ہیں۔
جواب تیرہ ہیں جن کو ابن وافد نے ذکر کیا ہے اور پہلے درجے کا گرم و تر لکھا ہے۔
 جوزج، تمقل، توبیا، کوز، گاؤزبان، موز، ملو، شمس، عنب، قنب، شقائل، خطمی، حنہ، کلب

۱۱ گہیوں اور جو کے کھیت میں اس کے ساتھ پیدا ہوتا ہے شکل جو رنگ سیاہ ہندی میں کوا کہتے ہیں۔

۱۲ ابرنیم ۱۱ گھاس ہے شبیہ اشنان ۱۳

۱۴ کیلا ۱۳

۱۵ قطف بجر ۱۲

السؤال الرابع عشر كرم هي الادوية الباردة اليابسة في الدرجة الاولى -
 الجواب من كتاب الادوية المفردة لابن وافد اربعة واربعون وهي خمسة
 واربعون - اس - اسنة - افاقيا - ابلج - سطر اطيثوس - باقلا - بلوطه - باذ او رد -
 تسد - بردي - جاو رس - دليس - خن - دروار - ديباقوش - بليج - ورد - زعرور
 خا - خسك - حرار صحر - كشمري - لحيه النيس - ماش - مقل - لحيه - سدر - سادون
 سلت - علس - علق - فرطان - قاتل ابيه - قصب - رمان - شكاعا - شعيبر -
 توت - تفاح - سيفجل - خل - خلاف - خرثوب - عرا -

السؤال الخامس عشر كرم هي الادوية الباردة الرطبة في الدرجة الاولى التي
 ذكرها ابن افد في مفرداته الجواب احد عشر اجاص - اشفانج - دلب
 بنفشج - هندبا - نيلوفر - قراضيا - قطف - سوش - سلق - خبازي -

السؤال السادس عشر كرم هي الادوية التي ذكر ابن وافد انها حارة يابسة في
 الدرجة الثانية الجواب احد وستون - انجروه - اطفار - انوش - ابريك - علس
 الاسفاقس - فرنجبك - باذ روج - بهار - لطم - بلسان - جوز - بوا - جوز - جلوز - جوز
 جده - حرر - دقني - وشخ - الكواثر - ورس - زراوند - زرنباو - زعفران - حلبة - حمام
 ياشمين - قفر - اليهود - جندب - بتر - كندر - كافيوس - كحاذيوس - كك - متو -

سوال پہلے درجے کی سرد خشک دوائیں کتنی ہیں نشان دو دینی ہیں :-

جواب ابن افدس نے دو کتاب ادویہ مفردہ میں چالیس لکھی ہیں حالانکہ وہ پینتالیس ہوتی ہیں اس سبب سے تھانیا
آملہ - سطر اٹیقوس - باقلا - بلوط - باد آورہ - بسند - بردی - جاوڑس - ولس - وخن - ودوار - دیاتوس
ہلیلہ - وزوہ - زغورہ - خا - حنک - حرار - کشری - لیمہ - انیس - ماش - مقل - محله - سدر - سادر وان
سکت - علس - علیق - فرطمان - قاتل ابیہ - قصب - رمان - شکامی - شعیہ - توت - تفاح - سفر علی -
قل - خر توب - خلافت - غرا -

سوال پہلے درجے کی سرد و تر دوائیں بیان کرو وہ بن وافد نے چینی اپنے مفردات میں لکھی ہیں

وہ نشان دو -

جواب وہ گیارہ ہیں جو بن وافد نے بتائی ہیں اور اس کی کتاب مفردات میں لکھی پائی ہیں -

اجاس - اسفناخ - ولب - بنفشہ - ہند بار - نیلوفر - قراشیا - قطف - سوس - شلق - خبازمی
خیار - انخن
سوال گرم و خشک دوسرے درجے کی دوائیں جو بن وافد نے لکھی ہیں وہ سب بتاؤ کتنی ہیں -

جواب کسٹھ دوائیں دوسرے درجے میں گرم و خشک ابن وافد نے بتائی ہیں وہ اس مقام پر
اتر تفصیل سے لکھنے میں آئی ہیں -

انجورہ - افطار - آنوس - ابرک - اما علس - الاستقامت - فرخیشک - بادروج - ہنار - نظم
بلان - جوز ہوا - جوز - جلوز - جوز الرقع - جدہ - حرر - دین - وخن - کواٹر - ورس - زراوند - زرنباد
زعفران - حلیہ - حاتم - یاسمین - قضا الہو - جند بیہ - کندر - کامیٹوس - کافور - لک - مچو

مصطکی مہرئ مسک - بنک شسترس - نرجس - سوسن - سلیم - سعد -
 سفوف قدیون - سورنجان - غسل - عنبر - عود - فراشیون - فلیج - فاغره - صمبر
 قرطم - قلاش - قنار الحار - قضب الزریہ - راوند - شہدانج - تین - خیرئ -
 خنثی - خروغ -

السوال السابع عشر کم ہی الادویۃ الحارۃ الرطبة فی الدرجه الثانیۃ الی ذکرہا
 ابن واذ الجواب ستہ - یمن - جرجیر حب القفل - لسان العصفور - معاذینا
 السوال الثامن عشر کم ہی الادویۃ الباردة البیابستہ فی الدرجه الثانیۃ الی ذکرہا
 ابن واذ الجواب ثلثہ عشر - امیر بارئس - برقطہ - ناجلار - کثیر - لسان الحبل
 ماہیشاق - عوج - عصف - عناب - الثعلب - ضمع - راکٹ - ریاس -

السوال التاسع عشر کم ہی الادویۃ الباردة الرطبة فی الدرجه الثانیۃ الی
 ذکرہا ابن واذ الجواب تسعہ - لقلہ یانیۃ - بطنج - قنار - خیاردلاع - طحلب
 کماہ - مشمش - قرع - حش - نخوخ -

السوال العشرون کم ہی الادویۃ المقردة الحارۃ البیابستہ فی الدرجه الثالثہ
 والحارۃ الرطبة والباردة البیابستہ فیہا والباردة الرطبة الجواب اما الادویۃ الحارۃ
 البیابستہ فی الدرجه الثالثہ من کتاب ابن واذ فعدہا ثلثہ وثمانون -

مصلیٰ - مری - مشک - بنگ - شمس - زرخس - سوسن - شلم - سعد کوفی - عقول و قید یون - سونجان
عسل - عنبہ - عود - فراسیون - قلیجہ - فافرو - صبر - قرطم - قلقاس - قنار - قنار - قصبہ - الزریہ - راوند
شبداج - تین - پیری - طشی - خرو -

سوال - دوسرے درجے کی گرم و نرکون کونسی دوا ہے جن کا ذکر ابن وافد نے کیا ہے۔

جواب - چھ ہیں۔ جہن - جہیز حب - انقلقل - لسان العصفانیر - معاؤ - نا جیل۔

سوال - دوسرے درجے کی سرد و خشک کون کونسی دوا ہے۔ ابن وافد نے اپنی کتاب میں جسکو لکھا ہے۔

جواب - تیرہ دوائیں بتائی ہیں جو اسکی کتاب میں لکھی پائی ہیں۔

آمیر باریس - بزقطننا - جلتار - کثیرا - لسان الجمل - مائینا - سمان - غوج - عود - عسل -

صنغ - راکٹ - رگیاس۔

سوال - دوسرے درجے کی سرد و تر دوائیں جو ابن وافد نے ذکر کی ہیں بتاؤ اور صفہ بنا ہر دوا کا نام سنناؤ۔

جواب - اس درجے کی دوائیں ابن وافد نے گیارہ لکھی ہیں اور اس تفصیل سے لکھی ہیں۔

بقدر یمانیہ - بکج - قنار - خیار - دلاء - طلب - کجاویشش - قمرخ - نخس - خورخ۔

سوال - تیسرے درجے کی گرم و خشک اور گرم و تر اور سرد و خشک اور سرد و تر دوائیں کتنی ہیں ہر ایک قسم کی جدا جدا تفصیل بتاؤ جتنی ہیں۔

جواب - تیسرے درجے کی گرم و خشک جو ابن وافد کی کتاب میں لکھی ہیں وہ سب دوائیں

ان ناموں سے تراستی ہیں۔

۱۔ شیرازی رنگے داروینج نیلو فرست ۲۔ مخزن ۳۔ ہندی اروی ۴۔ مخزن ۵۔ دختی مست غار ۶۔ قریب بہ ربہ ۷۔ اندام مخزن۔

۱۲۔ زرشک ۱۳۔ مازو ۱۴۔

السجدة - نائيسون - فحوان - اسارون - اهل - اقليمون - اشنان - بسفانج
 بنجر مريم - بوريدان - بل - فقل - وشل - جاشير - جنطيانا - دحان - دو فوا - دزني
 هوفار - يقون - وسق - وج - زرنب - زفت - حشفت - حامالاون - لوتس
 حامالاون - مالس - جوز رومي - حب الراس - حب بان - حاما - حب عرعر
 حاشا - جنطل - حب نيل - حاما - قطي - حرم - بر بطوره - كمون - كبايه - كرويا
 كرفس - لبورمر - موميا - مقل اليهود - مروب - سوسه - مرزنجوش - نانخواه - نغاع
 نمام - سداب - سيلنج - شكينج - سقمونيا - عسكوب - عروق - فجل -
 اياض - اسفلنوس - بنجكت - فوج - فلفلمونه - سعة - قنطوريون - كبير
 قنطوريون - دقيق - قردمانا - قيصوم - قسط - قرنفل - نني - قمر - قسطون -
 قررة العين - رازيانج - شبت - شجرة مريم - شونيز - شمع - تربد - ثوم - خولجان
 خرقان - غار - درنج - زوفا - راسخ - واما الحارة الرطبة في الدرجة الثالثة فاربعة
 وهي زنجبيل - حب الزلم - راشن - ثايبا - واما الباردة اليابسة في الدرجة الثالثة
 فتسع - بنج - دم الاخوين - يبروج - كافور - فوفل - صندل - شوكران -
 تمر بندي - طباشير - واما الباردة الرطبة في الدرجة الثالثة فاربع -
 بقلة حمها - نحي - العالم - عصي اليراعي - فطر -

انجلیان - انیسوں - افخوان - آسارون - اہل اقیقون - اشنان - سفلیج - بخور مریم - ہوزبان -
 بل وقل وشل - جاوشیر - جلیاننا - وفان - دونواد - دارچینی - ہوفاریقون - وسق - من - زررنب - زفت -
 حشفت - حامالاون - لوس - حامالاون ماس - جزر کومی - حب الراس - حب بان - حمام - حب ع -
 حاشا - خفل - حب نیل - حامال اقل - خزل - بریطورہ - کمون - کبابہ - کرویا - کرنس - باہور مر مومبا -
 منقل الیہود - مرویہ - سدوسہ - مرزخوش - نانخواہ - نفع - نام - سداب - سلخ - سکنج - سقمونیافصل -
 مشکوب - عروق قبل - ایاض - اسفلتوش - بنجکست - فوئج - فلفلیونہ - صغیرہ - قطوریون کبیرہ - قطوریون
 وقیق - قودمانا - قوجوم - قط - قرفل - تنی - خمر - قطون - قرقو - لعیش - ازیا - نج - مشبت - شجرہ - مریم - شونیز
 شمش - شربہ - ٹوم - ٹونجان - خربانان - خار - درونج - زوفا - راسخ -

اور گرم و تر شیر سے درجہ کی جو این و افد کی کتاب الادویہ سے آفکار ہیں وہ دوا میں یہ چار ہیں -
 رنجبیل - حب الزلم - راسن - ثانیفیل -

اور سرد و خشک شیر سے درجہ کی جو این و افد کے لکھی ہیں وہ اس تفصیل سے ذکر کی ہیں -
 نج - دآ - انونین - ہیر - ج - کاخو - فیش - سنبل - شوکران - ترندی - طباشیر -
 اور سرد و تر شیر سے درجہ کی این و افد کے چار بتائی ہیں - جو یہاں لکھے ہیں آئی ہیں -
 افطہ الحشا - حی - الحالم - تنسی - الراعی - قط -

۱۰ نمبر ۱۲

۱۱ نمبر ۱۲

۱۲ نمبر ۱۲

۱۳ نمبر ۱۲

۱۴ نمبر ۱۲

۱۵ نمبر ۱۲

۱۶ نمبر ۱۲

۱۷ نمبر ۱۲

۱۸ نمبر ۱۲

الباب السادس

في المداوات وهو عشرون مسألة

السؤال الاول - كم هي الاغراض المقصودة في المعالجة وما الذي يرشد اليها - الجواب من الكتاب التاسع واثنين من الكتب المائة للمسيحي حيث يقول انها خمسة احدها - الغرض الذي يقصد نحوه كيفية الشئ الذي يكون به المعالجة ويرشد لذلك نوع المرض الثاني الغرض الذي يقصد به نحوه مقدار الشئ الذي يتكون المعالجة والذي يرشد الى ذلك هو مزاج البدن ومقدار المرض وحال سائر الاشياء التي يدل بخافتها وموافقتها للشئ الغرض الذي به يقصد نحوه الوقت الذي فيه يتعمل الشئ الذي يكون به المعالجة والذي يرشد الى ذلك هو الوقت من المرض ومقدار قوة المريض وحال سائر الاشياء التي يدل بموافقتها وفخافتها - الرابع الغرض الذي يقصد نحوه الوجه في استعمال الشئ الذي يكون به المعالجة الخامس الغرض الذي يقصد به نحوه اختيار مادة الشئ الذي يكون به المعالجة والذي يرشد الى تعيين الغرضين هو المرض والمزاج والقوة وسائر الاشياء التي يدل

چھٹا باب

دوار کرنے کے حال میں ہے اور ذکر اس کا ہر ایک سوال میں ہے
سوال کتنی غرضیں ہیں جو علاج کرنے میں مقصد کیجاتی ہیں اور کون کونسی چیزیں ہیں جو ان اغراض کیطرت
 راہ بتاتی ہیں۔ **جواب** کتب المصیحی کی اسٹھویں کتاب سے لکھا جاتا ہے حکیم مذکور علاج کے واسطے پانچ
 غرضیں بتاتا ہے **اول** غرض جو مقصد کیجاتی ہے یعنی طبیب کو انکی حاجت پیش آتی ہے وہ کیفیت اس
 چیز کی ہے جس سے علاج کرے یعنی وہ دوا جس سے دفع مرض کا کام لے اور اس دوار کا طرف و موضع
 کی قسم راہ بتاتی ہے یعنی پہلے نوع مرض کی پہچانی جاتی ہے تب اسکی دوا خیال میں آتی ہے۔

دوسری غرض جو طبیب کو پڑتی ہے اس چیز کی مقدار کیطرت ہوتی ہے یعنی وہ دوا جو مرض کو لے
 وزن میں کتنی لے اور اس مقدار کیطرت مقدار مرض کی ہدایت کرتی ہے اور بدن کے مزاج کی کیفیت
 اشارہ کرتی ہے تاکہ جتنا مرض ہے اتنی ہی دوا کام میں لائے یا جو مزاج بدن کا ہے اس مزاج کی دوا
 بتائے۔ علاوہ اسکے اور وہ چیزیں ہیں جو مرض سے مخالفت یا موافقت رکھتی ہیں وہ بھی علاج پر دلالت
 رکھتی ہیں **تیسری** وہ چیز جسکی طرف طبیب محتاج ہوتا ہے وہ وقت مرض کا ہے۔ وقت ابتدا میں انتہا
 کی دوا نہ بجائے اور علی ہذا وقت کے لحاظ سے دوا ردی جائے۔ مبادا کوئی اور مرض پیش آئے اور اس
 بات کا رہنما خود وقت مرض یا مرین کی قوت ہے اور اسی طرح او اشیا کی مخالفت ہے یا موافقت
 یعنی جو دوا گرم یا سرد ہے تو مرض کے وقت کو دیکھے اور نہ مرین کی قوت اور ضعف کو بھی دیکھے
 تا ضعیف کو بہت قوی دوا نہ بتائے اور قوی کے لیے ضعیف کام میں لائے چوتھی چیز جسکی طرف طبیب محتاج
 ہے وہ اس دوا کی علت جہت ہے یعنی کس واسطے دیتا ہے اور اس سے کیا کام لیتا ہے پانچویں یہ ہے کہ جس
 چیز کو استعمال میں لاتا ہے اسکے اے کو اختیار کرے یعنی اسکی اصلیت کا اعتبار کرے ماردان دونوں۔

بموافقتها ومخالفتها وهي البلد والوقت الحاضر وحال الهواء
السؤال الثاني كم هي طرق معالجة الامراض في كل واحد من الاعضاء
خاصة وكيف هي الجواب من الكتاب التاسع والخمسين من الكتب المائة
للمسيحي اربعة اولها الطريق الماخوذ من مزاج العضو لعليل الثاني
طريق الماخوذ من خلقته الثالث الطريق الماخوذ من وضعه
الرابع الطريق الماخوذ من قوته اما الماخوذ من مزاج العضو لعليل فمثل
ان الاعضاء كلما غلبت فيه الحرارة كاللحم او غلبت فيه البرودة كالعصب
او كان متوسطا كالجلد صار كل واحد منها اذا تغير مزاجه لطبعي يحتاج الى رده
اليلا شيار المائلة عن الاعتدال الى خلاف الوجه الذي مال اليه
واما الماخوذ من خلقته العضو فان من الاعضاء ما هو مجوف كالعدة
ومنها غير مجوف ومنها صلبة بمنزلة اعصاب اليدين والرجلين ومنها
مالها تجويف من داخل وخارج معا بمنزلة الرية فانها محيطة بها فصار الصدر
من خارج ومن داخل اقسام قصبة الرية والعروق الضواري متفرقة
فيها فمتى كان العضو سخيفا تتخللها كالرية لم تحتمل ان يداوى بادوية قوية
ومتى كان كثيفا فلززا كالكلبتين احتمل ادوية قوية ومتى كان متوسطا كالكبدة

نخسوں کو مرض اور مزاج اور قوت اور وہ چہرہ پر مریض یا مزاج کی مخالفت یا موافق ہوں خود دوا کی جہت اور دوا
 بتاتے ہیں تب مرض اور مزاج اور شہر اور وقت اور ہوا کے موافق عمل میں آتے ہیں مثلاً کسی دوائی پہل کو
 اسہال کی جہت سے استعمال کیا جائے تو لازم ہے کہ اس دوا کی قوت اسہالی کو خیال میں لائے
 کہ آیا یہ ہل ضعیف ہے یا قوی ہے اور بعض کی قوت کیسی ہے تا قوی کو ضعیف اور ضعیف کو قوی
 نہ دیجائے اور اسی طرح مریض کے مزاج اور شہر اور ہوا کی کیفیت کو بھی دیکھئے تاکہ ان کے خلاف معالجہ
 عمل میں نہ آئے **پیشوال** ہر عضو خاص کے علاج کے طریق کتنے ہیں اور وہ کیا ہیں اور کیسے ہیں۔ **جواب**
 کتاب مائتہ سیسی کی انستھوں کتاب میں لکھا ہے کہ ہر عضو خاص کے امراض کا علاج چار طرح سے ہوتا ہے۔
اول خاص اس عضو کے مزاج سے علاج کا طریقہ نکالاجاتا ہے یعنی جب وہ عضو بیمار ہو جائے تو اس کے
 اصلی مزاج کو دیکھ کر علاج عمل میں آئے دوسرے طریق اس کے علاج کا اسکی خلقت سے نکلتا ہے یعنی وہ کیا
 پیدا ہوا تھا اور حالت مریض میں کیسا ہو گیا ہے تیسرے طریق علاج کا اس عضو کی وضع سے پیدا ہوتا ہے
 اور اصل پیدائش میں کہاں تھا اور اب کہاں ہے چوتھے طریق اس کے علاج کا اسکی قوت سے لیا جاتا ہے اور قوت
 وضعف کے لحاظ سے علاج کیا جاتا ہے مثال کے لیے ایک کی سیسی نے یوں بیان کی ہے جس طرح سے یہاں لکھی گئی ہے۔
اول طریقہ علاج جو مزاج یا عضو سے لیا گیا ہے جیسے گوشت کے مزاج میں حرارت بہت ہوتی ہے اور ٹھونک مزاج
 میں برودت بہت اور جلد میں حرارت اور برودت متوسط ہوا کرتی ہے نہ حرارت ہی غالب ہوتی ہے نہ برودت ہی سوائے
 اگر گوشت یا عضو پہلی مزاج سے متغیر ہو جائے طبیب کو اس دوا کی حاجت پیش آئے جو اعتدال سے گزری ہو اور عضو
 کے اصلی مزاج کی طرف پھیر لائے اور دوسرے طریق علاج کا جو عضو کی خلقت سے لیا گیا ہے وہ ایسا ہے کہ مثلاً کوئی
 عضو اندر سے خالی پیدا ہوا ہے جیسے معدہ ہے اور بعض عضو وہ ہے جو ٹھوس بنا ہے اور کوئی عضو ٹھوس تنگ سما
 بنایا گیا ہے جیسے ہاتھ اور پاؤں کے ٹھہ میں اور بعض عضو ایسے ہیں جو اندر اور باہر سے کھوکھلے بنے ہیں جیسے پیٹ
 ہے کہ باہر سے تو اسکو پیٹ کے میدان لکھیرا ہے اور اندر سے طرح کی ڈھلیاں اور پھپھرنے کی رگیں مہندہ ہیں

احتلج الى دوائر متوسطة واما الماخوذ من وضع العضو فهو ان ينظر الموضع الذي فيه العضو في معالجة سور مزاجه لانه ان كان قريب الموضع حتى يمكن الدوار ان يلاقيه وقوة الدوار باقية على حالها او كان بعيد الا يمكن الدوار ان يصل اليه حتى يمر باعضاء اخر زونا في مقدار الدوار بمقدار ما يعلم ان لا ينقص من قوته في طريق قبل الوصول اليه واما الطريق الماخوذ من قوة العضو فهو ان يتبرهل بفعل فعلا عاميا ينتفع به في جميع البدن مثل المعدة والحجاب وان يعتبر بل هو ذكي الحس بمنزلة العين ومتى احتجنا ان نداوى الكبد والمعدة بضما ومحلل خلطنا مع الادوية المحللة ادوية قابضة طيبة الرائحة ليبقى قوة الدوار على ما هو عليه -

ان ينقص

السؤال الثالث - كم هي مراتب المعالجة بالدوار -

الجواب من كليات القانون ثلثة - احدها قانون اختيار كيفية اى اختياره حاراً أو بارداً أو رطبا أو يابساً -

الثاني قانون اختيار كمية ونهائيتهم الى قانون تقدير وزنه والى قانون تقدير كميته

الثالث قانون ترتيب وقته

پھیل ہوئی ہیں پس جو عضو ڈھیلا اور ضعیف ہے جیسے پھیپھڑا ہے تو وہ قوی و داکو اٹھائیں سکتا اور جو مٹا اور
چکھتا ہوا ہے وہ قوی دواؤں کا تحمل ہوتا ہے جیسے گڑے اور جو اٹنے میں نہ ہے یعنی نہ ٹھنڈا اور نہ ٹھوس جیسے
جگر ہے پس اسکو دو لے متوسط کی حاجت ہے طیب کہ ان باتوں کے لحاظ کی ضرورت ہو اور پھر طریق
علاج جو عضو کی وضع سے لیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اس عضو کی جگہ دیکھ کر جکا مزاج بگڑا ہے تاکہ طیب اس
بات پر فائدہ ہو جائے کہ اگر وہ عضو جس کا علاج کرتا ہے اتنا قریب ہے کہ وہاں تک پہنچنے پہنچنے قوت و دار
کی باقی رجحانگی تو ایسی دوا دے اور اگر عضو کی جگہ ایسی دور ہو کہ اور اعضا سے گزر کر دوا وہاں پہنچے گی تو دوا
کی مقدار اسقدر بڑھائیں گے جس مقدار سے دوا وہاں تک پہنچے اور اسکی قوت نہ گھٹے اور چونکہ طریق
علاج کا جو عضو کی قوت سے لیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ عضو کو دیکھ کر آیا دوا ایسا ہے کہ اس کے علاج سے
تمام بدن نفع پاتا ہے جیسے معدہ اور جبا ہے کہ ان دونوں کے علاج کا اثر تمام بدن میں پھیل جاتا ہے
اور اس عضو کی جس کا علاج کرتا ہے قوت جس کو دیکھ کر کیسی ہے تیز ہے یا ہیمی ہے جیسے آنکھ ہے کہ جس
قوی کھتی ہے اور جلد واکا اثر لیتی ہے پس ایسے عضو کو دوا دیکھ کر کے مبادا نفع کے عوض ضرر دیکھا
اور علاج درست نہ آئے پس جب ہلکا جگر اور معدہ پر ضما و حمل لگانا کی حاجت ہوگی تب محل دواؤں کے ساتھ
تقابلن اور جوٹ دواؤں کے ملائیں بھی ضرورت ہوگی تاکہ دوا اپنی قوت پر باقی رجحانے اور جگر یا معدہ
کو اثر نہ پھیلے اور ضرر نہ پہنچائے۔ **سوال** دوا سے علاج کرنے کے کتنے مرتبے ہیں جو اظہار نے تجویز کیے ہیں۔
جواب کلیات قانون میں جو کہے ہیں وہ تین مرتبے ہیں ایک تو دوا کی کیفیت کا اعتبار کرنا یعنی گرمی سردی یا خشکی
یا ترسی کا اعتبار کرنا دوسرے اسکی مقدار کو جان لینا اور سی پرچار کو دینا اور یہ مقدار کا جاننا دو قسم تقسیم کیا جاتا ہے
اول طیب کو اسکی جاننا ڈاکام آتا ہے ایک تو خاص اس واک کی مقدار دیکھ کر کتنی دوا دی جائے دوسرے
اس کے اثر کی مقدار دیکھ کر اس اثر پر نظر کر کے خفنی دیکار ہوا اس قدر عمل میں آئے مثلاً ایک دوا تیسرے
درجے کی حار ہے پس دیکھنا چاہیے کہ مریض کو اس میں سے کتنی سزاوار ہے تیسرے درجے کی تریب وقت کا

السؤال الرابع كم هي الشروط التي تراعى في الجذب الجواب من کلیات
 القانون اربعة الاول مخالفة الجهة كما يجذب من اليمين الى اليسار ومن
 فوق الى اسفل الثاني مراعات المشاركة كما تختص الطمث بوضع الرحم
 على الشدين جذبا الى الشريک الثالث مراعات المحاذات كما يفصد
 في علل الكبد الباسليق الايمن وفي علل الطحال الباسليق الايسر الرابع
 مراعات التباعد في ذلك كيلا يكون المذبذب اليه قريبا من المذبذب
 السؤال الخامس كم هي الخلال المحوثة الى تركيب الادوية
 وما مثاليها الجواب من الفصول للرازي خمسة احدها انه ربما كان الدواء
 الذي يتففع به من علته ما وليقوى عضوا ما فضرر باخر فيضطر معه الى تركيب
 ما يمنع من ذلك بمثال ذلك اخلاطنا الجندبيد يتشربا لافيون كيلا يعظم
 ضرره الثاني ان يكون الدواء لا يصل الى الموضع الذي يريد فيضطر
 الى ان يخلط معه ما يوصل اليه كاخلاطنا الافاوية اللطيفة بالطين المختوم
 والصمغ عند نفث الدم من الرية والصدر الثالث ان يكون ادوية
 نافعة لعلته ما الا ان بعضها لنفع من بعض البدان والامراض
 فيزيد الطبيب ان يكون عنده دواء يصلح لتلك العلة في اكثر الامر

قانون جاننا یعنی مرض کی ابتدا اور انحطاط اور زوال کو پہچاننا تاہم وقت کے موافق عمل کرے ایسا نہ ہو کہ بے ترتیبی سے ظلم پڑے۔ **سوال** کتنی شرطیں ہیں جو مادے کے کھینچنے میں رعایت کیجاتی ہیں اور مادہ کے نکالنے کی وقت کام آتی ہیں **جواب** کلیات قانون میں چار لکھی ہیں جو اظہار نے اختیار کی ہیں پہلی شرط مخالفت جہت کی ہے جو زیادہ تر سرد اور رعایت کی ہے مثلاً جب مرض داہنی طرف پایا جائے تو جذب مادہ بائیں طرف سے کیا جائے اور اگر مادہ اوپر یونینچے کیجاں کو مادہ کھینچا جائے دوسری شرط جذب رعایت مشارکت کی ہے یعنی ایک عضو کی دوسرے عضو سے اصلی شرکت کی رعایت کیجاتی ہے چنانچہ جن میں کے بند کرنے میں سیلیکس پستانوں پر لگاتے ہیں اور چونکہ پستانوں کو رحم سے شکر ہے تو خون جھیز کو جاری ہے اور کھینچ لاتی ہیں تیسری شرط یہ ہے کہ اطراف مادے کو کھینچا جائے جو مریض کے عضو کے مقابل پایا جائے جیسا کہ جگر کی بیماریوں میں داہنے ہاتھ کی عضد باسلیق لیں اور طحال کے امراض میں بائیں ہاتھ کی باسلیق کھولیں چوتھی شرط جذب رعایت دوری ہے اور یہ مرضی ضروری ہے یعنی مادے کو دو کیطرت کھینچ لائیں اور عضو قریب کو بچائیں اس واسطے کہ مادہ عضو بعید کیطرت آہستہ آہستہ آگے اور عضو قریب پر ایک دفعہ ہی آجائے **سوال** دوا کی ترکیب دینے کیطرت کس کس سبب سے حاجت ہوتی ہے مثال کے ساتھ دو کی ضرورت ہوتی ہے **جواب** فصول رازی میں پانچ امر لکھے ہیں وہ اس تغصیل سے کہ ہیں ۱۔ ایسا نہ ہو کہ دوا کو کسی مرض کو نفع اور کسی عضو کو قوت اور کسی عضو ضرر پہنچاتی ہے ۲۔ ایسا نہ ہو کہ دوا کو کسی مرض سے روکنے کے لیے طبیب کو ناچار می پیش آتی ہے اسکی مثال یہ ہے کہ چھ چند سیرنگز اور فیکس کے ساتھ ملائے ہیں تا اس کا ضرر بڑھ نہ جائے اور چند سیرنگز کا جتنا اثر و کار ہے وہ خوں میں آئے دوا ضرر پہنچے کہ جب دوا اس جگہ نہ پہنچے کہ جہاں کا ارادہ ہے پس اس وقت میں طبیب کو لازم ہے کہ اس طرف آجائے کہ اس کے ساتھ وہ دوا ملائے جو اسکو اس جگہ پہنچائے جیسے ادو پر لطیف خوشبو دار گول امی اور گوند کیساتھ ملائے ہیں تب نفث الدم کے مرض میں صدراور ریگک پہنچاتے ہیں تیسرا یہ ہے کہ بعض دوا میں

• حیثیت •

• دینی ہیں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

• بعض دوا میں •

ويريد الطبيب ان يكون عنده دواء يصلح ان يستعمل في علل كثيرة
 فيضطر لتركيب ذلك الدواء من ادوية نافعة لعلل شتى كالتريق
 مثلا النافع من ادواشتي الرابع انه ربما احتاج ان يخرج من البدن
 اخلاطا مختلفة فيحتاج ان يركب ذلك الدواء من ادوية كل واحد
 منها يخرج خطا من الاخلاط مثال ذلك حسب جالينوس المعروف
 بالقوقايا المركب من الصبر والسقمونيا وشحم الخنظل وعصارة الالفنتين
 التي مس انه ربما كان الدواء النافع لا يستعمل حتى ينخل بشئ آخر
 كالدراسنج وسائر الادوية الحجرية التي لا يمكن ان يستعمل في المراهم
 حتى ينخل بالادهان والخلول وتركب ويذاب مثل الصمغ والشحوم -
 السؤال السادس كم هي اصناف معالجة سور المزاج -

الجواب من كليات القانون ثلثة - احدها ان يكون سور المزاج
 مستحكما فيكون علاجه بالصد على الاطلاق وهذا هو المداواة المطلقة
 الثاني واما ان يكون في حد الكون فاصلاحه مداواة مع التقدم بالحفظ
 بمنع اسبب الثالث واما ان يريد ان يكون وسيتلج فيه الى منع
 السبب فقط ويسمي التقدم بالحفظ -

لہذا ان دواؤں کی ضرورت ہوگی جن میں چند در چند امراض کے دفع کرنے کی نفعیت ہوگی جیسے تریاق ہے کہ وہ بہت مرضوں کی دوا بالاتفاق ہے چوتھے بعض وقت میں طبیب کو مریض کے بدن میں سے اخلاط مختلفہ کے نکلانے کے واسطے اُس اُس دوا کی حاجت ہوگی جسکو ہر ایک خلط کے نکلانے کے لیے خصوصیت ہوگی جیسے جالینوس کی جب ہے کہ جن کا نام قوقا یا ہے جسکو صبر اور قنونا اور عصارہ فہستین سے ترکیب دیکر بنایا ہے پانچواں یہ ہے اکثر اوقات دوائے نافع استعمال میں نہیں آتی ہے جب تک کہ وہ کسی اور ایسی چیز سے کہ جس میں گل سکے ملائی نہیں جاتی جیسے مرداسنگ ہے اور تمام سنگیں دوائیں کہ وہ مریضوں میں استعمال نہیں کیجاتیں جب تک کہ وہ کسی قسم کے تیل یا سرکہ میں نہیں ملائی جاتیں یا گوند اور چربوں کیساتھ نہیں بگلائی جاتیں۔ پس طبیب اس امر کا بھی ضرور خیال رکھے کہ وہ دوا جو کسی زخم یا درد کو نافع ہے ایسی چیز سے کہ جو ضرر نہ کرے۔ **سوال** سورمزاج یعنی مزاج کے بگڑ جانے کے علاج کی کے صورتیں میں اور ان علاجوں میں طبیب کو کیا کیا ضرورتیں ہیں **جواب** کلیات قانون میں تین صورتیں لکھی ہیں اور تفصیل سے بیان کی ہیں ایک یہ کہ سورمزاج مستحکم ہو جائے پس علاج اُس کا مطلق اُسکی ضد کے ساتھ عمل میں آئے یعنی گرم مرض میں سرد دوا دے اور سرد میں گرم تجویز کرے۔ یہ جو لکھا گیا ہے مطلق علاج ہر مرض کا **دوسری** یہ ہے کہ سورمزاج پیدا ہونے کی حد میں آگیا۔ سینے تازہ پیدا ہوا ہوا اور بالکل نہ جا ہو پس علاج اُس کا یہ ہے کہ وہی علاج بالضد کیا کریں اور علاج سے اول اُس سبب کو روکیں جس سے مزاج بگڑا ہے تاکہ مزاج اصلاح پر آتا جائے اور اُس سبب کے نہ روکنے سے بڑھتا نہ جائے۔ **تیسری** یہ ہے کہ مزاج بگڑ جانے کا ارادہ ہو یعنی ابھی بگڑا ہو لیکن آمادہ ہو۔ اُس صورت میں پہلے سے اُس سبب کو روکیں جس سے مزاج بگڑ جاتا ہے۔ اور یہ علاج تقدیم بال حفظ نام ہوتا ہے یعنی پہلے ہی سے ایسی چیزوں سے بچائے جس سے کوئی مرض پیش آسکے۔

السؤال السابع - كم هي الاشياء التي تدل على صواب الحكم في الاستفراغ
الجواب من كليات القانون عشرة الامتلاء - والقوة - والمزاج
والاعراض الملائمة - والسحنة والسن - والفصل - وحال الهوار والبلد
وعادة الاستفراغ - والصناعة -

السؤال الثامن - كم هي الامور التي تقصد في كل استفراغ
الجواب من كليات القانون خمسة احدها استفراغ ما يجب استفراغه
ويعقبه الامحالة راحة

الثاني تامل جهة ميله كالغشيان نقي بالقي والمغص بالاسهال -
الثالث عضويه من جهة ميله كالباسليق الايمن لعزل الكبد لا يقف
الايمن فانه ان خفي في هذا فربما جلب خطرا وينبغي ان يكون عضو المخرج
اخص للامتلاء المادة الى ما هو اشرف ويجب ان يكون مخبر
منه طبيعيا كاعضاء البول لخدمة الكبد والامعاء تنقيته وربما كان
العضو الذي يندفع منه هو العضو الذي يجب ان يستفراغ منه لكن به علة
فيحتاج ان يمال الى غيره -

الرابع وقت استفراغه والينوس حينه القول بان الامراض

سوال وہ کتنی چیزیں ہیں جن سے مادے کے نکلنے میں طیب کی رستہ بھی کئی جاتی ہے اور تہہ راس کی خدا کے فضل سے بشرط حالت راست اور درست بھی آتی ہے **جواب** قانون کے کلیات میں شیخ نے لکھا ہے کہ وہ شہ

چیزیں ہیں جن میں استفرغ مفید ہوتا ہے ایک تو امتلا رہے یعنی بدن کا مادہ سے بھرا ہوا پس طیب سے بدن میں امتلا دیکھ کر مہموت تفتہ کرے دوسری مریض کی قوت دیکھی جائے تا اس کے موافق استفرغ کے کام میں آئے

تیسری مریض کے مزاج کو دیکھ لے تاکہ اس کے مطابق استفرغ کرے چوتھی بیماریاں ہیں اس استفرغ کے مناسب ہوں جو طیب نے تجویز کیا ہونہ یہ کہ استفرغ اس بیماری کے ساتھ ملانہ نہ کرنا ہو پانچویں بدن کی لائری اور فہمی دیکھئے تاکہ مطابق چلے چھٹی سن سال مریض کا ہے کہ کس سن میں تفتہ روئے اور کب ناروا ہے۔

ساتویں فصل کو دیکھئے کہ کوئی فصل ہے اور مزاج فصل کا کیا ہے آٹھویں تو شہری جبل دیکھنا ضروری ہے

تہہ تا ماسد جو طیب کے وقت اور کس موسم میں استفرغ تجویز کیا ہے اور اس موسم میں وہ تفتہ کر لیا جاتا ہے

یاڑ ہے اور جس شہر میں مریض رہتا ہے طیب کو لازم ہے کہ اس شہر کی کیفیت بھی دیکھے کہ کس شہر اور کیا چیزیں

اس ہاتھ نہ دیکھئے کی ضرورت ہے کہ یا مریض کو استفرغ کی عادت ہے دسویں چیز عیادت ہے کہ کیا کا

کیا پیشہ اور عادت ہے **سوال** وہ کتنے امر ہیں جو بہر استفرغ میں قصد کیے جاتے ہیں اور دفع مرض میں کام آتے ہیں

جواب کلیات قانون میں وہ پانچ امر معدود ہیں جو بہر استفرغ میں مقصود ہیں ایک یہ کہ وہی مادہ نکالا جائے جس کے

نکلنے کی ضرورت ہو اور بعد اس کے نکلنے کے مریض کو راحت ہو دوسرے یہ ہے کہ مادے کے میلان میں مائل کیا

جائے جہر کو مادہ مائل ہو اور دھڑ سے نکالا جائے مثلاً اگر کسی مریض کو شہی ہو تو تھوڑے کر لے اور اگر معایہ چھوٹے ہو تو

دیا جائے **تیسرے** اس عضو کو دیکھے جہر مادہ مائل ہے کہ کوئی عضو استفرغ کے قابل ہے جیسے جگر کی

بیماریوں کی واسطے دابہ کی باسلیق کھولی جاتی ہے اور دابہ سے مراد وہی قصد عمل میں نہیں آتی پس اگر طیب اس

امر میں غلط کر جائیگا تو خطر اٹھائیگا اور ضرر وار ہے کہ وہ عضو جسکی راہ سے مادہ نکالا جائے وہ کمتر رتبہ میں ہو تاکہ

مادہ عضو اشرن کی جانب نہ لے اور واجب کہ جس عضو کی راہ سے مادہ نکلے وہ راہ اس لٹکے کا مخج طبعی ہو یعنی

المرتب في نظرها النضج قبل الاستفراغ وبعد الاستفراغ يجب
ان يبقى من الملطقات واما في الامراض الحادة فالاصوب ايضا انتظار
النضج وخصوصا ان كانت ساكنة واما ان كانت متحركة فالمبادرة الى
استفراغ المادة اولى او ضرر حرركتها اكثر من ضرر استفراغها
قبل نضجها وخصوصا اذا كانت الاغلاط رقيقة وخصوصا اذا كانت في
تجاويف العروق غير بدخلة للاعضاء واما اذا كان الخلط محصورا في
عضو فلا تحرك البتة حتى ينضج ويحصل له القوام المعتدل.

الخامس تقدير ما يستفراغ وهذا يحصل من النظر في كمية المادة و
من النظر في القوة ومن النظر في الاعراض التي تختلف بعد
الاستفراغ فانها ان كان فيها عرض يتبعه استفراغ نقص مما يراود
استفراغها بقدر ما يقدر ان ذلك العرض الذي يتبعه استفراغ يستدرك
كما يفعل في التشنج الامتلائي.

السؤال التاسع - اذا اجتمعت امراض فباي المعالجات ينبغي
الجواب من الكليات يبدى بما يخصه احد الخواص الثلث - احدها
بالذي ليسر الثاني دون يوم مثل الورم ولتبره اذا اجتمعا فانا نعالج

بدون

اس صورت میں اوکسی عضو کی طرف پھرنے کی حاجت ہوتی ہے چوتھا یہ ہے کہ تنفرغ کی قوت کبھی دیکھنے سے تب تنفرغ کرے چنانچہ جالینوس قلعی کہتا ہے کہ کہنہ مرضوں میں اتنا انتظار کیا جائے کہ مادہ بخاری نفعی پائے اور قبل تنفرغ کے اور نیز بعد اسکے لطیف کرنے والی دوائیں پلائی جائیں تا ان دواؤں کے سبب سے مادہ لطیف ہو جائے اور نیز غریبوں میں بھی انتظار نفع کا بہت اچھا ہے خصوصاً جس صورت میں کہ مادہ ٹھیرا ہوا ہے اور اگر مادہ حرکت میں ہے تب تنفرغ میں تیرہری کرنی اولیٰ ہے اس مسئلے کہ اس مادے کا جو حرکت کرتا ہو ضرر بہت ہوتا ہے اس ضرر سے جو تنفرغ قبل از نفع ہوتا ہے خصوصاً جس وقت کہ غلط پہلا ہوا اور رگوں کے اندر بھرا ہوا اور عظام میں دخل نہ کرتا ہو لیکن جب غلط کسی عضو میں گھرا ہو سو حرکت نہ دی جائے جب تک کہ وہ پک کر قوام معتدل نہ پائے پانچواں انداز کہ نا اس مادے کا ہے جبکہ لاجائے تا اسی انداز سے کے مطابق تنفرغ کام میں لے اور یہ انداز تین صورت سے کیا جاتا ہے تب تنفرغ نفع پہنچا ہے (ایک) یہ ہے کہ مادے کی مقدار کو دیکھیں تا اس قدر تنفرغ کریں (دوسری) مریض کی قوت پر نظر رکھیں تا قوت کے مطابق ماہر کا لیں (تیسری) ان عارضوں کو دیکھیں جو بعد تنفرغ پیدا ہوں اس واسطے کہ اگر وہ مادہ ایسا ہو کہ جسے نکالنے کے بعد کوئی عارضہ ایسا پیدا ہو کہ پھر دوبارہ تنفرغ کرنا ہو تو اس قدر تنفرغ کریں جس سے دوسرے تنفرغ میں کام پورا ہو اگرچہ بالفعل تنفرغ اوروں ہو جیسا کہ تشبیح امثالہ میں کیا جاتا ہو جس میں دوبارہ تنفرغ عمل میں آتا ہے یعنی پہلے امثالہ کے لیے تنفرغ کیا کرتے ہیں اور پھر اگر تشبیح پیدا ہوتا ہے تو دوبارہ بھی مادہ لیا کرتے ہیں

شوال۔ جب کئی مرض اکٹھے ہو جائیں۔ اول کس کا علاج عمل میں لائیں۔

جواب کلیات تا بن میں لکھا ہے اور شیخ نے یوں کہا ہے کہ ہم پہلے اس مرض کا علاج کریں گے

جس میں تین خاصیتوں میں سے ایک چیز دیکھیں گے۔

(ایک) تو یہ ہے کہ وہ مرض ایسا ہو کہ جب تک وہ نچائے دوسرا نہ اچھا ہو مثلاً اگر وہ زخم سے باہر نہ ہو تو

ہم کو علاج و دم کا اہم ہے۔

الورم او الاحتى يزول المزاج الذي يصحبه لا يمكن ان يبرأ معه القرحة ثم
نعالج القرحة الثاني ان يكون احدهما هو السبب في الثاني مثل انه اذا
عرضت سدة وحملنا السدة او لاشم الحمى ولم نبال من الحمى ان اتجنا
الى ان نفتح السدة بما فيه شئ من التسخين ونعالج السلس بالمخففات الانبالي
بالحمى لان الحمى يستحيل ان تنزول وسببها باقى وعلاجهما التجفيف و
هو يضر بالحمى - الثالث ان يكون احدهما شديدا متما كما لو اجتمع سونوخس
وخلج فانا نعالج سونوخس بالتطقيته والقصد ولا نلتفت الى الخلج واما
اذا اجتمع المرض والعرض فانا نبتدى بعلاج المرض الا ان يغلب
العرض ولا يلتفت للمرض كما يسقى المخدرات في القولنج الشديد للوجع
اذا صعب وان كان نفس القولنج -

السؤال العاشر كرمي منافع السكنجيين -

الجواب من تجارب ابن المدور نقله من مقالته خنين في السكنجيين وهي
ثمان وثمانون منفعة الاول انه يبرأ المزاج المائل الى الحرارة المفرطة
ويعدله بطفية تلك الحرارة وتهديته لها - الثاني انه يحى البدن البارد
اذا شرب صرفا - الثالث انه يرطب البدن اليابس اذا شرب بمزاج

تاکہ وہ مزاج جو دم کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور بدون اُس کے زخم کا اچھا ہونا معلوم نہیں ہو سکتا اور جو جائے بعد ازاں زخم کا علاج کریں گے تا وہ زخم آسانی کے ساتھ شفا پائے (دوسری) یہ ہے کہ ایک مرض کے سببے دوسرا مرض پیدا ہو پس پہلے اُس کا علاج کریں گے جو پہلے ہوا ہو جیسا کہ کوئی سببے اور تپ میں مبتلا ہوا اور سببے ہی سے تپ کا ہوا ہو تو پہلے سببے کے علاج سے ابتدا کریں گے اور بعد اُس کے تپ کی دوا کریں گے پس ہم تپ سے نڈرینے اور سببے کو دلوئے گرم سے کھولیں گے اور علاج کیا جاتا ہے سل کا خشک کرنے والی دواؤں سے اور تپ سے نڈرین گے اِس واسطے کہ تپ کا جانا جب تک کہ سل بخا ہے محال ہے کیونکہ سل کا علاج اِس کا خشک کرنا ہے اور اِس میں تپ کے ضرر کا خیال ہے (تیسری) یہ ہے کہ ایک مرض ایسا ہو کہ جس میں دوسرے کی نسبت اہتمام بڑا ہو جیسا کہ اگر سونوخ اور فالج ایک وقت میں جمع ہو گئے تو ہم پہلے سونوخ کا علاج کریں گے اور دوا میں حرارت کے بھائی کی دینے اور مرض کی فصدا کریں گے اور فالج کو کیطون کچھ انفات بھی نہوگا جب تک مرض سونوخ سے بری ہوگا اور جب مرض اور مرض دونوں جمع دیکھیں گے تو اول مرض کی دوا کریں گے مگر جب عرض غالب پایا جائیگا تو پہلے اُس کا علاج کیا جائیگا اور مرض کیطون تو جب بھی ہوگی جب تک عرض سے شفا کئی ہوگی جیسا کہ سن کرنے والی دوا میں اُس قوی نہیں جس میں سخت درد ہو پہلے پلائیں گے جب تک کہ درد سے جو قوی لچ کے سببے عارض ہوا ہے فرصت نہ پائیں گے اس واسطے کہ وہ درد سخت اور بڑا ہے اگرچہ قوی لچ کے سبب سے ہوا ہے۔

سوال سکنجین کے منافع بتاؤ کتنے ہیں مفصل بیان کرو جتنے ہیں۔

جواب اپنی کتاب تجارب میں ابن المدون نے مقالہ رضین سے جو سکنجین کے باب میں ہے، لکھا ہے تاکہ

لکھے ہیں اور اس تفصیل سے بیان کیا ہے۔ (۱) یہ کہ اِس مزاج کو جو بہت حرارت کی طرف مائل ہو سرد بخانی

ہے اور اِس حرارت کو جو مفرط ہے بھاتی ہے تاکہ مزاج معتدل ہو جائے اور صاحب مزاج آرام پائے۔

(۲) یہ ہے کہ اگر فالج میں پی جائے تو سرد بدن کو گرم کرے۔

(۳) یہ ہے کہ اگر رین جسے پانی میں ایک حصہ ملے خشک بدن کو تر کرے۔

كثير يكون هو الربع والمثلثة اربع - الرابع انه يحفف البدن الرطب
بتقطيع الطوبات واحداها من البدن ونقصها الى خارج اذا شرب صرفا
وخاصة اذا شرب صرفا سخنا الى مش انه ينفع من الغب الدائرة -
السادس انه ينفع من الغب الدائمة السابع انه ينفع من حمى الربع النابتة
الثامن انه ينفع من حمى الدق التاسع انه ينفع من الحمى الموانطة الدائمة
العاشر انه ينفع من الحمى الموانطة النابتة الحادى عشر ينفع من الحمى المطبقة
المعروفة بمونوس وهى الدمية الثانية عشر ينفع من الحمى الحقة الثالثة
عشر ينفع من الحمى المركبة من حمى ملغم وحمى غب دائمة الرابع عشر ينفع من
حمى مركبة من حمى بلغمية دائمة وحمى بلغمية نابتة الخامس عشر ينفع من حمى مركبة
من غب دائمة وغب نابتة السادس عشر ينفع من الحمى المركبة من حمى ملغم
دائمة وغب نابتة وهى شطه الغب السابع عشر ينفع من الحمى الربع
الثامن عشر ينفع من تركيب غب نابتة وحمى ربع التاسع عشر ينفع
من تركيب حمى ربع نابتة وربع دائمة العشرون ينفع من تركيب حمى غب دائمة وربع دائمة
الحادى والعشرون ينفع من تركيب حمى غب دائمة وربع نابتة الثانى والعشرون ينفع
من تركيب حمى غب نابتة وربع دائمة الثالث والعشرون ينفع من تركيب حمى غب نابتة

(۴) یہ ہے کہ تریدن کو خشک کرے اور طوبت کو کاٹ کر باہر ڈالے خصوصاً صرف اگر نیکو استعمال میں آئے۔

(۵) غب دائر کو نفع دیتی ہے۔ (۶) غب دائی کو۔ (۷) تپ ربع نائبہ کو

(۸) تپ دق کو۔

(۹) تپ مواظبہ نائبہ کو۔

(۱۰) تپ مواظبہ دائمہ کو۔

(۱۱) تپ مطبقہ کو جو سونخس کہلاتی ہے اور وہ تپ دموئی ہے۔

(۱۲) تپ محرقہ کو۔

(۱۳) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ بلعنی اور تپ غب دائی سے۔

(۱۴) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ بلعنی دائم اور بلعنی نائبہ سے۔

(۱۵) اُس تپ کو جو مرکب ہو غب دائی اور غب نائبہ سے۔

(۱۶) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ بلعنی دائمہ اور غب نائبہ سے جبکہ نظر الغب کہتے ہیں۔

(۱۷) حلی بلعنی چھٹا بنا کر کو نافع ہے

(۱۸) اُس تپ کو جو مرکب ہو غب نائبہ اور تپ ربع سے۔

(۱۹) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ ربع نائبہ اور ربع دائی سے۔

(۲۰) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ غب دائمہ اور ربع دائمہ سے۔

(۲۱) اُس تپ کو جو مرکب ہو غب دائمہ اور ربع نائبہ سے۔

(۲۲) اُس تپ کو جو مرکب ہو غب نائبہ اور ربع دائمہ سے۔

(۲۳) اُس تپ کو جو تپ غب ذات القنرات کی ترکیب سے ہو۔

الرابع والعشرون^{١٢} ينفع من تركيب بلغمية ذات فترات وغب ذات فترات
 الخامس والعشرون^{١٣} ينفع من تركيب حمى وائمة وربع ذات فترات السادس^{١٤}
 والعشرون ينفع من حمى عفونة الاطلاط باسرها ويكملها ويكوبها السابع والعشرون^{١٥}
 ينفع من حمى الدق التي يكون حدوثها في الاعضاء الرطبة الموجودة في نفس
 الاعضاء الاصلية الباطنة الثامن^{١٦} والعشرون ينفع من حمى الدق التي يكون
 حدوثها في الاعضاء الرطبة التاسع^{١٧} والعشرون ينفع من حمى الدق التي يكون
 حدوثها في الرطوبة الموجودة في نفس الاعضاء الاصلية الثلثون^{١٨} ينفع من حمى
 يوم الحادثة عن التعب الحاد^{١٩} والثلثون ينفع من حمى يوم الحادثة عن السكر
 الثاني^{٢٠} والثلثون ينفع من حمى يوم الحادثة عن التخمته من غير اسهال الثاني^{٢١}
 والثلثون^{٢٢} ينفع من حمى يوم الحادثة عن لبس الشدي الرابع والثلثون ينفع
 من حمى يوم الحادثة عن احتراق الشمس وشدة السموم الصيفية الخامس والثلثون^{٢٣}
 ينفع من حمى يوم عن تكاثف ظاهري البدن كما يحدث بمن يتحمم بمارالشب
 السادس^{٢٤} والثلثون ينفع من الحمى الحادثة عن الارق الحادث بسبب الحزن
 السابع^{٢٥} والثلثون ينفع من حمى يوم الحادثة من الهم والغم الثامن^{٢٦} والثلثون
 ينفع من حمى يوم الحادثة عن السهر الذي لا يعرف له سبب التاسع^{٢٧} والثلثون^{٢٨}

(۲۴) اُس تپ کو چمرکب ہو تپ یعنی ذات الفطرت سے۔

(۲۵) اُس تپ کو چمرکب ہو تپ دہمی اور ربع ذات الفطرت سے۔

(۲۶) اُس تپ کو جو تمام اخلاط کی صفوت سے ہو بالکل نفع دیتی ہے اور ان اخلاط کو تغیل بھی کرتی ہے اور صاف بھی کرتی ہے۔

(۲۷) اُس تپ دق کو جو اعضائے رطب میں پیدا ہوتی ہے وہ جو اعضائے اصلیہ باطنیہ میں موجود ہوا کرتی ہے۔

(۲۸) اُس دق کو جو اعضائے رطب میں حادث ہوتی ہے۔

(۲۹) اُس دق کو جو نفس اعضائے اصلیہ کی رطوبات موجودہ میں حادث ہوا کرتی ہے۔

(۳۰) اُس جمی یوم کو جو قوب سے پیدا ہوتی ہے۔

(۳۱) اُس جمی یوم کو جو نشے کے استعمال سے ہو۔

(۳۲) اُس جمی یوم کو جو تخمہ سے ہو بغیر سہال کے۔

(۳۳) اُس جمی یوم کو جو شدید سردی سے ہو۔

(۳۴) اُس جمی یوم کو جو دھوپ کی گرمی سے یا بادِ سموم یعنی ٹو سے پیدا ہو۔

(۳۵) اُس جمی یوم کو جو ظاہر بدن کے تکاثف سے پیدا ہو جیسا کہ پھٹکری کے پانی کے نہانے سے پیدا ہوتی ہے۔

(۳۶) اُس تپ کو جو بہن بیداری کے جو باعثِ حزن و اندوہ کے ہو۔

(۳۷) اُس جمی یوم کو جو پنج و غم سے ہونی ہو۔

(۳۸) اُس تپ کو جو اُس بیداری سے پیدا ہو جس بیداری کا سبب معلوم نہ ہو

ينفع من حمى يوم الحادثة للعاشق أو من كلام مولم أو مجر أو مجر أو مجر الأربعون ينفع من
 سائر الحميات المخلطة الحموى والأربعون ينفع من الغشي الحادث من الامتلاء
 الذي يسد الطبقات من سور مزاج الثاني والأربعون ينفع من الغشي الحادث
 من سور مزاج الثالث والأربعون ينفع من الغشي الحادث من الوجع الرابع
 والأربعون ينفع من خستاق الرحم الخامس والأربعون ينفع من السكتة والغل
 إذا غشي به صر فادوك به الخلق مع الأياح الفقير الساتس والأربعون
 ينفع من اللزج العارض في المعدة السابع والأربعون ينفع من الغشي الحادث
 في ابتداء نوبة الحمى الثامن والأربعون ينفع من السهم التاسع والأربعون
 ينفع من البرسام الخمسون ينفع من ذوات الجنب الحموى الخمسون ينفع من فوات
 الرية الثاني والخمسون ينفع من الصلع الحادث من حر الشمس الثالث والخمسون
 ينفع من الصلع الحادث من الرياح من سور مزاج حار فمداط المادة الرابع
 والخمسون ينفع من الصلع الحادث من سور مزاج بارد فمداط المادة الخامس
 والخمسون ينفع من الصلع الحادث من الرياح الباردة الساتس والخمسون
 ينفع من الصلع الحادث عن شرب الخمر والخمار السبع والخمسون ينفع من اسد
 والذهوار الثامن والخمسون ينفع من الصلع الرابع لأم فم المعدة والستاس

(۳۹) اُس جی کو کبھی عاشق کو جو بائے یا کسی کلام آزار رساں یا بیہودہ یا جدائی کے سخن سے چڑھ سکے۔

(۴۰) اُن تمام حیات کو جو اخلاط کے باعث ہوں۔

(۴۱) اُس غشی کو جو استلا کے سبب عارض ہوا اور سب طبقات کو بند کرے۔

(۴۲) اُس غشی کو جو سور مزاج سے پیدا ہوئی ہو۔

(۴۳) اُس غشی کو جو کسی درد کے سبب ہو۔

(۴۴) اختناق الرحم کو نفع دیتی ہے۔

(۴۵) سکتے اور بیہوشی کو جب کہ اُس سے ہی، غرغره کرے اور یا پانچ فیقر سے ملا کر طوق پہلے۔

(۴۶) اُس لزع کو جو معدے میں حادث ہو۔

(۴۷) اُس غشی کو جو تپ کی ذبت سے پہلے ہو۔

(۴۸) برسام کو۔

(۴۹) برسام کو۔
یعنی دم سبب کو۔

(۵۰) ذات الجنب کو۔
درد پہلو کو۔

(۵۱) ذات الریه کو۔
پھیپھڑے کے درد کو۔

(۵۲) اُس درد کو جو دھوپ سے ہوا ہو۔

(۵۳) اُس درد کو جو ان ریح سے عارض ہو جو ریح سور مزاج عارض الطالمادہ سے پیدا ہوئی ہیں

(۵۴) اُس درد کو جو سور مزاج بار و خا الطالمادہ سے ہو۔

(۵۵) اُس درد کو جو سرد ہواؤں سے ہوا ہو۔

(۵۶) اُس درد کو جو شراب پینے سے یا نشے کے اُقر جانے سے ہوا ہو۔

(۵۷) سرد و وار کو۔ (۵۸) اُس درد کو جو غم معدے کے درد سے نہ

والخسوف ينفع من الشقيقة المرنة والحادة ^{٦١}استون ينفع من قرنيطس الحادى و
 استون ينفع من ألم الدماغ من الخلط المحسرق والسوداوى الثانى و
 استون ينفع من الاحتلاج اذا كان صفرًا ^{٦٢}الثالث واستون ينفع من السد
 الحادة فى السروق التى بين الكبد والمرارة ^{٦٣}الرابع واستون يفتح المجارى
 التى بين الكبد والمرارة ^{٦٤}الخامس واستون يفتح المجارى التى بين الكبد والطحال
 السادس واستون يفتح المجارى التى بين المعدة والمرارة ^{٦٥}السابع واستون
 ينفع من انواع الاستسقاء خصوصًا الحمى ^{٦٦}الثامن واستون يفتت حصاة الكلى
 اذا شرب صفرًا مع رما والعقارب ^{٦٧}التاسع واستون يفتت حصاة الكلى اذا شرب
 اشبعون ينفع من الماشرا الحادى ^{٦٨}واسبعون ينفع من الدمايل العارضة
 فى البدن ^{٦٩}الثانى واسبعون من البثور والقروح وخاصة فى المفاصل ^{٧٠}الثالث
 واسبعون من اوجاع المفاصل التى تكون من المواد الحارة ^{٧١}الرابع واسبعون
 يقطع البليغم اللزج الذى هو يلبين نخل المعدة وبجدره ^{٧٢}الخامس واسبعون
 يسهل المرة اصفر اذا كثرت فى المعدة وطال مقامها ^{٧٣}السادس واسبعون
 ينفع من حب الحاد والاكال ^{٧٤}السابع واسبعون ينفع منفة عجينة من حدة
 الدم ويكنها ^{٧٥}الثامن والسبعون يفتح السد الحادة فى مجارى الطحال ^{٧٦}التاسع

(۵۹) درد شقیقہ کہنہ اور عاودہ کو۔

(۶۰) قرآن طیس کر۔

(۶۱) دماغ کے اُس درد کو جو غلط سوختہ سوداوی سے ہوا ہو۔

(۶۲) صرف اختلاج کو۔

(۶۳) اُن سدوں کو جو جگر اور پتے کے درمیان کی رگوں میں ہوں۔

(۶۴) اُن مجاری کو کھولتی ہے جو جگر اور پتے کے درمیان ہیں

(۶۵) اُن مجاری کو جو جگر اور طحال کے درمیان ہیں۔

(۶۶) اُن مجاری کو جو معدے اور رازہ کے درمیان ہیں۔

(۶۷) استسقا کی تمام انواع کو مفید ہے خصوصاً استسقاۃ الحی کو۔

(۶۸) گردے کی پتھری کو توڑتی ہے اگر صرف پی جاوے خاکستر غفر کے ہمراہ۔

(۶۹) انھیں پتھریوں کو سکینجین خالص بھی توڑتی ہے۔

(۷۰) ماشہ کو بھی نفع دیتی ہے۔

(۷۱) اُن ونبذوں کو بھی فائدہ دہ کرتی ہے، جہدین میں پیدا ہوں۔

(۷۲) شہور اور قرح کو بھی نفع بخشی ہے، خصوصاً حب مفاسل پر ہوں۔

(۷۳) اوجاع مفاسل کو جو گرم مواد سے ہوں نفع دیتی ہے۔

(۷۴) اُس بلغم اترج کو جو معدے کے اندر چپک گیا ہو کھڑتی ہے اور اُس کو نکالتی ہے۔

(۷۵) صفراء خالص کو نکالتی ہے جب معدے میں زیادہ رہا ہو اور مدت تک وہیں ٹھہرا ہو۔

(۷۶) تیز خارش کو بھی فائدہ دہ کرتی ہے (۷۷) خون کی تیزی کو عیب نفع پہنچاتی ہے نہ ورتکین کرتی ہے۔

(۷۸) اُن سدوں کو کھولتی ہے جو مجاری طحال میں پیدا ہوں۔

واسبعون نفع اورام الكبد الثمانون نفع الخفقان العارض في الفؤاد
 الحادى والثمانون يجدر لمرار الاسود المحقق بالمعدة الثمانى والثمانون نفع
 من الجدى الثالث والثمانون نفع من الحصبة الرابع والثمانون نفع من
 قروح المثانة الخامس والثمانون نفع من سور النفس السادس والثمانون
 نفع من انتصاب النفس السابع والثمانون يجدر الطمث اذا تشوش اخذاره
 في اوقاته الثامن والثمانون نفع ميل الرحم الى الجوانب

والمتاخرون زادوا على هذا وقالوا نفع التخم والامتلاء والحمى الباطية
 والبهيمية والبواسير الرخى وتخفيف الصلابة ومنع اجتماع مواد ويزول الغضوة
 ويلطف الطلح الغليظ ويغليظ الرقيق ونقى المعدة ولطف الحرارة ونقى الخلط الغليظ و
 يسكن غليان الدم ويذهب البول ويترطب الكمام والحلق ويجدر الرطوبات
 اللزجة من مجارى النفس والاضلاع ويسكن العطش ويخرج استحالته
 اشربة الى الصفراء وتصلح كيفيات غريبة ويحلل المعدة ويقوى الشهوة وقال
 جالينوس سكجنين السفرجل متويا بالزنجبيل نفع جميع علل المعدة وفي حالة
 الزكام والسعال وخشونة الصدر نفع سكجنين قليل الموضوعة بمصوب
 اللعابات ويشبه القى وقال الشيخ فان وجدت في الاول قى فيقى بصنع

(۷۹) تمام اورام جگر کو نافغ (۸۰) اس نفقان کو جودل کو عارض ہوا ہو سو مند ہے (۸۱) اس
 صفرے سیاہ کو نکالتی ہے جو معدے کے اندر گھٹا ہوا ہو (۸۲) جدی کو نافغ ہے (۸۳) حصہ کو بھی
 نافغ ہے (۸۴) قرح شانے کو بھی مفید ہے (۸۵) سوئفس کو نافغ ہے (۸۶) انصاف النفس کو
 بھی نافغ ہے (۸۷) حین کو بھی جاری کرتی ہے اگر مختلف اوقات میں آتا ہو (۸۸) رحم کو جو جانب کو
 میل رکھتا ہو نفع دیتی ہے یعنی میلان الرحم کو اچھا کر دیتی ہے۔ **متاخرین** سے ان منافع پر اور بھی تجربا
 ہیں چنانچہ تفصیل ذیل وہ سب اس طرح سے فرمائے ہیں (اول) یہ کہ سنجین تھمہ اور استار کو نفخ پہنچاتی ہے
 (دوسرے) یہ کہ تپ وبائی میں بھی فائدہ پہنچاتی ہے (تیسرے) یہ کہ ہینے اور بوسیر کی کو بھی نفع رسا ہے
 (چوتھے) یہ کہ تند رست کی صحت کی نگہبان ہے (پانچویں) یہ کہ مواد کے جمع ہونے کی مان ہے (چھٹے)
 یہ کہ خلط عفن کی عفونت کی دافع ہے (ساتویں) یہ کہ گاڑے خلط کو ٹپلا کرتی ہے اور پچھے خلط کو گاڑھا
 کرتی ہے (آٹھویں) یہ کہ معدے کو مادے سے پاک و صاف کرتی ہے (نویں) یہ کہ حرارت منفرد کو ٹھیک کر ٹھنڈا
 کرتی ہے (دسویں) یہ کہ گاڑے خلط کا نقیہ کیا کرتی ہے (گیارہویں) یہ کہ خون کے جوش کو تسکین دیا کرتی
 ہے (بارہویں) بند پٹیاب کو رواں کرتی ہے (تیرہویں) خلق اور تالو کو تری دیکر تروباں کرتی ہے (چودھویں)
 یہ کہ کچلی ہوئی طوبتوں کو سانس کے رستوں سے اور پسوں سے ہٹاتی ہے (پندرہویں) پیاس کی شدت
 کو تسکین پہنچاتی ہے (سولہویں) مشروبات کو صفر اربجائے سے روکا کرتی ہے (سترہویں) کیفیات
 غریبہ کو جو فراج یا بدن میں پیدا ہوں اصلاح کیا کرتی ہے (اٹھارہویں) معدے کو جلا کرتی ہے۔
 (انیسویں) شہتا کو قوت دیا کرتی ہے۔ اور جالینوس نے کہا ہے کہ سنجین سفر جلی جو زنجبیل کے ساتھ مقوی کی ہوئی
 جو معدے کی سب بیماریوں کو نفخ پہنچاتی ہے اور کام و نزلا اور مینہ جگر جانیا کو سنجین کم تر من ہلہ لعابات
 کے فائدہ پہنچاتی ہے (یسویں) سنجین تے کو آسانی سے لاتی ہے یعنی اس کے سبب سے تے جلدی سے
 آجاتی ہے اور شیخ الرئیس نے یوں فرمایا ہے کہ اگر اول ہی سے تے پانی جالے تو اس چیز سے تھ کر لٹ جائے

امر بما ليس فيه مخالفة للمعتاد مثل السكنجين بالمار الحار وفي حالة الغشيان المقوى بالنعناع او ببار السفرجل وينفع اليرقان خصوصاً الهندبامى و السكنجين المنعفى بان يطرح اوزان المنعفى في اثنار الطبخ يقوى المعدة ويرفع الغشيان اللازمه لها والنعناع ضايق لمنافع السكنجين ومصلح لجميع الحموضات لكن السكنجين يصنع للمحرورين لم يطرح النعناع وكذا لمن اراد القهي.

السؤال الحادى عشر لمحمد السكنجين القليل المجموطة قوم الجواب من مسائل النجاذ حيث يقول انه اذا كان كذلك رطب الفم والحك لتسكينه المرة الصغرى بما فيه من المجموطة واعان على نفث التحامه وسكن العطش ووافق المواضع التى دون اشتراسيف ومنع من حدوث المضار المعانيه لان طبع المعار البرود اليبس ولا نهاعصبية.

السؤال الثانى عشر لم امران سقى السكنجين فى الامراض الحادة قبل تناول مار الشخير بساعتين وبعده بساعتين الجواب من مسائل النجاذ اما قبله فلانه يحلو لطيفى اللهب واما بعده فلانه نيفذ ما يولده مار الشخير.

السؤال الثالث عشر ما هو القانون الكلى فى مداواة حمى العفونة الجواب من الجزريات لابن سينا حيث يقول القرص فى مداواة هذه الحميات

جو چیز عادت کی مخالفت نہ کرے یعنی معدے کو اذیت نہ دے جیسے سکنجبین گرم پانی کے ساتھ معدے کو ضرر نہیں پہنچاتی ہے اور آسانی سے قے لاتی ہے اور غلیان یعنی متلی میں وہ سکنجبین پلا میں جس میں بودینہ یا ہی کا پانی ملائیں (اکیسویں) یہ فان کو بھی فائدہ دیتی ہے خصوصاً ماہ سکنجبین جس میں کاسنی ملی ہے اور وہ سکنجبین پوٹینے کی جس کے دوسرے گوش میں پوٹینے کے پتے ملائے جائیں معدے کو قوت دیتی ہے۔

خصوصاً جس میں کاسنی ملی ہو اور اس غلیان کو بھی جو لازمی ہو منفعت دیتی ہے اور بودینہ سکنجبین کے تمام منافع کا دوسرا ہے اور سب ترشیوں کا مصلع اور دافع ضرر رہتا ہے لیکن وہ سکنجبین جو گرم مزاج والوں کے لیے بنائیں اُس میں بودینہ نہ ملائیں اور اسی طرح جس کو ٹیکوٹے کر لائیں اسکو بھی پوٹینے کی سکنجبین نہ پلائیں اور احتیاط کرنا ہے کہ وہ سکنجبین جو پوٹینے کے پانی سے بہ بخور ذیل بنی ہو غوبی ہو اسیر کو نفع دیتی ہے اسوجہ سے کہ دواسیر کے فوائد روکی جیتی ہے بلکہ اسی نافع ہے کہ ہر طرح کے زہر الم یعنی خون نکلنے کو مانع ہے ترکیب اس سکنجبین کی یہ ہے کہ سناہ بودینے کا پانی دو تولیہ لیں سرکہ بھی اسی کے مطابق دیں اور شکر تری ۲۰ تولہ ملائیں اور ان سبکی سکنجبین پلائیں۔

سوال سکیمین نے تھوڑی سکنجبین کی کیوں تعریف کی ہے مفصل بیان کرو جو کتا بوں میں لکھی ہے۔

جواب مسائل خبا میں یوں لکھا ہے اور سبب اسکی یہ بیان کیا ہے کہ جب سکنجبین کم ترش ہو نو ذیل میں نالو

کو ترک کریں اس وجہ سے کہ اپنی ترشی کے باعث سے خالص صفرا کو سکیمین دیکلی اور بلغم کے ٹھوکنے میں بھی مدد

پہنچائیگی اور بعض کی پائیں بھی شجھائیگی اور سولے شراعیف کے سب جگہ موافق آئیگی اور امعا کی چار یوں سے بھی

پچائیگی اسواسطے کہ طبیعت امعا کی سرد و خشک ہے اور امعا سب عصبی ہیں یعنی ٹھوٹوں سے بنی ہیں اور یہ سکنجبین گرم

و تر ہے پس انکے واسطے مانع ضرر ہے **سوال** کیوں حکم دیا گیا ہے کہ سکنجبین تیز مرضوں میں تو آتش جو سے دو

ساعت پہلے پلائی جائے اور بعد آتش جو کے بھی اسی طرح سے استعمال میں لائی جائے **جواب** مسائل خبا

سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قبل آتش جو کے تو اس غصن سے دی جاتی ہے کہ وہ مادے کو صاف کرتی ہے اور سوزش کو

بچھاتی ہے اور بعد آتش جو کے اس غصن سے پلائی جاتی ہے کہ وہ اس چیز کو جو آتش جو سے پیدا ہوا ہو قے سے نفع دے

کرائی ہے۔
سوال
تپ عصبی کے
علاج کا قانون
کلی کیا ہے بتاؤ
جو حکم دے
تجو کیا ہے
جواب
خزئیات میں
شیخ نے یوں
لکھا ہے کہ
ایسے ہوں تیں

تارة تجزئ الحى فيحتلج ان يزوي رطب وتارة نخو الما دة حتى يحتلج ان ينضج او
 يتفزع والانضاج في الغليظ تعدليه بالترقيق وفي الرقيق تعدليه بالتغليظ
 وربما ينقض ما يستدعيه الحى من التبريد والخلط من الانضاج فيمنذ
 يجب ان يراعى الاهم من الامرين فان كانت القوة قوية قطعت السبب
 ووبرت الخلط ومنعت الغذار وان كانت ضعيفة اشتغلت بتعديل المضاد
 لها فبروتة وانعشت القوة بالغذار

السؤال الرابع عشر ما هو القانون الكلى في معالجات امراض العصب الخمسة
 اعنى الخدر والتشنج والرعشة والاختلاج والفالج الجواب من خبريات ابن
 سينا يقصد فيها قصد موزع الدماغ ولا يعجل باستعمال الادوية القوية
 بل يقتصر على اشياء لطيفة مما يلين وينضج والحقن جيدة ثم آخرة يستعمل
 المستفرغات القوية ونوع المفلوج في اول الامر بالرحل او مارا الشخير
 يومين ثلثة وان تحملت القوة فالى الرابع عشر واجتهد في تجويعه وتعطيشه

السؤال الخامس عشر ما الفرق بين الدوار والغذار الجواب من الاصول
 لابن رضوان حيث يقول الفرق بين الغذار والدوار ان الغذار تغير في
 البدن ويتحول كيلوسه الى ان يصير كيموسا من كيموسات البهين فمنه ما هو

جو غصوت سے بول کبھی تو اس تپ کی طرف متوجہ کرنا چاہئے ہیں۔ ورنہ اسے اور بھی کبھی حاجت ہوتی ہے اور کبھی ماورے کی طرف رجوع کرنی پڑتی ہے پس کھانا اور کھانا ہونا ہے اور نفع حاصل ہوتا ہے بذریعہ کہ ماورہ غلیظ کو قوی کر دیا جائے اور نفع کو غلیظ بنایا جائے اور اکثر اوقات یہ تمام بھی ملتا جلتا ہے یعنی اول تھریہ و تھریہ تپ کو باخروج غلظ کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اس کے معکوس ضرورت ہوتی ہے پس اس وقت چاہیے کہ دونوں ہاتھوں میں ہضم نہ ہو اس کی رعایت کریں پس اگر مانتھہ کے قوت میں ہیں تو تپ کے سبب کو قطع کرینگے اور غلظ کی تہ نہ کرینگے اور غذا نہ دینگے اور اگر کیفیت ہو کہ نہ ماورہ نہ اندل کر کے تھریہ کھانا دے اور غذا دیکر قوت کو تھریہ باہر نکالے ان طرح سے علیٰ اس تپ کا عمل میں آج تک اب مدینہ تلمذہ شفا پاسے کا

سوال چھوٹے سے بچوں مرضوں کے علاج کا قانون کلی کیا ہے یعنی نہ اسٹینج، نہ ریشٹا، نہ اخلط اور فالج کا علاج کیا ہے؟
جواب شیخ نے قانون کی جو رعایت میں بول لکھا ہے کہ ان امراض میں بزرگ مانع کا علاج کیا جائے اور نفی وہ اوّل کا دینا جس میں نہ آئے بلکہ لطیف و دواؤں پر چڑھنے کی تمہین کریں اور ماورے کو بچائیں اور قید ختموں پر اکتفا کریں گے۔ پھر مرض کے آخر قوی اسفطراخ کر سنے والی دوائیں دینگے اور خدج کے یہاں کہ مرض کے شروع میں مارا عمل پائیں گے یا چھلے آئے اگر ماورہ گرم ہو گا تو آتش جو تھائیے دو یا تین تک علاج کی ہی ضرورت رہے گی اور اگر قوت اٹھائے گی تو چودہ روز تک یہی کیفیت رہے گی اور مغلطی کے بھوکا اور پیاسا رکھنے میں کوشش کی جائے کسی قسم کی غذا مطلق نہ دی جائے۔

سوال دوا اور غذا میں فرق کیا ہے یعنی کیا چیز دوا ہے اور کونسا غذا ہے۔

جواب ابن خضائے کے اصول میں یہ لکھا ہے یعنی حکیم سطور اس طرح سے کہتا ہے کہ دوا اور غذا میں فرق یہ ہوتا ہے کہ غذا بدن میں جا کر تغیر پاتی ہے اور کیلوس ہو کر یعنی معدے سے پک کر جگر میں آتی ہے اور جگر سے کیوس بن کر یعنی جگر میں پک کر جڑ بدن ہوتی ہے اور باعث بقاے تن ہوتی ہے۔ پس غذا وہ ہے جو تغیر پاتی ہے مگر نہ بہت دیر اور نہ بہت مختار وہ چھہ روتی ہے جو پروز کھائی

سريع التغير مثل الخمر ومنه ما هو وسط مثل الخبز ومنه ما هو بطيء مثل لحم البقر
ومنه ما يغير البدن اولاً ثم يعود فيتغير عن البدن ويستحيل كيلوسه الى
بعض كيوسات البدن مثل الحنس ويسمى ما كان كذلك غذاءً دوائياً. و
الدوار هو ما كلما غير البدن فمنه ما يغير البدن ثم يعود فيتغير من البدن فيقلب
اليه ويسمى دواءً غذائياً مثل الادوية الحلوة ومنه ما يغير البدن لضعف قوته
قليلاً قليلاً اذ ان يدفعها طبيعة البدن فيخرج عن البدن واما ان ينقسم و
يستحيل ويظل قوته ويسمى دواءً على الاطلاق ومنه ما يغير البدن ولا يتغير عن
البدن ويسمى ما كان كذلك دواءً قتالاً.

السؤال السادس عشر ما هو القانون الكلي في علاج القى الجواب من الخبز يت
لا ابن سينا حيث يقول ما كان من القى متولداً عن فساد استعمال الغذاء
اصلح الغذاء واستعين بمقويات المعدة الحارة العطرة وما كان سببه مادة
رديّة او كثيرة استفرغت تلك المادة على قوانين الاستفراغ والحقن جيد
والقى ايضا يقطع القى اذا كان عن مادة فان كانت غليظة بدأنا فلفظنا بها
ثم قطعنا بها ثم استفرغنا بها وجذب المادة الهابطة الى الاطراف نافع جداً في
حبس القى واذا كانت الطبيعة بالسيئة فلا يحبس القى مما يخفف من القوايض

جاتی ہے اور بعض غذا جلد تغیر پاتی ہے جیسے شراب اور بعض غذا وہ ہے کہ دیر میں تغیر ہوتی ہے جیسے
کائے کا گوشت کہ بہت دیر میں تغیر پاتا ہے جب کہ میوس بنکر بدن کے کام آتا ہے اور بعض غذا وہ ہے
کہ پہلے بدن کو تغیر دیتی اور پھر اپنی حالت پر آ جاتی ہے پھر آپ بدن سے تغیر پاتی ہے یہاں تک کہ اس کا
کیلوس کسی قسم کا کیوس بنکر بدن کے کام آتا ہے جیسے کا ہوا یہی غذا کا نام غذا سے دوائی ہے اور
دوا روہ ہے جو بدن کو تغیر دے پس بعض تو وہ ہے کہ بدن کی کیفیت بدلے اور پھر اپنی حالت پر آئے
اور بدن سے تغیر پائے اور بدن ہی کی طرف پلٹ جائے جیسے شیریں دوائیں ہیں کہ وہ دوائیں غذائیں
ہیں پہلے اپنا اثر دکھاتی ہیں پھر بدن کی تاثیر سے جزو بدن ہو جاتی ہیں اور بعض دوا روہ ہے کہ بدن میں
تغیر دکھتی ہے اور کم کم مضاعف ہوتی ہے قوت اسکی پس یا تو طبیعت بدن کی اسکو دفع کرتی ہے اور بدن سے
باہر لاتی ہے یا وہ دوا تمام جسم میں تقسیم پاتی ہے اور کسی خلط کی طرف تخیل ہوتی ہے اور باطل ہوتی ہے
قوت دوا کی۔ اس کا نام مطلق دوا ہے۔ اور بعض دوا روہ ہے جو بدن کو بدل دیتی ہے اور جو بدن سے کچھ
اثر نہیں لیتی وہ دوا قتال ہے جس کے ضرر سے بچنا محال ہے۔ **سوال** تہ کے علاج کا قانون کلی کیا ہے
اور کس طرح یہ مرض ہوتا ہے **جواب** ابن سینا کے جزئیات میں لکھا ہے کہ تہ کا مرض اگر غلے کے استعمال کے
فساد سے پیدا ہوتا ہے تو علاج یہ ہے کہ غذا کی اصلاح کی جائے یعنی اچھی غذا یا اچھے طبیعت سے دی جائے اور گرم فوج شدہ غلے یا
سے معدہ کو مدد دینا یہ بلاتے کی رد ہوا اور اگر تہ کسی رومی مادے سے خواہ کم ہو یا سوا ہو پیدا ہوئی ہو تو اس
طرح کو تفرغ کے قانون سے یا اچھے خفوں سے نکالیں تاکہ معدے کو اس مادے سے صاف و پاک
کر ڈالیں اور تہ کروا بھی نئے کو نفع کرتا ہے اور اس مادے کو دفع کرتا ہے جب کہ تہ بسبب کسی مادے کے ہو
پس اگر مادہ کا طرح ہوگا تو ہم اسکو ہلکا کر نیچے اور پھر اسکو اس جگہ سے جہاں لگا ہوگا جاکر نیچے پھر سہل خانہ
عمل میں لائیگی اور اس طرح کا استفراغ کر کے اس مرض کے علاج سے فراغت پائیں گے اور جوش مارنے والے
مادے کا اطراف کی طرف کھینچنا بھی نئے کے روکنے میں بہت نفع پہنچاتا ہے اس طرح سے ہی علاج تہ کا

الابقدر من غير احجاف واذا قذف ووار مقويا جالبا للقتل فاعده مئة اخرى
فان اشتدت كراهية فغير شيء من راحته اولونه واذا كان الغشيان
على الخوف ان يتلى صاحبه وتقتى واكثر الغشيان العارض عن حرارة ويؤت
تزول بالتضميد المبرد والمطرب واما الغشيان المادى فلا بد من تنقية المعدة
بما يليق ثم يعالج الكيفية الباقية بما يصادفها من الادوية العطرة مع الربو طارة
او بارودة لكل بحسبه-

السؤال السابع عشر الفرق بين الضماد والكماد الجواب في الاصول لابن
رضوان ان الكماد يوضع وهو حار والضماد يوضع وهو بارد والقصد فيهما ان تنفيد
العضوة او تبديل فراج حتى يعود الى الاعتدال او تحليل ما اجتمع فيه ونضاجه
او دفعه الى وراره او منع ما تجلب او ينصب او تحيف اجزاء العضو او تقبضها او تليينها
او تعليلها او تلطيف حاصل او تغليظ او تقطيعه او تلزجه وتاليف الادوية يكون
بحسب المقصود اليه من هذه الانواع

يختل

السؤال الثامن عشر كرم هي الاغراض المقصودة في حرق ما يحرق من الادوية
وغسل بغسل الجواب من كلام امين الدولة بن التليذ حيث يقول اما الاغراض
المقصودة في حرق ما يحرق فمستة بالتنقيص حدة كالتقلط والزاج والاكيب

کیا جاتا ہے اور جب طبیعت مریض کی خشک ہو یعنی قبض ہو تو ان قابض دواؤں سے جن میں خشکی ہو نہ لکھنی چاہیے۔
 اگر جب تک کہ وہ قبض میں نہ شیرازی جابیں پس اگر چہ کسی مقوی اور قابض دوا کو ڈال دے مگر وہ دوبارہ دی جائیں اور
 اگر مریض کو شدت سے کراہت ہو تو قدرے آسانی ہو اور رنگ کو بدلیں ان تدبیروں سے اس دوا سے کام لیں مگر اگر
 انہیں ان معدے کے خلا سے ہو تو مریض کو پھر بھر کے غذا کھلائیں اور بعد متلار کے اس سے نئے کرائیں اور اگر ضرورت
 متلی جو گرمی و خشکی سے وقوع میں آتی ہے سرد و تر دواؤں کے چھانے سے دفع ہو جاتی ہے اور جو خشکی کا مادہ معدے
 میں جمع ہو نیکی سبب سے ہو پس اس صورت میں معدے کا تفتیش کرنا ان تدبیروں سے جو سرد و تر ہیں ناجائز ہوگا۔
 پھر جو کیفیت کہ باقی رہے گی ان کا ان دواؤں سے جو اس کیفیت سے برخلاف اور خوشبو ہوں علاج درکار ہوگا ساتھ
 رطب گرم یا سرد کے کہ جو مریض کے حال کے مناسب ہوں اور دفع کیفیت سے بہت ضروری و واجب ہوں۔

سوال غذا دوا کا دین فرق کیا ہے اور کس کس جگہ کیا جاتا ہے **جواب** ابن رضوان کے اصول میں لکھا ہے
 کہ کھادوہ ہے جو گرم رکھنا چاہئے اور غذا دوا وہ ہے جو سرد کام میں آئے اور دوز کے عمل میں لائے گا اور اگر طبیعت
 کیا جاتا ہے اور ہر ایک اپنے اپنے موقع پر کام میں آتا ہے (ایک) یہ کہ کسی عضو کو قوت پہنچانی ہو یا مزاج کی کیفیت
 جو کبھی بے اعتدال کی طرف لانی ہو دوسرے اس مانے کا کھانا ہے جو ہاں جمع ہو گیا ہے اور پھر اس کا پکا کرنا ہے
 جو کبھی ٹپا ہے پھر اس کا کھانا ہے اور عضو کا وہ دوا ہے (تیسرے) اس لئے کہ وہ کھانے جو کسی عضو کی طرف کھینچا آتا ہے
 یا کسی عضو پر پکا جاتا ہے (چوتھے) اس عضو کے اجزا کو نرم کرنا ہے جو کسی مادے سے سخت ہو جائیں (پانچویں) اس کے کھانا
 ان اجزائے عضو کا ہے جو کسی مادے کی جہت سے نرم نظر آئیں (چھٹے) نرم کرنا عضو کے اجزا کا ہے (ساتویں) سخت کرنا
 انہیں کا ہے (آٹھویں) اس چیز کا لطیف کرنا ہے جو عضو یا میں آئی ہے (نویں) غلیظ کرنا اس کا ہے جس نے
 کسی عضو میں قوت پائی ہے (دسویں) جدا کرنا اس مادے کا ہے جو عضو بلیل سے پکا ہوا ہے (گیارہویں) چھینا
 اسی مادے کا ہے جو کہیں سے جدا ہو گیا ہے اور دواؤں کا ترکیب دینا ان صورتوں میں اسی غرض سے ہوتا ہے غرض کا
 قصد کیا جائے انضام و یکاد جیسا کہ چاہئے ہے و یہاں عمل میں آئے **سوال** کس کس غرض سے بعض دوا اجزا کو

مضغ وادہ کو
 کھلائی جائے
 جاتی ہے اور
 بدون اس
 عمل کے مضغ
 نہیں دکھائی
 ہے جواب
 ابن الدولہ
 ابن تیمیہ نے
 کہا ہے کہ
 بعض دوا کا
 بلانا یا نج
 قابض سے
 ہوتا ہے اول
 یہ ہے کہ بعض
 دوا کی تیزی
 کم کی جاتی ہے
 غیبی ملاحظہ
 اور زان یعنی
 ہشکری جاکر
 عمل میں آتی ہے

صدة كالنوبة المحترقة والتلطيف كشافة كالسرطان وقرن الابل اياها يسهل
 كالابريسم والالان بطل رواز جوهرة كالعقارب واما غسل ما يغسل
 فالاغراض المقصودة فيه ثلثة ازالة نارية مكتبة كالنورة وامكان التصويل
 كالوتيا وازالة قوة مقصودة كقوة التعشيتة عن الحجب اللزني -

السؤال التاسع عشر ما هي الامور الضارة بالمعدة والامعاء والجواب
 من جزئيات القانون لابن سينا التخم والامتلاء ولذلك لا يحسب
 بدن انهم لان طعامه لا يهضم ولا يحسب منه البدن ولذلك منع
 الريح واتقل عظيم لضرفانه ربما ارتد ثقل من الغافة الى لفافة
 الى فوق حتى يعود الى المعدة فيؤذي اذى عظيما وكل ما لا يقبض فيه من
 العصارات خاصة فهو ردي وجميع الادوية يرخى المعدة ولا يوافقها و
 اسلمها الزيت وود من لفتق ومن الادوية والاغذية الضارة بالمعدة
 في الاكثر حب الصنوبر والسلق والباذرونج والسلم غير المهر بالطبخ
 والنخاض واشبرق والبقلة وليمانيه الاباخل والمرى والزيت والحلبة
 واسمسم فانها تضعفان المعدة واللبن ضار للمعدة وكذلك الخناخ
 والادوية ومن الاشربة ما كان غليظا ومن الادوية حب العرعر

والسرق

(دوسرے) کسی دوا کو تیز بنانا ہے جیسے نورے کو جلا کر لگانا ہے (تیسرے) کسی کثیف دوا کا لطیف کر کے استعمال میں لانا ہے جیسے سرطان اور بارہ سینکے کی شائع کا جلا نا ہے (چوتھے) استعداد پیدا کرنی اُس دوا میں تاکہ بہولت پس جائے جیسے ابرشیم کو جلا کر کام میں لانا یا نجوس (اُس دوا کی ذاتی بُرائی کو جلا کر دور کرنا جیسے پتھو جلا کر کام میں لانا۔ اور جن دواؤں کو دھوئے ہیں اُن میں یہ تین فائدے مقصود ہوتے ہیں (اول) کسی دوا کی اُس ناریت کو جو بالفعل حاصل ہوئی ہو مٹاتے ہیں جیسے نورہ محرقہ کو دھو کر کام میں لاتے ہیں۔

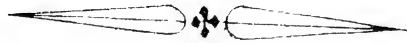
(دوسرے) دوا کو غلبہ دینا ہے جیسے توتیا ہے کہ جب دھو کر لگا یا جاتا ہے تو بہت جلد نفع پہنچاتا ہے۔ (تیسرے) اُس قوت کا دور کرنا ہے جو قوت مضد کجائے جیسا جھرا دہنی کا دھونا ہے اس شخص سے کہ نفیاً

زیادہ نہ لائے **سوال** ۱۹ وہ کون کون امور ہیں جو معدے اور امعاء کو ضرر پہنچاتے ہیں اور غلغلہ آدمی اُن سے حذر کرتے ہیں **جواب** جزئیات قانون میں جو لکھے ہیں وہ تفصیل اتنے ہیں (اول) عمدہ یعنی بھینسی کے دھتوں کا آنا دوسرے خوب پیٹ بھر کر کھانا اور اسی واسطے دلیں کا بدن پہکنا نہیں اس واسطے کہ کھانا اُس کا پہنچنا نہیں (تیسرے) یخ اور پانی کا کونکہ یہ بھی معدے کو بڑا نقصان دیتا ہے کس واسطے کہ سب اوقات پانی کا ایک غلاف سے دوسرے غلاف میں پھرنا ہے یہاں تک کہ معدے میں پہنچ کر اُس کو بڑی آواز پہنچاتا ہے (چوتھے) اُس چیز کا کھانا جس میں قہقہ نہ ہو اور عصارے سے خاص کر جو پھٹنے سے ٹپک سکتے ہیں۔ یہ وہ خاص کر معدے کو ردی ہیں اور کٹنی چینی معدے کو ڈھیلا کرتی ہیں اور موافق نہیں ہوا کرتی ہیں مگر روغن زیتون اور روغن پسند کہ سب سے اچھے ہیں اور اس قدر ضرر نہیں دیتے ہیں جہنم اور دیتے ہیں۔

اور اُن دواؤں اور غذائوں میں سے جو اکثر معدے کو ضرر کرتی ہیں یہ چیزیں ہیں حسبِ صنوبر اور چھندل و بادروج اور شلغم جو بچے میں بہت نہ کھلا ہو اور کپڑا ہو اور حاض اور شہرق اور قلعہ یانی مگر سرکہ اور مری اور زیتون کی شیا ہو تو ضرر نہیں کرتا ہے اور مٹھی اور تیل یہ دونوں معدے کو ضعیف کرتے ہیں اور دوسرے بھی معدے کو ضرر پہنچا دیتا ہے اور اسی طرح ہڈیوں کا گوشت اور ہڈیوں کا بھی ہے اور چھینے کی چیزیں ہیں جو شے کے گاڑھی ہو اور

وحب الفقد والآدوية المسهلة وتجميع ما يستنشق روى للمعدة والجماع من
اضرار الاشياء بالمعدة والتقى العنيف وان نفع من جهة التنقية فهو يضر
كثيرا بالضعيف -

السؤال العشرون ما هي الاشياء المضارة بالكبد الجواب من خزيات
ابن سينا حيث يقول او خال طعام على طعام واساة ترتية من ضر
الاشياء بالنجس وشرب الماء البارد دفعة على الرق وفي اثر الحمام والجماع
او الرياضة لانه ربما ادى الى تبريد شديد لمحرص الكبد الملتبته على الاقياز
السرير والكثير منه ربما ادى الى الاستقار ويجب في مثل هذه الحال
ان يمزج ولا يبرد تبريدا ولا يعذب عذابا بل يصن قليلا قليلا مصا والاشياء
اللزجة كلها تضر بالكبد من جهة ما يورث السد والشرب الحلو يحد في الكبد
سد او هو في نفسه يحلو ما في الصدر



دواؤں میں سے جب عرعر اور جب فقہ یعنی تخم فکشت جسے ہندی میں سنبھالو کے بیج کہتے ہیں اور جو وہائیں
 کر دست آوی ہیں اور کل وہ چیزیں جو بھوک بند کردیں معدے کے واسطے بدھیں اور جالغ ان سب سے
 زیادہ برائے معدے کو بہت ضرور دیتا ہے اور وہ تھے جو دشواری سے آئے اگرچہ سبب تنفیہ کرنے معدے
 کے وہ نافع ہے مگر سبب شعلت پیدا کرنے کے معدے میں نقصان عظیم دیتی ہے۔

سوال کون کون سی چیزیں میں جو بھوک کو ضرور دیتی ہیں اور کیا کیا بیماریاں پیدا کر دیتی ہیں۔

جواب جزئیات قانون سے لکھا جاتا ہے کہ کھانے پر کھانا اور بے ترتیبی سے کھانا جگر کو بہت ضرر پہنچاتا
 ہے اور نہ ہار یا بعد حمام کے یا بعد جالغ کے یا بعد ریاضت کے دفعہ سرد پانی پینا جگر کو اذیت دیتا ہے اس واسطے
 کہ جگر جو ان اوقات میں بھڑکنا ہوتا ہے وہ جلد اور بہت پینے کا حلیں ہوتا ہے پس جب اس طرح سے پانی پیا
 جاتا ہے تو جگر کو بہت سردی پہنچاتا ہے اور جگر کا سرد ہونا بہت برائے کس واسطے کہ لڈا کا کیوس یعنی اخلاط کا
 پیدا ہونا اسی سے ہوتا ہے اور اکثر اوقات ان ہی امور کے باعث کے بعد پانی پینے سے مستفاد ہوتا جاتا ہے پس
 واجب ہے کہ ان امور کے بعد پانی کے ساتھ کچھ اور چیز ملا دے اور بہت سرد نمک سے اور ٹوٹکا کر نہ ہے بلکہ
 مخلوط اٹھوڑا چ سے اور چکپی ہوئی چیزیں بھی جگر کو ضرر پہنچاتی ہیں کیونکہ اسی چیزیں سدہ بناتی ہیں اور شراب طوا
 بھی جگر میں سدہ پیدا کرتی ہے اگرچہ سینے کو صاف بھی کر دیتی ہے۔



الباب السابع

فيما يأل عنه الكمال وهو عشرون مسألة

السؤال الاول في اتي امراض العين يمكن لعرق السوس الجواب
من كلام ديسقوريدس مما نقله ابن وافد في ادوية المفردة حيث يقول
ان اصل السوس اذا قشر وحق ونخل بنخل واكتحل به كان دوارنا فعاً
للظفرة في العين يذرع عليها فياكلها ويفنيها ويحج اثرها وكذلك فعله بالحم
الزائد الذي يخرج في اصول الاطفار

السؤال الثاني كم هي الاسباب في روية الشئ الواحد اثنين الجواب
من طبيعيات الشفا لابن سينا حيث يقول ان السبب في روية الشئ
الواحد اثنين اربعة اسباب احدها اتصال الآلة المودية للشج التي في
الجلدية الى ملتقى العصتين فلا يتاوى اشجان الى موضع واحد على الاستقامة
بل ينتهي كل عند جذر من الروح الباصر المرتب هناك على الخذة لان خطي
الشجيين لم ينفذ انفوذ من شانهم ان يتقاطعا عند مجاورة ملتقى عصبتين
يفجب لذلك ان ينطبع من كل شج منفذ عن الجلدية خيال على حدة وفي

ساتواں باب

ان چیزوں کے بیان میں ہے جو آنکھیں بنانے والے سے
پوچھی جاتی ہیں اور وہ ہیں سوال ہیں

سوال آنکھ کے کس کس مرض میں سوس لگایا جاتا ہے جو آنکھ کو فائدہ دکھاتا ہے۔

جواب ابن دافند نے اپنے ادویہ مفردہ میں جو حکیم و بقوریدس کے کلام سے نقل کیا ہے اس طرح سے
عرف سوس کا فائدہ ذکر کیا ہے کہ جب ملوٹی چھلک اور باریک پس کر پھیلنی میں بھائی جائے تو اس آنکھ کو جس میں
ناخن ہو بہت نفع پہنچائے اس طرح سے کہ اس پر چھڑک جائے پس اس ناسنے کو کھاسے اور فنا کرے اور ایسا
کر اس کا نشان بھی کوئی نہ پائے اور یہی تاثیر اس زائد گوشت میں بھی دکھائے جو ناخنوں میں نکل آئے۔

سوال کس کس سبب سے آنکھیں ایسی ہو جاتی ہیں کہ ایک چیز کے دو دو نظر آتے ہیں۔

جواب طبیعات شفا میں لکھا ہے یعنی شیخ الرئیس نے یوں کہا ہے کہ ایک چیز کے دو دکھائی دینے کے
سبب چار ہیں جسکی جہت سے آنکھیں اس بات میں ناچار ہیں۔

(ایک) یہ ہے کہ وہ آلہ جسکی صورت کو جو طوبت جلدی میں ہے دونوں ٹھوں کے ملاپ کی جگہ تک

پہنچاتا ہے مل جاتا ہے پس اس صورت میں دونوں صورتیں ایک جگہ پر ٹھیری ہوئی نظر نہ آئیں گی بلکہ علیحدہ

علیحدہ روح باصرہ کے جز مشتمل ہو جائیگی اس واسطے کہ دونوں خطوں نے دونوں صورتوں کو ویسا نفوذ نہیں کیا

کہ جسکی شان سے یہ ہے کہ دونوں ٹھوں کے ملاپ کے قریب تقاطع کرنا پس ایسی صورت میں واجب ہے

کہ ہر ایک صورت سے جو طوبت جلدی میں نفوذ کرتی ہے ایک علیحدہ خیال پیدا ہو اور روح باصرہ کے

جزء من الروح الباصر على حدة فيكون كأنها خيالان عن شيتين متفرقتين
 من خارج اى اذ لم يتحد الخطان الخارجان منهما الى مركز الجليدية ناخذين
 الى العصبتين الثاني حركة الروح الباصر وتوجهيته وسيرته حتى يتقدم
 الجزء المدرك من كرة المرسوم له في ابطع آخذا الى جهة الجليدية متموجا مضطرا
 فيرسم فيه الشج وانخيل قبل تقاطع المحرطين فيرى شجيين وهذا مثل
 الشج المرسم من الشمس في الماء الزاكد الساكن مرة واحدة والمتسم منها
 في المتموج ارتساما متكررا الثالث اضطراب حركة الروح الباطن الذي
 ورا التقاطع الى قدام وخلف حتى يكون لها حركتان الى جبهتين متضادتين
 حركة الى الحس المشتركة الى التمتي لعصبتين فيتأدى اليها صورة المحسوس مرة قبل ان
 ما يوديه الى الحس المشترك كأنها كادات الصورة الى الحس المشترك رجح منها جزو يقبل ما توديه القوة
 الباصرة وذلك بسرعة الحركة فيكون ما توديه القوة الباصرة مثلاً قد ارتسم في الروح
 المودية صورة فيقبلها الى الحس المشترك وكل مرتسم زمان ثبات الى ان
 ينحى فلما زال القابل الاول من الروح عن مركزه لا اضطراب حركة خلفه
 جزواً فقبل قوله قبل ان نحى عن الاول فتحركت الروح لا اضطراب الى
 جزو متقدم كان في سمت المرى فادركه ثم زال ولم تنزل عنه الصورة وفتحة

جزو میں اسی حصہ اور سرا ہو پس وہ دونوں شمال ایسے ہونگے کہ گویا خارج ہی سے جدا ہیں اس واسطے کہ وہ دونوں
 جو دونوں صورتوں سے مرکز جلدیہ کی طرف نکلتے ہیں اور دونوں عصبوں کی طرف راساً ہی متحد نہیں ہیں (دوسری
 سبب روح باصرہ کی موجی حرکت ہے دائیں بائیں اسکی چال موج کی صورت ہے یہاں تک کہ وہ جزو کفیت
 کا جزو کفیت کی مقرر شدہ روش سے حاصل ہو کر طبیعت میں نقش ہو جاتا ہے وہ رطوبت طہیدیہ میں منجمد اور منظر
 رجوع کرتا ہے پس اس میں وہی ہیئت اور خیال اس جگہ کا نقش ہو جاتا ہے پہلے اس سے کہ وہ منظر
 خطوں میں تقاطع پائے پس اس صورت میں ضرور ہے کہ ایک چیز دو مرتبہ دیکھی جائے اسکی مثال ایسی ہے
 کہ جیسے آفتاب کی ہیئت ٹھہرے ہوئے پانی میں ایک ہی نظر آتی ہے اور موج مارنے سے پانی میں بار
 بار منتہی جاتی ہے (تیسرا) سبب روح باطنی کی حرکت کا فطر ہے کہی وضو اب روح کو پیچھے لگیا ہوا دیکھی
 آگے لایا ہے تا آنکہ روح باطنی کو دو حرکتیں ہونگی اور دونوں کی دو بہتیں متضاد ہونگی ایک حرکت جس مشترک کی
 طرف بچھلے گی دوسری حرکت دونوں پھلوں کے ملاپ کی جگہ لائے گی پس دونوں میں محسوس ہونیکے صورت ایک ہوا
 دفعۃً آتی قبل اسکے کہ وہ صورت مٹ جائے جبکہ حرکت روح کی جس مشترک کی طرف پہنچے گا گویا کہ روح نے
 اس چیز کی صورت جس مشترک کی طرف پہنچائی وہ صورت اٹھتی پھر آتی اور جس مشترک نے اس چیز کو قبول کیا جبکہ
 قوت باصرہ نے پہنچایا ہے اور یہ حرکت کی سرعت سے ہول ہے اسکی مثال یہ ہے کہ اس موقع میں جو صورت کو جس
 مشترک کی طرف پہنچاتی ہے ایک چیز کی صورت نقش ہوئی پھر روح نے وہ صورت جو اس میں آئی تھی جس مشترک کی
 طرف نقل کر دی اور یہ نقش کے لیے ایک زمانہ ٹھہرنے کا ہوتا ہے جب تک کہ وہ نقش مٹ جاتا ہے پس جب
 وہ جزو روح کا جسے اس کے نقش کو قبول کیا تھا اپنے مرکز سے خط ایک سبب ہٹ گیا دوسرا جزو روح کا اسکی جگہ آگیا
 اور اس صورت کو پہلے اس سے کہ جزو اول مٹ چکی ہو قبول کر لیا پس روح نے پہلے تو اس اول جزو کی طرف
 جو اس دیکھے ہوئے جزو کی جانب مقابل تھا حرکت کی اور وہ صورت حاصل کر لی اور پھر اس جزو کی صورت
 اس جزو سے مٹتی نہ تھی کہ دوسرے جزو کی طرف روح نے حرکت کی اور وہ صورت اس دوسرے جزو سے

بل هي فيه والى جنبه وآخر قابل للصورة ايضا بمصولة في سمت الذي
 في مثله تدرك الصورة عاقبا للجزء الاول والسبب الاضطراب الرابع اضطراب
 حركة يعرض للثقبه العينية فان الطبقة العينية سهلة الحركة الى جهة يتسع
 لها الثقبه ويضيق تارة الى خارج وتارة الى داخل على الاستقامة او الى جهة
 فيتبع اندفاعها الى داخل اجتماع يعرض لها فاذا اتفق ان ضاقت الثقبه
 يرى الشئ اكبر واتسع يرى الشئ اصغر واتفق ان مالت الى جهة راي في
 مكان آخر فيكون كان المرى او لا غير المرى ثانيا وخصوصا اذا كان قد مثل
 قبل ان يحال للصورة الاولى صورة اخرى -

السؤال الثالث في اى امراض العين تضر بالقصب البالي العتيق فيبر
 الجواب من الملكي حيث يقول ان القصب البالي العتيق اذا سمح لنمو ويره
 العين نفع البياض -

السؤال الرابع كم هي الامور الصارة بالنظر وما هي الجواب من الكتاب الثالث
 من القانون حيث يقول انها ثلثة احدها افعال وحركات الثاني اغذية
 الثالث حال التصرف في الاغذية اما الافعال فمثل الجماع الكثير وطول النظر
 في المضيات وقرارة الدقيق قرلة تامل بافراط فان المتوسط فيها

قبول کر لی اسی طرح سے جیسی پہلے ہونے لگی تھی (جو تھا) سبب اضطراب اس حرکت کا ہے جو قلب بعینہ کو عارض ہوتا ہے اس واسطے کہ طبقہ عینہ کسی دینیت کی طرف جلد حرکت کرتا ہے اور اس دینیت کے آنے کی واسطے اس کا سوراخ چڑنا ہو جاتا ہے پھر کبھی باہر کی طرف تنگ ہوتا ہے اور کبھی داخل کی طرف چھوٹا جاتا ہے یا وہ طبقہ کسی جانب کو متحرک ہو پس اس کے داخل کی طرف دفع ہونے سے ایک اجتماع پیش آتا ہے پس ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اگر وہ سوراخ تنگ ہو تو وہ چیز جو دکھائی دیتی ہے بڑی نظر آتی ہے اور اگر چڑا ہو تو چھوٹی معلوم ہو جاتی ہے اور اگر کسی جانب کو وہ سوراخ مائل ہو تو وہ شے کسی اور جگہ دکھائی دیتی ہے پس گویا وہ شے جواول دکھائی دی وہ مخالف اس کے ہوتی ہے جو دوسری بالظہر ٹہری خصوصاً جب پہلی صورت کے مرتبہ سے پہلے دوسری صورت سامنے آئے۔

سوال آنکھ کے کون سے مرض میں پرانا بائس بوسیدہ چھڑکا جاتا ہے کہ مر لیں اس سے شفا پاتا ہے۔
جواب ملکی میں یوں لکھا ہے کہ جب پرانا بائس بوسیدہ باریک ہیں کہ چھڑکا جائے تو اس سفیدی کو جو آنکھ میں پڑ جاتی ہے نفع دکھائے۔

سوال کتنے امور ہیں جن سے نظر کو ضرر ہوتا ہے یعنی بینائی کو ہٹنے خطر ہوتا ہے اور وہ کون کون سے ہیں۔
جواب قانون کی تیسری کتاب سے لکھا جاتا ہے کہ تین امور سے نظریں فقور آتا ہے۔

(ایک) تو افعال و حرکات میں جو عمل میں آئیں (دوسرے) غذا میں یعنی جو چیزیں کھائی جائیں۔
 (تیسرا) حال غذاؤں کے تصرف کا ہے اب ہر ایک کا ضرر و کچھ اور اسے بچتے ہو (پہلے) افعال میں اور پھر یہ اعمال میں (اول) تو جماع کی کثرت ہے کہ اس لذت میں بڑی مضرت ہے (دوسرے) چلتی چیزوں کا بہت نظر کرنا ہے کہ یہ بھی آنکھوں کو ضرر کرتا ہے۔

(تیسرا) ایسے باریک کچھ ہوئے کہ چڑھنا جو نامل کے ساتھ پڑھا جاتا ہو یعنی بہت غور کرنے سے نظر آتا ہو۔
 پس میانہ روی اس میں نفع پہنچاتی ہے اور زیادتی ضرر پہنچاتی ہے اور اس طرح سے اب باریک کام بھی ضرر

منافع وكذلك الأعمال الدقيقة والنوم على الامتلاء والعشار وكلها يخفف
الطبيعة ايضا وكلما يعكر الدم من الاشياء المالحه والحريفة واسكوا ما اقنى
فينفع من حيث انه يقي المعدة ويمنع من حيث انه يحرك مواد الدماغ
فيدفعها اليه وان كان لا ينبغي ان يكون بعد الطعام وبرفق والاستحمام
ضار والنوم المفرط ضار واليك الكثير ضار وكثرة الفصد خصوصا الحاجة
المتوازية ضارة واما الاغذية الضارة فالمنهقة والمالحة والحريفة وما يودي
فم المعدة والكلى والبصل والثوم والبازروخ اصلا والزيتون والكزب
والشبت والعدس واما التصرف في الاغذية فان تينا ولها ويحترق من فسادها
وكثرة بخارها -

بعضها
بعضها

السؤال الخامس اذ اريت العين كمال كيف تعلم انها من قبل الرطوبة
او من قبل الطبقات الجواب من القانون اما الكمال بسبب الرطوبة
فيكون جريا بالليل اقل بسبب ان ذاك يحتاج الى تحديق وتحريك للمادة
الى خارج والمادة الكثيرة تكون اعصى من القليلة واما الكمال بسبب الطبقات
فتجمع بصراشد -

السؤال السادس كيف يعلم ان العين الزرقاء بسبب قلة الرطوبة البهيمية

کرتے ہیں (چوتھا) پیٹ بھرے پر سوتا اور رات کے کھانے پر سونا پس لازم ہے کہ کھانا کھا کر تنہا جاگے
 کہ کھانا منہ را در کچھ مضحک ہو جائے بعد ازاں مضائقہ نہیں ہے اگر سو جائے۔ (پانچواں) امر جو لبیر کو ضرر دیتا
 ہے وہ بے چہرہ بن کر دیتا ہے (چھٹا) امر جو آنکھوں کو ضرر دیکھاتا ہے وہ جو خون کو گدلا بناتا ہے جیسے نکمیں
 چیزیں اور نیز چہری چیزیں اور نٹے کی چیزیں (ساتویں) تے کرنا پس تے اس وجہ سے کہ معدے کو
 صاف کرتی ہے آنکھ کو نفع پہنچاتی ہے اور اس میں شیت سے کدواغ کے مواد کو حرکت دیتی ہے آنکھ کو صاف
 دکھاتی ہے اور اگر تے کی ضرورت پڑے تو چاہیے کہ کھانے کے بعد نرمی سے کرے (آٹھویں) حمام میں جانا
 ہے کہ یہ بھی آنکھ کو ضرر پہنچاتا ہے (نویں) بہت سونا (دسویں) بہت رونا (گیارہویں) ضد بہت کھلونا
 اور پے در پے پچھنے لگانا۔ اور غذاؤں کا یہ حال ہے کہ جو غذا بخارات اٹھاتی ہے آنکھوں کو ضرر پہنچاتی ہے
 اور نگین اور نیز چہری اور جو معدہ کو تکلیف پہنچائے اور گندنا اور پیاز اور پس اور تندی نگلی بالضرر اور
 زیتون اور کرنب اور سودا اور مسوکل چیزیں ضرر رکھتی ہیں اور غذاؤں کا تصرف یہ ہے کہ اگر کھائی جاویں تو
 پرہیز کیا جائے اس کے فساد سے اور کثرت بخارات سے۔ **سوال** جب آنکھ سرنگیں نظر آئے تو یہ بات
 کیونکر جانی جائے کہ کیفیت رطوبات سے ہے یا یہ صورت طبقات سے ہے **جواب** قازن میں بول کھا
 ہے یعنی شیخ الرئیس نے اس طرح کہا ہے کہ آنکھ کا سرنگین ہونا اگر رطوبات کے باعث ہے تو ہوا پس اس آنکھ
 کی بینائی رات کو کم پائی جائیگی اس واسطے کہ اندھیرے کا دیکھنا اس بات کا محتاج ہے کہ جو چیز دیکھی جائے
 اس پر غور کیجائے اور بہت سامانہ کم مادے سے نافرمان زیادہ ہوتا ہے پس جب ایسی آنکھ کا آدمی دیکھے
 پر آدود ہوتا ہے تو وہ رطوبت ہو آنکھ میں ہوتی ہے آنکھ میں بھر کر پردہ سا ہو جاتی ہے پس اسی وجہ سے شب کو
 جو چیز دیکھنی چاہیے نہ دیکھ سکتا ہے اور اگر سرنگیں ہونا آنکھ کا طبقات کے سبب سے ہوتا ہے تو بینائی بہت
 اکتھی ہو جاتی ہے اور ایسی آنکھ والا جس چیز کو دیکھتا ہے بخوبی ہر چیز پر پردہ ہو جاتی ہے **سوال** کیونکر معلوم ہوتا ہے
 کہ جھینہ رطوبت کی کمی کے سبب آنکھ کربھی ہے اور اس رطوبت میں کس سبب سے کمی ہو گئی ہے۔

وما علمه ذلك الجواب هذه تكون البصر بالليل وفي الظلمة من النهار لما يرض
من تحريك الصور للمادة الثقيلة فيتعدها عن التبيين فان مثل هذه الحركة
تعجز عن تبين الاشياء كما يعجز عن تبين ما في الظلمة -

السؤال السالج ما هي القوائين الكليتين في معالجات امراض العين
الجواب لما كانت له امراض اما مزاجية مادية واما مزاجية ساذجة
واما تركيبة واما تفرق الاتصال فكل علاج العين اما استفرغ
فيدخل فيه تبير الاورام واما تبديل مزاج واما اصلاح هيئة كحافى
الحفظ واما ادمال والحام والعين يستفرغ المواد عنها اما على سبيل صرف
عنها واما على سبيل التجليب منها والمصرف عنها هو اولى من البدن
ان كان مثليا واما التجليب منها بالادوية المدمعة واما تبديل المزاج
ينفع بالادوية خاصة واما تفرق الاتصال فيعالج بالادوية التي تخفف
يسير وى بعيدة من اللذع -

السؤال الثامن ان كان مع جمع العين صمدع شديد فايها تبدى لعسلا
الجواب نبتدأ في العلاج بالصداع ولا نعالج العين قبل ان نزيله
واذا لم نغين الاستفرغ والتنفية والتبيرا الجيد فاعلم ان في العين

بالعلماء

جواب اگر بجی آنکھ کی رات کو بہت بینائی سوا ہوتی ہے اور دن کو بھی تاریکی نہیں آکھ کی بینائی سوا ہوتی ہے
 اس سبب سے کہ آفتاب کی روشنی جب قلیل مادے کو ہلاتی ہے تو بینائی اشیا کے ظاہر کرنے سے دور
 ہو جاتی ہے اس واسطے کہ ایسی حرکت آنکھ کو ہیش یا بکے ظاہر کرنے سے ایسا ہی عاجز کرتی ہے جیسے تاریکی
 میں دیکھ نہیں سکتی **سوال** آنکھوں کے امراض کے علاج میں قانون کلی کیا ہے اور کس طرح سے ہر مرض کا
 علاج ہو سکتا ہے **جواب** چونکہ امراض چار قسم کے ہوتے ہیں اور ہر واحد اس قسم کے ہونے میں (ایک یا
 تو مزاجی مادی ہیں جو مادے کے پیدا ہونے سے مزاج بگڑ جاتا ہے (دوسرے) مزاجی سادے ہیں یعنی وہ
 امراض جو بغیر مادے سے حادث ہوتے ہیں اور مزاج میں خلل آتا ہے (تیسرے) ترکیبی ہیں یعنی وہ مرض
 جن سے آنکھ کی ترکیب میں فرق پیدا ہوتا ہے (چوتھے) وہ امراض ہیں جو تفرق انفصال سے عارض ہوتے
 ہیں جنسے ورم وغیرہ پیدا ہوتا ہے پس ان امراض میں جو مادہ فاسد سے ہوں تنفرانغ یعنی مادے کا نکالنا انکا علاج
 ہے اور جو امراض کہ بغیر مادے سے ہوں انکا علاج فقط تبدیل مزاج ہے اور وہ امراض جن سے آنکھ کی ترکیب میں
 فرق آیا ہو تبدیل ہیئت ہے جیسے مجنط العین میں یعنی آنکھ آنا آنکھ کا اور اگر کوئی زخم یا ناسور ہو تو اس کے علاج کی
 یہ صورت ہے کہ زخم بھریں اور گوشت کو پیدا کریں پس جہاں تنفرانغ کی حاجت ہو اور مادہ نکالنے کی ضرورت ہو تو آنکھ
 کے مادہ فاسد کو یا کسی اور جانب کو پھیر دیں یا مادے کے کھینچنے کی تدبیر کریں اور آنکھ کے مادے کو بدن کی جانب پھیرنا
 اچھا ہے اگر بدن مادے سے بھرے مثلاً اگر آنکھ دوسری مادے سے بھری ہو اور بدن میں بھی مادہ وہی ہو تو بدن کی طرف
 مادے کو لائیں اور آنکھ کو اس کے منہ سے بچائیں اور اگر مادے کا کھینچنا ہو تو اسنولانے والی دواؤں سے کھینچیں اور اگر منہ
 مزاج کی تبدیل نظر لائے تو ان دواؤں سے جو تبدیل مزاج کے لیے خاص ہوں علاج کیا جائے مثلاً اگر دھوپ کی حرارت
 سے مزاج بدل جائے اور آنکھ دکھنے کو آجائے تو مزاج کی تبرید کا علاج عمل میں لائے اور اگر تفرق انفصال سے یعنی ورم
 وغیرہ سے آنکھیں کھینچیں ان دواؤں سے علاج کریں جو کم کم مادہ کو خشک کر دیں اور گزندہ دیں **سوال** جب آنکھ کے
 دوسرے ساتھ دوسرے بھی بہت سا ہو تو ان دونوں میں کسے علاج سے ابتدا ہو **جواب** پہلے ہم دوسرے کا علاج کریں

مراجارويا او مادة روية لمحت في الطبقات لفسد الغذاء الوارد اليها او هناك
ضعف في الدماغ او في موضع يتقذف منه النوازل الى العين

السؤال التاسع ما من اجزاء العين ما اذا مرض مرضاً مخصوصاً انتفعت
العين بذلك ولم تتضرر الجواب من المقالة الثالثة من التذكرة حيث
يقول اذا تشنج العضل الثالث الذي على فم العصبية النورية فانها
تسد العين وتربطها.

ما من بعد العين

تتضرر

الثالث

السؤال العاشر كم هي اسباب الشكوة.

الجواب خمسة اسباب من المقالة الثالثة من التذكرة اما من طوية
يعرض للبيضية واما لغلظ الروح النفساني واما لرتوية الجليدية وكدرتها
واما من مداومة الشمس واما من قبل بخار من المعدة.

السؤال الحادي عشر كم هي امراض البيضية.

الجواب سبعة. تغير لونها. جفونها جفافاً حرّاً ومنها صغرها كبراً رطوبتها
غلظها.

السؤال الثاني عشر على كم وجب يكون تغير البيضية في اللون.

الجواب ثلثة اما ان تغير كلها نتمى الجسم كله باللون التي هي عليه الثاني

اور آنکھ کے دور کو نہ دیکھیں گے جب تک کہ در و سر زائل نہ ہو اور اس در و سر سے آرام حاصل نہ ہو اور جبکہ باؤسے کا کھانا
اور آنکھ کا کھانا کھاتے کرنا اور اچھی ندرت میں لانا آنکھ کے مریض میں سے تفریق نہ کرے اور آنکھ کو نہ دیکھے تو یہ جان
کر آنکھ کا مزاج بگڑ گیا ہے یا ایسا کوئی بلکہ احوال و طبقات میں اثر کیا ہے جو اس غذا کو جو کچھ لطیف آتی ہے
کھاتا ہے اور عالج کو کھاتا ہے یا اس جگہ و ماخ میں نفع بہت کہ جس سے سبب سے علاج کچھ اثر نہیں کرتا ہے
یا اس جگہ نفع بہت ہے یا اس سے نذر آنکھ پر اثر ہے

سوال - اچھے چشم میں وہ جو کھاتا ہے کہ جب وہ کسی مریض خاص سے چارہ دیتا ہے تو تمام آنکھ کو
ضرر نہیں ہوتا بلکہ نفع پہنچاتا ہے۔

جواب تذکرہ کے تیسرے مقالے میں ذکر کیا ہے کہ جب اس تیسرے مقالے میں جو مضامین نوریہ کے مریض
نفع ہو جاتا ہے تو آنکھ کو مضبوط اور مربوط بناتا ہے۔

سوال شبکور کی کے سبب میں بناوٹ سے سبب میں **جواب** تذکرہ کے تیسرے مقالے میں پانچ
سبب لکھے ہیں جو اس طرح سے کہے ہیں (اول) تو یہ ہے کہ وہ اس رطوبت سے پیدا ہوتی ہے جو بیضیہ میں پیدا
ہوتی ہے (دوسرے) روح انسان کی غلطی سے جو عالج ہے کہ شبکور کوئی چیز نظر نہیں آتی ہے (تیسرے)
جلیدیہ کی رطوبت ہے اور اسی رطوبت کی کدورت ہے (چوتھے) دھوپ میں ہمیشہ بیٹھنے سے (پانچویں) بخار
معدے کے اوپر چڑھنے سے **سوال** امراض بیضیہ کتنے ہیں تفصیل بتاؤ **جواب** وہ امراض
سات ہیں کہ رطوبت بیضیہ کی آفات ہیں (پہلے) رنگ کا بد جانا یعنی لیکن نظر نادر و سرے اس میں
خشکی کا آنا (تیسرے) اس کے کسی جزو کا خشک ہو جانا (چوتھے) چھوٹا ہونا (پانچویں) بڑا ہو جانا۔
(چھٹے) پانی کا آنا (ساتویں) موٹا ہو جانا **سوال** کے وجہ بیضیہ کا رنگ بد جاتا ہے اور نیز کس
طرح پیش آتا ہے **جواب** تین طرح سے رنگ بدلتا ہے جو کتابوں میں لکھا ہے (اول) تو یہ ہے کہ سارا رنگ بد جاتا
ہے پس ایسے مریض کو ہر چیز کا رنگ اسی رنگ کے مطابق نظر آتا ہے۔

انه بما تغيرت في بعض الاوقات بسبب بخارات تتصاعد اليها من المعدة
فقرى الاجسام على حسب ذلك البخار الثالث انه ان كان قد تغير بعض
اجزائها فيرى من اصابه بين يديه اجساما شبيهة في الوانها وتشكالها
باجزاء تلك الرطوبة -

السؤال الثالث عشر كم هي الامراض الخاصة بالايجان -

الجواب احد عشر الحرج والبرودة والتجبر والالتصاق والشفرة والشعيرة
والشعر الزائد في العين وانقلاب الشعر والوردنج والسلاق وشقاق
السؤال الرابع عشر من كم سبب يكون مرض من يصبر بالليل ولا يبصر بالنها
الجواب اما من شدة يبس الروح الحيواني النوري واما من قلة وضعفه
واما من فساد التحليل -

السؤال الخامس عشر ما الفرق بين الاتساع والانتشار

الجواب من التذكرة ان الاتساع يحدث في الطبقة او العصبية والانتشار
في النور فالانتساع مرض والانتشار عرض -

السؤال السادس عشر كم هي الاشياء التي لا علاجها استعملت الاشياء
الطبية اللازمة في العين

(دوسرے) یہ ہے کہ کبھی کبھی ان بخارات کے سبب سے تغیر ہوتا ہے جو معدے سے چڑھ جاتے ہیں پس تمام اجسام جو سامنے ہوتے ہیں انہیں بخارات کے رنگ کے نظر آتے ہیں۔ (تیسرے) یہ ہے کہ کبھی طوبت کے کسی جز کے رنگ میں تغیر آتا ہے۔ پس جو جسم اس جز کے سامنے ہو تلپے وہ بھی اسی رنگ کا پایا جاتا ہے

سوال وہ کون کون میں جن کو ہلکوں سے خصوصیت ہے مفصل بتاؤ جو اُنکی کیفیت ہے۔

جواب گیا رہ مرض ہیں جو شخص بڑا گاں میں مٹنے اس تفصیل سے نام و نشان ہیں۔

(دوسرے) بردہ۔

(اول) کھجلی۔

(چوتھے) چٹنا۔

(تیسرے) قحیر

(چھٹے) شعیرہ۔

(پانچویں) شترہ۔

(آٹھویں) ہلکوں کا اُلسٹنا۔

(ساتویں) زائید بال کا اُن میں اُگ آتا۔

(دسویں) سلاقی۔

(نویں) درونج

(گیارہویں) شرناقی۔

سوال کس سبب سے یہ مرض ہوتا ہے کہ آدمی رات کو دیکھتا ہے اور دن کو ایسا اندھا ہو جاتا ہے کہ اسکو کچھ بھی نظر نہیں آتا ہے۔ **جواب** یہ مرض یا تو روح حیوانی فوری کی بہت بیہوشی سے ہوتا ہے یا انسی روح کی قلت سے ہوتا ہے یا انسی روح کے ضعیف ہو جانے سے یا بہت تحلیل پانے سے۔

سوال اتساع اور انتشار میں فرق کیا ہے بیان کرو جو حکیموں نے کہا ہے۔ **جواب** تذکرے میں لکھا ہے کہ اتساع یعنی چڑا فی طبقہ میں یا عصبہ میں پیدا ہوتی ہے اور انتشار یعنی پراگندگی نظر کی نور میں ہو یا ہوتی ہے پس اتساع مرض ہے اور انتشار عرض ہے یعنی جب آنکھ کے طبقہ میں یا نور کے عصبہ میں چڑائی ہو جاتی ہے تب نور میں پراگندگی آتی ہے۔ **سوال** وہ کتنی چیزیں ہیں جن کے سبب سے دوا میں تراور چکپتی ہوتی آنکھ میں لگائی جاتی ہیں اہل امراض حشم میں دوا دویہ نفع دکھاتی ہیں۔

الجواب من التذكيرة اربعة احدها انها غير لذاعة الثاني لتسمى الحشونة
الكائنة عن الحدة وغيابها الثالث انها تبقى في العين اكثر من بقار
الرطوبة المائية الرابع ان العين عض وكثير الحس وكثير الادوية التي
يعالج بها حبيبية وكل شئ خشن اذا بقي كثير الحس آذاه فاختار
الاطباء ان يخلطوا في ادويتها شيئا يلين خشونتها وهي لطيف بياض
الببيض ومار الحلبنة ومار الصمغ والكثير ونحوها -

السؤال السابع عشر ما الفرق بين الجسار العارض للجفن وبين الغلظ
الجواب من التذكيرة ان الجسار لا يكون معه نفخة وهو صلاية تعرض
للجفن وتعرض ذلك في جفن واحد وفيها وسببه برد وليس والغلظ معه
نفخة ويكون في الجفنين جميعا وسببه مادة باردة رطبة غليظة
السؤال الثامن عشر ما الفرق بين متوال العنابية وبين البشر الحاد
في القرنية

الجواب من التذكيرة ينبغي ان نضيف الى لون العنابية ما هو ثم يقيس
لون ذلك الى العلة فان لم تكن على لونها علمت انها متوفي القرنية
وان لم تر شيئا مما ذكرت فهي بشرة فان كان على لون العنابية فانظر

جواب تذکرے میں چالکھی میں (۱) یہ ہے کہ ادویہ ربطہ و لہجہ گزند نہیں پہنچاتی ہیں (۲) اس واسطے

کہ وہ دوا میں اس خشونت یعنی درشتی کو جو مادے کی تیزی سے ہوتی ہو دور کریں اور آنکھ کو دھوئیں۔

(۳) یہ کہ وہ دوا میں آنکھ میں دیر تک رہتی ہیں نسبت ان دواؤں کے جو محض تر ہوتی ہیں۔

(۴) یہ کہ آنکھ میں جس سواپے اور اکثر علاج آنکھ کا سنگی دواؤں سے ہوتا ہے اور ضرور ہے کہ جب کوئی

سخت و درشت چیز ایسے کثیر الحس عضو میں لگائی جاوے گی تو وہ اسکو بہت اذیت پہنچائیگی لہذا اطباء نے

یہ اختیار کیا ہے کہ ان سخت دواؤں میں کوئی چیز ایسی ملائی جائے جو انکی درشتی کو مٹائے جیسے جنیف

انڈے کی سفیدی یا عقیقی کا پانی یا گوند کا یا کثیر سے کا پانی ہے اور یہ دوا اس طرح اس کام کے لائق جانی ہے

سوال جبارۃ الجفن اور غلط الجفن میں فرق کیا ہے۔

جواب تذکرے سے لکھا جاتا ہے کہ جبارۃ وہ مرض کہلاتا ہے جس کے ساتھ میں نفخہ نہ پایا جاوے

یعنی پلک پھولی ہوئی نظر نہ آئے اور وہ محض ایک سختی ہے جو پلک میں عارض ہوتی ہے اور وہ بھی با ایک

پلک میں پیدا ہوتی ہے یا دونوں پلکوں میں جو اکثریتی ہے اور سبب اس مرض کا سردی و خشکی ہے جس سے

یہ سختی ہوتی ہے اور غلطت یعنی مٹا پلکوں کا وہ ہے کہ دونوں پلکیں بالکل پھول جاتی ہیں اور سردی و غلطی

مادے کے سبب سے موٹی نظر آتی ہیں۔

سوال زتو غنہ میں اور اس پھنسی میں جو قرنہ میں حادث ہوتی ہے فرق کیا ہے صاف صاف کہو جو

کتا بوں میں لکھا ہوا ہے۔

جواب تذکرے میں یوں لکھا ہے چاہیے کہ غنہ کے رنگ کو دیکھیں کہ وہ کیسا ہے پھر اس رنگ کو جو

جو پھنسی سے ہوتا ہے قیاس کریں اگر غنہ اپنے رنگ پر نہ ہو تو یہ جانیں کہ قرنہ میں کچھ اونچائی ہوئی ہے اور

اگر یہ بات دیکھی نہ جائے کچھ بھی پس یہ جانیں کہ کوئی پھنسی ہوئی ہے اگر وہ پھنسی غنہ کے رنگ پر نہ ہو

الى اصل الشئ الباقي والى نفس الحقة فان رأيت اصل الشئ الباقي
 اثر بياض فاعلم ان ذلك الشئ الابيض خرق القرنية واسفه
 الباقي من العنبية وان لم تر شيئا من ذلك فهي شجرة
 السؤال التاسع عشر ماذا الفرق بين نتو القرنية والبشر الحادث فيها-
 الجواب اما نتوها فصلب حاس واذا غمرت عليه بالميل لم ينخفض لصلابته
 واما البشري فتيبها ومعة وضربان ويكون لونها احمر الى البياض-
 السؤال العشرون في اى زمان من ازمته المصن يستعمل الذرورات-
 الجواب من التذكرة اياك ان تستعمل الذرورات في الابتداء لاني البرد و
 لاني القروح لان آفته عظيمة الا ان كنت على ثقة من نقار البدن اللاس
 ثم قال واحذر ان تستعمل في الابتداء والصعود ودر ورافيه انزروت فانه
 يجلب على المصن اذية عظيمة-



اُس اونچائی کی جڑ کی طرف نظر کرو اور آنکھ کے ڈھیلے کو بھی دیکھو اگر اُوں اونچائی کی جڑ میں اثر سفیدی کا پاؤ
پس جان کر کہ وہ سفیدی قریب کے پھٹ جانے سے ہوئی ہے اور وہ اونچائی غیبیہ سے نکلی ہے اور گرسنید
کا اثر نہ ہو تو وہ محض بھنسی ہے۔

سوال ۱۹ قریب کے بلند ہو جانے میں اور اُس میں بھنسی نکل آنے میں کس طرح فرق کیا جائے؟
کے علاج اُس کا عمل میں آئے۔

جواب قریب کی اونچائی سخت اور سرد ہوتی ہے اور جب سلائی سے دبا جاتی ہے۔
سب سے نہیں دیتی اور بھنسی کے ہمراہ لپکن ہوتی ہے اور خوشبو نکلتا ہے اور رنگ کا شیش سفید ہوتا ہے اور
سوال آنکھوں کے امراض میں ذرورات کا استعمال کونسے زمانے میں زمانہ مرض سے کیا جاتا ہے؟
کہ جو مرض کو نفع دکھاتا ہے۔

جواب تذکرے میں لکھا ہے کہ خبردار کبھی مرض کی ابتدا میں ذرورات کا استعمال نہ کرنا اور ایسی دوا نہ
خیال نہ کرنا کہ آنکھوں کے دکھنے میں نہ قروح میں مبادا بڑی آفت پیدا ہو جائے مگر جب بھروسہ بدن اور سر کے
پاک ہونے کا رکھتا ہو یعنی کوئی مادہ ان میں نہ دیکھتا ہو۔ اور پھر اسی تذکرے میں کہا ہے کہ مرض کی ابتدا
اور تیزا بد کے زمانے میں اُس ذرورت ڈرو جس میں انزروت ہو کسو، سٹیلے کہ یہ دوا بیمار پر بڑی آفت
لائی ہے اور نہایت اذیت دکھاتی ہے۔



الباب الثامن

فيما يسأل عنه الجراحى

السؤال الاول كم سبي العظام المتى في البدن -

الجواب حرره ابن جميع وهى على ما ياتى تفصيله اثنتان وستة وأربعون عظما

تفصيله التحف اثنتان مادون التحف خمسة الزوج أربعة للحي

الاعلى اثنا عشر الآف اثنتان آلسنان اثنتان وثلثون للحي

الاسفل اثنتان فقرات الصلب ثلثون الاصابع أربعة والعشرون

لقصبة الكتفان اثنتان الترقوتان اثنتان العضمان اثنتان آلساعدان

أربعة الرسغان ستة عشر المشطان ثمانية الاصابع ثلثون العانة اثنتان

الفخذان اثنتان الرصفتان اثنتان الساقان أربعة القدمان اثنتان

وخمسون - هذا كلام ابن جميع واما صاحب القانون فيقول انها اثنتان ثمانية

واليعون عظما سوى السممانية واشبيهه باللام قال ابن جميع والعظمان

الباتيان هما راس الكتفين -

آٹھواں باب

اُن باتوں میں جو جراحوں سے پوچھی جائیں اور شکستہ بندی میں کام آئیں
سوال آدمی کے بدن میں ہڈیاں کتنی ہیں متصل بناؤ یعنی ہیں جواب ابن حبیج نے دو سو چھیالیس گنی میں اور
اس تفصیل سے لکھی ہیں۔

نام ستخوان	شمار	کیفیت	نام ستخوان	شمار	کیفیت
کھوپری	۲	اوپر کے رانچھی ہوتی جیانی سے جھٹکتا ہے نیچے میں لگے درخت جہاں ہانک لگتی ہے۔	موتھ سے	۱	ایک دھن دار ہونے کے ساتھ ساتھ دوسری ہڈی
۲۸	۵	چارہ چارہ ہونے کے ایک پستانی اور ایک دائمی اور ایک ہاں۔ ایک جھٹکے اور ایک لگے کے نیچے بطور فوس کے ستون لگے دماغ لگتے ہیں	ہنن	۲	ایک لگتی ہڈی اور ایک ہڈی ہونے سے کھنکھن دوسری ای طرح ہڈی ہوتی ہے۔
کھپتی کی	۳	ایک ایک طیف اور دو۔	بازو	۳	ایک لگتی ہڈی اور ایک ہڈی ہونے سے کھنکھن دوسری ای طرح ہڈی ہوتی ہے۔
اوپر کا کٹہ	۱۲	چند ہڈی ہونے لگتے ہیں اور جو باہر جات یہ جھونکی چھوٹی ہڈیاں ہیں۔	کلائیائیں	۴	دواوپر سے دو۔ ہڈی ہونے سے کھنکھن دوسری ای طرح ہڈی ہوتی ہے۔
ناک	۲	پستانی کے نیچے سے ایک ہڈی ہونے کے اوپر ایک دھن دار طاف اور ایک ہڈی ہونے سے	پوسرینجے	۱۶	ایک لگتی ہڈی اور ایک ہڈی ہونے سے کھنکھن دوسری ای طرح ہڈی ہوتی ہے۔
دانت	۳۲	سولہ اوپر کے ہڈی ہیں اس تفصیل سے کہ دائمی ہیں اور دو دھن دار طاف اور ایک ایک کھنکھن طرف اور ہڈی ہونے سے کھنکھن اور اسی طرح نیچے کے ہڈی ہونے سے کھنکھن	پشت ہڈی	۸	ایک لگتی ہڈی اور ایک ہڈی ہونے سے کھنکھن دوسری ای طرح ہڈی ہوتی ہے۔
نیچے کا ہڈی	۲	ایک دانت کان کے نیچے سے ہڈی ہونے سے دوسری ہڈی ہونے سے کھنکھن	انگلیاں	۳	ایک لگتی ہڈی اور ایک ہڈی ہونے سے کھنکھن دوسری ای طرح ہڈی ہوتی ہے۔
مہر ہڈی	۳۰	ہڈی ہونے سے کھنکھن اور ایک ہڈی ہونے سے کھنکھن اور ہڈی ہونے سے کھنکھن اور ایک ہڈی ہونے سے کھنکھن	رانیں	۲	ایک لگتی ہڈی اور ایک ہڈی ہونے سے کھنکھن دوسری ای طرح ہڈی ہوتی ہے۔
پشت	۲	ہڈی ہونے سے کھنکھن اور ایک ہڈی ہونے سے کھنکھن اور ہڈی ہونے سے کھنکھن اور ایک ہڈی ہونے سے کھنکھن	چپنیاں	۲	ایک لگتی ہڈی اور ایک ہڈی ہونے سے کھنکھن دوسری ای طرح ہڈی ہوتی ہے۔
پسلیاں	۲۴	ہڈی ہونے سے کھنکھن اور ایک ہڈی ہونے سے کھنکھن اور ہڈی ہونے سے کھنکھن اور ایک ہڈی ہونے سے کھنکھن	پنڈلیاں	۲	ایک لگتی ہڈی اور ایک ہڈی ہونے سے کھنکھن دوسری ای طرح ہڈی ہوتی ہے۔
پینے کی	۴	ہڈی ہونے سے کھنکھن اور ایک ہڈی ہونے سے کھنکھن اور ہڈی ہونے سے کھنکھن اور ایک ہڈی ہونے سے کھنکھن	دونوں ہڈی	۲	ایک لگتی ہڈی اور ایک ہڈی ہونے سے کھنکھن دوسری ای طرح ہڈی ہوتی ہے۔

ابن حبیج
نے تو ہڈی
جیانی میں
لکھی ہیں اور
ساحب
قانون نے
دو سو چھیالیس
ہڈی لکھی ہیں
اس باب
ابن حبیج
نے لکھا کہ
دو سو چھیالیس
ہڈی ہونے سے کھنکھن
دوسری ای طرح ہڈی ہوتی ہے۔

السؤال الثاني كم هي عضل البدن - الجواب خمس مائة وتسعة وعشرون عضلة
تفصيل ذلك الوجه تسعة العينين اربعة وعشرون^{٢٤} والحي
 الاسفل اثنا عشر الفكين اربعة عشر الرأس ثلثة وعشرون^{٢٥} فصبه
 الرية العقبية الخجوة تسعة عشر العظم الشبيه باللام تسعة^{٢٦} اللسان تسعة
 الخلق اثنا عشر الرقبة اربعة مفصل الكتفين مع العضدين ستة وعشرون^{٢٧}
 المرفقين ثمانية الساعدين اربعة^{٢٨} وثلثون^{٢٩} الكتفين ستة وثلثون^{٣٠}
 الصدرة مائة وتسعة الصلب ثمانية وأربعون البطن ثمانية المثانة واحدة
 القضيبة اربعة^{٣١} الاثنين اربعة^{٣٢} الشرج اربعة وعلى^{٣٣} الوركين محركة
 الفخذين ستة وعشرون^{٣٤} وعلى^{٣٥} الفخذين محركة^{٣٦} الساقين ثمانية
 عشرون^{٣٧} وعلى^{٣٨} الساقين ثمانية وعشرون^{٣٩} وعلى^{٤٠} القدمين اثنا عشر^{٤١} وخمسون
 وقيل خمس وخمسون

ثمسة

السؤال الثالث كم هي اعصاب البدن الدماغية والنخاعية وغيرها
 الجواب ثمان وثلثون زوجا^{٤٢} وفرد^{٤٣} والارواح^{٤٤} تفصيل ذلك^{٤٥} الدماغية
 سبعة^{٤٦} نخاعية^{٤٧} احد وثلثون^{٤٨} زوجا^{٤٩} وفرد^{٥٠} والارواح^{٥١} منها من فقار العنق ثمانية
 ازواج^{٥٢} ومنها من فقار الصدر اثنا عشر زوجا^{٥٣} ومنها من فقار البطن

سوال انسان کے بدن میں کتنے عضلے میں جوڑیوں کے اوپر دھری ہیں۔

جواب وہ پانچ سو اکتیس گئے گئے ہیں جو حکماء نے بیان کئے ہیں۔

چند

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
موتھ	۹	آنکھوں کے	۲۷	نیچے کے کھکے کے	۱۱
دونوں چہروں کے	۱۴	کے	۲۳	قصبتہ الریہ	۴
نرخہ	۱۶	استخوان شبیه بلام	۶	زبان	۹
حلق	۲	گردن	۴	موڑھوں کے جوڑوں یعنی شاندوں کے مع ہر دو بازو	۲۶
کہنیوں کے	۸	کلائیوں کے	۳۴	ہتھیلیوں کے	۳۶
سینے کے	۱۰۷	پشت کے	۴۸	شکم کے	۸
شاندہ	۱	ذکر کے	۴	فوطوں کے	۴
مقعدہ	۴	کولہوں کے واسطے حرکت ران کے۔	۲۶	رانوں کے واسطے حرکت پنڈلیوں کے	۲۸
پنڈلیوں کے	۲۸	قدموں کے	۵۲ اور ایک قول ۵۵		

سوال بدن میں کتنے پٹھے ہیں جو دماغ سے اُگے ہیں اور عام مغز سے نکلے ہیں اور ان دونوں کے سولے

ہیں تفصیل سے کہ جس طرح سے حکیموں نے لکھے ہیں جواب اکتیس جوڑ ہیں اور ایک تنہا ہے جو اپنا

جیسا دوسرا نہیں رکھتا ہے تفصیل انکی ہے جو حکماء نے لکھی ہے ان میں سات تو دماغی جو دماغ سے

نکلے ہیں اور ناعمی یعنی جو عام مغز سے اُگے ہیں اکتیس زوج ہیں اور ایک فرد جس طرح دج جو دماغی ہے

فخمسة ازواج ومنها من عظام العجزة ثلثة ازواج ومنها من عظام العصص
 ثلثة ازواج ومن طرف عظم العصص الاخير يخرج عصب فرد لاخ له
 السؤال الرابع كم عدد العروق التي يفصل في الاكثر الجواب ثلثة
 وثلثون عرقا منها اثنا عشر في اليدين قيف لان وباسليقان اسنان
 وباسليقان البطان والكلان وجلا الذراع واسيلمان ومنها في
 الراس والرقبة ثلثة عشر عرقا الصغين وعرقان خلف الاذنين
 وعرقا الماقين وعرقا الوداجين وعرق اليا فوخ وعرق الجبهة وعرق
 مؤخر اس وعرق الازنة وعرق تحت اللسان هذا قول صاحب الملكي
 ورايت في هذا الموضع حاشية ثم الجبارك الاربعة اثنان في الشفة
 العليا واثنان في الشفة السفلى وفي الرجلين ثمان عروق عرقان
 في مابض الركبتين وعرقا السافين وعرقا النصار وعرقا مشطى القدمين
 السؤال الخامس كم هي الاصول التي تجب ان ينظر فيها عندما واة تفرق
 الاتصال الواقع في الاعضاء اللينة -

الجواب من الكليات الغرض في علاجه امور ثلثة الاول ان كان سبب
 ثابته فاول ما يجب قطع ما يسيل وقطع مادته ان كانت حاقرة الثاني

کے میں
بوسے کےعلیٰ کہوت
یام تلے ہیں

جواب

کیا ست

قانون میں

ہوں لکھانہ

کراٹے صلی

ہیں زین ا

۵۰۰

اک تفرق

الانصال کا

سب ثابت

ہو گیا ہے

اول واجب

سب کس

پتہ کو قطع

کریں جو ہیں

جگہ رواں

سب اوڑاں

۱۰۰

قطع کریں

جہاں سے

۱۰۰

آدھیاں ہر

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
گردن کے پیلے	۸ جوڑ	پینٹ کے مکڑوں کے پیلے	۱۲ جوڑ	پشت کے مکڑوں کے پیلے	۱۵ جوڑ
عجز کے پیلے	۳ جوڑ	عصا کے پیلے	۳ جوڑ	پٹیر کی پٹری کے پیلے	۳ جوڑ

سوال دو کتنی گیس میں جکی اکثر نقصا کیجاتی ہے اور دفع مرض کے واسطے کام آتی ہے
جواب وہ مینٹیس ۲ گیس ہیں جکی قصد ہوا کرتی ہے ان میں سے بارہ گیس تو ماٹھ میں ہیں جن میں سے
 اپنے اپنے وقت میں ہر ایک کھلا کرتی ہے۔

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
سرارو	۲	باسیلین اندر طرف یعنی پی کیچی	۲	ابلی یعنی محاذی بصل	۲
ہفت اندام	۲	جل الذرع	۲	اسیل	۲

سرو گردن میں تسلیہ رکھیں

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
کپٹیوں میں	۲	کانوں کے پیچھے	۲	کوشہ چشم میں	۲
گردن کی	۲	کھوپڑی میں	۲	پیشانی میں	۱
گدی میں	۱	ارنب	۱	زبان کے نیچے	۱

یہ قول تو صاحب ملی کا ہے اور ایک جگہ حاشیہ ہو لکھا گیا ہے کہ چار گیس اور میں جو چہار گ کہا لاتی ہیں دو اوپر
 کے ہونٹ میں اور دوسرے کے ہونٹ میں پانی جاتی ہیں۔ پاؤں میں آٹھ گیس ہیں۔

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
ماہض	۲	صافین	۲	عرق النساء	۲
فدیں	۲				

سوال وہ کتنے اصول ہیں جو احتساب کے تفرق الانصال کے علانی میں دیکھے جاتے ہیں یعنی وہ

الحام يشق بالادوية والاغذية الموافقة والثالث منع العفونة ما امكن
السؤال السادس كم هي الاشياء الممانعة من جبر القحتر وكيف يتداوى
كل واحد منها الجواب من الكليات اربعة الاول مزاج العضو ويجب ان يعنى
باصلاحه الثاني رطوبة مزاج الدم المتوجه اليه ويجب ان يتدارك بما يولد
اليكموس المحمود الثالث كثرة الدم الذي سيل اليه ويتدارك بالاستفراغ
وتلطيف الغذاء واستعمال الرياضة ان امكن الرابع فساد العظم
الذي تحته وارساله السديد وهذا لا دوار له الا اصلاح ذلك العظم وحل ان
كان الحاك ياتي عن فسادده واخذه وقطعه.

فناد

السؤال السابع اى الادوية التي ينبغي عملها في تسريح الاحليل -
الجواب من المقالة الرابعة من حيلة البرر الجالينوس حيث يقول قروح
الاحليل تحتاج الى كثرة التحفيف بحسب فضل ميسه في طبعه بمنزلة
القرطاس المحرق والصبر في اول الامر ليسمى ايها كان او ما يحسرى
مجرها وينشر على القرحة.

السؤال الثامن كيف يكون الحال اذا اصاب العصبه تحتة كيف
يكون طريق مداولتها.

نخسة

اُس شقی میں گوشت پیدا کریں اگر زخم ہو گیا ہو یعنی وہ دوائیں اور غذا میں دیں جن سے زخم بھڑتا ہو تیسرے جہاں تک ہو سکے زخم کو عضو سے روکیں یعنی اُس کو بد بو نہ ہونے دیں۔ **سوال** کون کونسی چیزیں ہیں جن سے ناسور اچھا نہیں ہوتا ہے اور انہیں سے ہر چیز کے دفع کر نیک تدارک کیا ہے **جواب** کلیات قانون میں وہ چیزیں چار ہیں (اول) مزاج اُس عضو کا ہے جس میں ناسور ہوا ہے میں واجب ہے کہ پہلے اُس کے مزاج کی اصلاح کی جائے تا ناسور کی صحت نظر آئے (دوسری) اُس غن کے مزاج کی بُرائی ہے جتنا سور میں آتا ہے۔ اُس کا علاج اس طرح سے کیا جاتا ہے جس سے کیوس اچھا پیدا ہو (تیسری) زیادتی اُس لہو کی ہے جو ناسور کی جانب رواں ہوتا ہے پس اُس کا علاج خون کے نکالنے اور لطیف غذا کھلانے سے عیاں ہوتا ہے اور نیز اگر مریض میں امکان پائیں تو اُس سے ریاضت بھی کروائیں (چوتھی) چیز ناسور کے نیچے کی ہڈی کا بگڑ جانا ہے اور اُس سبب سے پیپ کا آنا ہے اور یہ ایسی صورت ہے کہ اس کی کوئی دوا نہیں اور اگر ممکن ہو سکے تو کچھ اس کے سوا نہیں کہ ہڈی کی اصلاح کریں اور اسکو چھیلیں اگر چھلنے سے وہ فساد دور ہو جائے یا اُس ہڈی کو باہر نکالیں یا کٹ ڈالیں تا بیمار شفا پائے۔

سوال وہ کون کونسی دوائیں ہیں جو ذکر کے سورخ کے قرحوں کو سترادار ہیں اور ان کے علاج کو سنیں **جواب** کو در کا ہیں۔

جواب جالبینوس کی کتاب حیلۃ البرر کے چوتھے مقامے میں لکھا ہے یعنی حکیم مذکور نے اُس فصل میں اس طرح کہا ہے کہ سورخ ذکر کے قرحوں کو بہت خشک کر نیکی طرف حاجت ہے کس واسطے کہ خاص سورخ ذکر کی طبیعت خود بہت مائل بہ برہوت ہے پس ابتدا میں جلا ہو کا غذا اور البوا اور جو چیز کہ خشک کرنے والی ہو پیسی جائے اور اُس ناسور پر چھڑکی جائے۔

سوال کیا حال ہے اُس کا جس کا پٹھا زخمی ہو جائے اور اس کا علاج کس طرح عمل میں آئے۔

الجواب من المقالة السادسة من كتاب حيلة البر للجالينوس -
 حيث يقول اذا اصابته عصبته نخمة فلا بد ضرورة للفضل من
 ان يناله وجع شديد اكثر من سائر الاعضاء وكذلك لا محالة يتم ان لم تخل
 له في تسكين الوجع ومنع حدوث الورم وذلك يكون بان يتنقى موضع
 الخرق من الجلد على حاله ويمنع من الالتصاق ليخرج ما يرسخ من موضع
 النخمة من الصديد وتبقى البدن كله من الفضول بفصل العرق ان كان ثم
 قوة تحلل وتنقية الاخطا الروتية بدوا مرهلا يادربه في اول الامر وان يوسع
 الجرح وان نخل بالزيت الذي لا قبض فيه بعد ان يسخن والآجودان يكون
 الزيت الذي قد امت عليه سنتان او ثلث فان هذا يحلل اكثر ويختار للجل
 اللين وية ما كان لطيف الاجزاء معتدل الحرارة مخففا بلا اذى معه مثل تلك
 البطم والسير من الفريون ووسخ الكوروسكينج والجاوشير والحلتيت
 في الابدان الصلبة والكبريت الذي لم يصيبه نار غليظة هذه كان بالزيت
 حتى يصير في شخن لعل ويضمه به الجرح -

السؤال التاسع هل يجوز ان يستعمل في قروح العصب شيئا من الاشياء
 المرخية او يستعمل المار الحار الجواب من المقالة السادسة من حيلة البر

جواب جالینوس کی کتاب حیلۃ البرر کے چھٹے مقالے میں مسطور ہے اور اس کا ترجمہ کا علاج یوں نہ کر رہے کہ جب کسی شے کو زخم پہنچے گا تو اس کی حس کی زیادتی سے دہائی بھی وہ شدت ہوگی جو کسی عضو میں نہیں ہوتی اور پھر البسندہ ورم بھی کرے گا اگر کسی تدبیر سے وہ نہ تھا یا جائے اور اسباب ورم کے روکنے کی طرف توجہ کیا جائے پس علاج اس کا یہ ہے کہ اس جگہ کو بدستور اپنی حالت پر چھوڑ دیں اور زخم کو بھرنے نہ دیں اور تدبیر زخم کے بھرنے کی نگرین جب تک کہ اسکی پیب وغیرہ بھی طبع نہ نکل جائے۔ اور میل کھیل سے صاف نہ ہو جائے پھر اسکی فصید لیں اگر توت دیکھیں اور ابتدا میں دوائے مسہل ملائیں اور اخلاط ردی کو ہار لائیں اور زخم کو چڑائیں اور گرم گرم روغن زیت لگائیں اور بہتر تو یہ ہے کہ اگر پائیں تو وہ روغن زیت عمل میں لائیں جس پردہ و برس گزرے ہوں یا تین سال کسواستے کہ مادے کو بہت گھلاتا ہے اور جانڈشکی کی صورت دکھاتا ہے اور اس کے ساتھ ابتدا میں وہ دوا لیں ملایں جن میں حرارہ معتدل ہو اور لطیف اجزا ہوں اور خشکی کرنے والی بھی بغیر ایذا ہوں جیسے ملک اطرا و رقیقہ سی فوینو اور وینخ الکور او سکینچ اور حار و شیراز و طغیت اور کبریت جس کو آگ نہ پہنچی ہو ہر ایک ان میں سے روغن زیت میں لت کجاتی ہیں یہاں تک کہ شہد کی مانند گاڑھی ہو جائیں تب زخم پر ضماد کے کام میں لائیں مگر طغیت کے استعمال میں شرط ہے کہ سخت بدنوں میں کام میں لائی جاوے۔

سوال کیا یہ روا ہے کہ چشموں کے قرعوں میں ڈھیلی کرنے والی جنیریا لگائیں یا اس مقام پر گرم پانی عمل میں لائیں۔

جواب جالینوس نے اپنی کتاب حیلۃ البرر کے چھٹے مقالے میں اس طرح سے منع کیا ہے۔

حيث يقول اياك ان تعمل في قروح العصب المار بالحار ولا شيء من الادوية
المرخية.

السؤال العاشر كم هي الخصال التي يحتاج اليها في جراحات المراق
الجواب من المقالة السادسة في حيلة البرجاء لينوس وهي اربع
خصال وذلك حيث يقول وجراحات المراق تحتاج الى اربع
خصال احدها ان يحيط الجراحة الثاني ان يدخل ما يخرج ويبرز من الاعمار
الى موضعه الثالث وضع الدوار الموافق الرابع ان لا يبع غايته في الحرس
على ان لا يلحق شيئا من الاعضاء شريفة آفة بسبب الجراحة.

السؤال الحادي عشر ابرز المعاء وبرده الهوار فانفتح كيف يداوى
الجواب من المقالة السادسة في حيلة البرجاء حيث يقول يحتاج
الى الاسخان لينخل الريح منه واسخانه باسفنجة تمس في مارحار وتغمر
ويكدها واشرب القالبض اذا سخن نفع من ذلك وجمع مع اسخانه
تقوية الامعاء فان بقي على حاله في الانتفاخ وكان الجرح ضيقا ينبغي ان
يشق الصفاق بمقدار ما يحتاج اليه المعاء البارز في دخوله

السؤال الثاني عشر القسروح اذا هبت في عرض العضلة بل الطريق

ينبغي

اور بتا کید تمام اس مقام پر پہنچا کہ خبردار خبردار بچوں کے قرحوں پر گرم پانی نہ ڈالنا اور نہ کوئی
ڈھیلی کرنے والی چیز اس مقام پر لگانا۔

سوال رکتی چیزیں ہیں جنکی طرف مراق کے زخموں میں حاجت ہوتی ہے اور انکے استعمال کی
جراح کو ضرورت ہوتی ہے۔

جواب جالبینوس نے انتخاب حیلۃ البرر کے چھٹے مقالے میں چار چیزیں لکھی ہیں اور وہ اس تفصیل
سے بیان کی ہیں۔

ایک تو یہ کہ جراح اس زخم کو سی سکے۔

دوسری یہ کہ جراثیمی نکلی ہو اس کو اسکی جگہ رکے۔

تیسری موافق دوا اس پر لگائے۔

چوتھی اس بات کی بڑی حرص کرے کہ کسی عضو شریف پر بسبب زخم کے آفت نہ آئے۔

سوال جب انٹری ماہر نکلے اور ہواسے سرد ہو کر بھول سی جائے تو پھر اس کا علاج بتاؤ کہ کیا عمل میں آئے

جواب جالبینوس کے حیلۃ البرر کے چھٹے مقالے میں یوں مسطور ہے کہ اس کے علاج کا یہ دستور

ہے کہ اول تو اس انٹری کو اس طرح گرم کریں کہ ابر مردہ کا ٹکڑا لیں اور گرم پانی میں ڈبوئیں اور اسے پھونک کر

انٹری کو سیکیں تاہم کو تحلیل کرے اور اگر قابض شراب گرم کر کے ٹوٹی جائے تو اس سردی کو نفع پہنچاتی

ہے اور اس گرم کرنے کے ساتھ انٹری کو بھی فوت دیتی ہے۔ پس اگر انٹری اس طرح بھولی رہ جائے تو چاہیے کہ

صفاق کو اتنا چیرے کہ انٹری اوسیں سمائے

سوال جو زخم کہ غصیل کے عرض میں پیدا ہوا ہو کیا اس کا علاج وہی ہے

في مداواتها هو مثل استروح الحادثة في طولها-

الجواب من حيلة البر الجالينوس حيث يقول القروح الذابتة في
عرض العضلة شفتها باشد تباعدا فيحتاج ان يجمع شفتيها جميعا اشد
والمبلغ ولذلك يحتاج الى الخياطة وترفد بالبعد الخياطة برفا كدمشلة
والقروح الذابتة في طول العضلة فيكتفى بالرباط اللهم الا ان يكون
الحجتم مفترطة فيحتاج الى خياطة يسيرة او رفا كدم بلا خياطة-

السؤال الثالث عشر كم هي منافع الفصد-

الجواب من كتاب الفصد للجالينوس ضربان احدهما ازالة الامتلاء
والآخر ابطال المرض الذي يتوقع حدوثه عن ضررته او ألم شديد
او يعمج ضعف العضو وقبوله لما يقع اليه الاعضاء-

السؤال الرابع عشر كيف طريق مداواة الحبة اذا وقعت بالراس
ولم يمتد الى نواح الغشاء-

الجواب من المسمى من المقالة الرابعة عشر منه حيث يقول متى وقعت
بالراس جراحته ولم يمتد الى نواح الدماغ والغشاء فلا ينبغي ان يبادر
بالادوية التي تدل وتلطم فانك ان فعلت ذلك جلبت على العليل

جو عضلے کے طول کے زخم میں کیا ہو۔

جواب جالیسنوس نے اپنی کتاب حیلۃ السب میں لکھا ہے کہ اُس زخم کے جو عضلے کے عرض میں ہوا ہے دونوں کناروں میں بڑا بعد ہوتا ہے پس اُن کناروں کے ملاسنے کی طرف بڑی حاجت ہوتی ہے اور اسی پہلے اُس زخم کے سینے اور بعد اُس کے اُس پر گدیوں شلٹ دھرنے کی عری ضرورت ہوتی ہے اور زخم جو عضلے کے طول میں ہونے ہیں ان میں باندھنے جی کفایت ہوتی ہے ہاں اگر زخم بڑا ہو تو قدرے سینے کی یا بغیر دھرت سے گدیوں دھرنے کی فریب ہوتی ہے۔

سوال فصد کے منافع بتاؤ کسی حکیم کے قول سے سند آؤ۔

جواب جالیسنوس کی کتاب فصد میں جو دیکھے ہیں وہ دوسم کے فوائد لکھے ہیں۔
ایک نواسیہ کا اور کرنا ہے۔

دوسرے اُس مرض کا باطل کرنا ضرور ہوتا ہے جس کے حادث ہونے کا خیال ہوا اور بعد حدوث کے اُس میں کشتنِ غلّ ہو یا وہ مرض بالفعل کسی چوٹ سے پیدا ہوا ہو یا کسی شدید درد میں کوئی مبتلا ہو یا کوئی حنفہ بضعیف ہو گیا ہو اور اُس نے اُس ماوسے کو جو اور اعضا سے دیا ہے قبول کر لیا ہو۔

سوال اُن زخم کے علاج کا طریق بتاؤ جو کسی سہ پر لگا ہوا اور ایسا شدید ہو کہ ہجلی کے اطراف و نواح تک پہنچی ہو۔

جواب ملکی نے چودھویں مقالے میں کہا ہے کہ جب تو دیکھے کہ کسی کے سر پر زخم لگا ہے اور وہ زخم ایسا گہرا ہے کہ دماغ کے اطراف اور ہجلی تک جا پہنچا ہے پس نچا ہینے کہ اُس کے بھرانے اور گشت آگاہنے کی دوائیں دے اور اگر شاید اُس طرح علاج کرے تو یہ سمجھے کہ بیمار بالکشت میں ڈالا۔
دیدہ و دانستہ ہر طرح کی آفت میں ڈالا۔

العطب لانه يرمى بالداغ ويختلط العقل ويحدث التشنج لكن يجعل فيها صوفة
قد غسخت زيت ثلثة ايام ليا من الوم وتشنج ثم من بعد ذلك يستعمل المراهم و
الذورات الملمية بمنزلة الذرور المعمول من المروا صبر والكندر والمهرم
الاسود وما شاكل ذلك -

السؤال الخامس عشر كيف طريق مداواة القرحة مع عظم مكسور
الجواب من المقالة الرابعة عشر من الملى حيث يقول متى تركبت القرحة
مع عظم مكسور فعالج العظم بما يعالج القرحة بالضماد القوي والذي يستعمل
في جبر العظام المكسورة فان وقعت الجراحة بالراس وانحسر عظم القحف
ولم يضر بالفتش فينبغي ان يعيد العظم بالزراوند المدسج مدقوقا ناعما
معجوننا بالمارفلة يخرج العظم ثم يعالج بعد ذلك بالمروا الكندس احمرار
سوار مدقوقا منجولا معجوننا بالعسل وشراب مطبوخ حتى ينعقد والطحى على
فتيلة واستعمله بالمراهم

السؤال السادس عشر كيف طريق مداواة القروح اذا كان تحتها
عظم فمعضن وما علامته ذلك -

الجواب من الملى اما علامته ان ترى القرحة تبدل احيانا ثم تعود فتح

کیونکہ اس صورت میں دماغ میں دم پیدا ہوگا اور اعصاب میں تشنج ہو دیا ہوگا اور عقل میں پریشانی ہوگی اس وقت علاج میں حیرانی ہوگی۔ لیکن اس کا علاج یوں کیا جائے کہ اس میں وہ صوف بھر دیا جائے چوتین روز تک روغن زیت میں ڈوبا رہا ہو تاکہ دماغ میں دم اور اعصاب میں تشنج نہ پیدا ہو بعد ازاں مرہم اور چھڑکنے کی دو اینس استعمال میں آئیں جو اس زخم کو بھرتی لائیں اور عالستِ اصلی پر پونچھیں جیسے وہ زبرد رہے کہ جو مراد صبر اور کندر سے بنا جو اور سیاہ مرہم ہے یا اس جیسا ہو

سوال اس زخم کا مداوا کیا ہے جو ٹوٹی ہڈی کے ساتھ ہوا ہے۔

جواب ملکی نے جو دھوپیں مقالے میں کہا ہے کہ جب نو دیکھے کہ زخم کسی ٹوٹی ہڈی پر ہوا ہے پس اس ہڈی کا علاج اس چیز سے کرنا جس سے زخم کا علاج بھی کیا جائے یعنی اس جگہ پر قوی لیسپ کے ہلکے وہ علاج بھی عمل میں لانا جو ٹوٹی ہڈی کے لیے کام آئے پس اگر زخم کسی کے سر پر لگا ہو اور اس نے کھوپڑی کو توڑا ہو مگر جھلی کو ضرر نہ پہنچا ہو پس اس ہڈی پر یہ ضما د لگائیں جس میں زراوند مدحج باریک ہوا پانی میں گوندھ کر ملائیں اس واسطے کہ جب یہ ضما د لگایا جاوے گا تو اس ٹوٹی ہڈی کو باہر لاوے گا بعد اس کے مراد رکندش ہموزن لے اور یہیں چھانکر شہدا و شراب مطبوع میں گوندے تاکہ وہ بستہ ہوگا پھر اس کو ایک ہفتی پر لگا کر اندر رکھے۔ اور باہر مرہم لگائے۔

سوال ان ناسوروں کے علاج کا طریق کیا ہے جس کے نیچے شری ہوئی ہڈی ہو اور اسکی علامت کیا ہے جس سے وہ ہڈی معلوم ہوتی ہو۔

جواب ملکی کہتا ہے کہ یہ نشان اس زخم کا ہے کہ کبھی تو بھرتا ہے اور کبھی پھر عود کرتا ہے اور اس زخم سے پیپ آئے لگتی ہے۔

الشمس

وتسيل منها صديد واذا دخلت راس المجثم في القرحة حسرت
تخشوشة فاذا علمت ذلك فالزمه المرحم الحاد لياكل اللحم الميت فاذا فعلت
ذلك وصار الموضع كالشكرية او كالحمية الرخوة فالسمن المفتر حتى يسقط
اللحم المحترق ويكشف العظم فاذا بان العظم واكن قطعه فاقطعه والا
فالسمن المفتر ثمانية حتى يتعفن ويسقط ثم يعالج يوما بمرهم الزنجار ويوما
بالقطن المخلق حتى يثبت اللحم ويندمل واسد اعلم واحكم.

والاخر

السؤال السابع عشر بماذا يخرج الشوك والاحنة اذا دخلت في بعض الاعضاء
وصارت الى موضع لا يمكن اخراجه بالمعيد.

الجواب من المكي ينبغي ان يوضع على الموضع الذي دخلت فيه الزاوند
المحرج مدقوقا ناعما بالاشق يلزم ذلك ايا ما او يوضع اصول القصب
الفارسي الرطب فيدق ناعما ويخلط بالعسل ويلزم الموضع او يوضع على
الانباط وزفت يذوبان ويخلط معهما آذان الفارس مسموحا ناعما فانه يجذب ويخرج

السؤال الثامن عشر كيف يسمى تفرق الاتصال الحادث في عضو

الجواب من الكليات ان وقع في الجلد سمي سجا وخدشا وان وقع
في اللحم ولم يقع سمي جراحة وان وقع في العظم سمي

تلف

اور سلائی ڈالنے سے بڑی کھٹکھٹانے لگتی ہے پس جب تو یہ بات جانے اور بڑی کی حرکت پہچانے نیز تو یہ
تاکہ وہ مردہ گوشت کو کھا جائے پس جب کو ایسا کرے اور اس زخم پر نرم گوشت آوے یا کھڑ بندھ جائے
تو گرم گھی کام میں لانا کہ چلے ہوئے گوشت کو گرائے اور بڑی نمایاں ہو پس جب بڑی نمایاں ہو اور اس کے
کانٹے کا امکان ہو اس بڑی کو قطع کر دو ورنہ وہی گرم گھی اس پر دھرتا کہ وہ بڑی سترے اور گسے چڑکیہ
دن مرہم زنگار اور ایک دن پانی روئی رکھتا گوشت اور زنا سور بھرے۔

سوال وہ پھانس اور کانٹا کس طرح سے نکالا جائے جو کسی عضو میں ایسا چبے کہ سوئی وغیرہ سے بھی
باہر نہ آئے۔

جواب ملکی کا قول ہے کہ ایسی جگہ پر جہاں اس طرح سے پھانس یا کانٹا چبے زراوند مدح اشق کے
ساتھ باریک پیسٹر کئی دن تک رکھے یا قصب فارسی کی سنبر چڑیں لے اور باریک پیسٹر شہد کے ساتھ ملا
اور اس جگہ پر کئی روز برابر لگائے یا ملک الانباط اور زنت کو گھلائیں اور افان الفار کو باریک پیسٹر میں
ملا کر اس جگہ پر لگائیں پس یہ دوا اس پھانس یا کانٹے کو کھینچے گی اور باہر نکال دیگی۔

سوال تفرق الاتصال یعنی آپس سے جدا ہونا ہر عضو میں کیا کیا نام پاتا ہے جس نام سے جدا ہونا
کہلاتا ہے۔

جواب کلیات قانون میں ہر مقام کے تفرق الاتصال کا جدا جدا نام ہے جس نام سے جراح کو
علیج کرنے میں کام ہے پس اگر جلد میں واقع ہو تو تیج و قدش یعنی جھل جان کہلاتا ہے اور اگر
گوشت میں ہو تو گرہ چپ نہ آتی ہو جراثیم یعنی زخم کھا جائے اور اگر پیپ آئے تو قفرہ یعنی ناسور
نام پائے۔ اور اگر بڑی کے عرص میں ہو تو اس کو کسر

كسر اوان وقع في طوله كان صدعا وان وقع في عرض العصب سمي
 بتر اوان وقع طولا ولم يكن كشيء العدر سمي شقا وان كان عدده كثير سمي
 شدة خا وان وقع في طرف العضلة سمي بهنكا سوار كان في عصبته او في وتر اوان
 وقع في عرض العضلة سمي خراوان وقع في الطول وكبر غوره وقل عدده
 سمي فدغا وان كثرت اجزائه وفشا وغار سمي رضا وفشا وباقيل الفسخ والاصن
 والفسخ لكل ما يتفق في وسط العضلة كيف كان وان وقع في اشرايين
 سمي ام الدم وان وقع في الاوردة سمي انفجار اوان اعترضها سمي قطعاً و
 فصلاً وان نفذ في طولها سمي صدعا وان انفتحت فوهات سمي شبقا وان كان
 في الاعشية والحجب سمي قنقا وان وقع بين جزئين من عضو مركب بفصل
 احدهما عن الاخر من غير ان ينال العضو المتشابه الاجزاء تفرق اتصال
 سمي انفصالا او قطعاً وان كان في عصب زال عن موضعه سمي فكاً.

السؤال التاسع عشر كم هي الفصول التي ينبغي لمن يطهر ان ينظر فيها
 قبل التطهير وبعده

الجواب من رسالة احمد بن علي الفارسي في التطهير حيث يقول من يطهر
 ان ينظر في سبعة فصول الاول ينبغي ان ينقي البدن قبل التطهير

یعنی ٹوٹ جانا کہیں گے اور اگر ہڈی طول میں ہو تو صدمہ یعنی پھٹ جانا سمجھیں گے اور اگر ہڈی کے عرض میں ہو تو برہینے کٹ جانا جاننا اور اگر طول میں دیکھو مگر کئی جگہ نہ ہو تو شق یعنی چر جانا ماننا اور اگر طول میں بھی ہو اور کئی جگہ پاؤ تو اس کو شق یعنی کھل جانا بناؤ اور اگر عضلے کے کنارے پر ہو تو وہ ہتیک یعنی پردہ درسی ہے یعنی عضلے کے ابرو نہ ہے خواہ چھا ہو خواہ وتر ہو مختصر یہ ہے کہ عضلے کے کنارے پر ہو اور اگر عضلے کے عرض میں ہو تو اس کو جڑ یعنی جدا ہو جانا کہیں گے اور اگر طول میں ہو اور نہایت گہرا ہو اور عدد میں کم ہو اس کو فوٹ یعنی کھل جانا کہیں گے اور اگر اس کے بہت سے اجزاء ہوں اور ظاہر ہو یا ہوں تو اس کو رض و فسخ یعنی ریزہ ریزہ ہو جانا اور کس جانا کہتے ہیں اور اکثر ہر قسم کے زخم کو جو عضلے کے درمیان میں شق و رض و فسخ یعنی چر ہو جانا اور کس جانا کہا کرتے ہیں یعنی ہر قسم کو ان میں سے اس زخم پر استمال کیا کرتے ہیں اور اگر شریان میں کوئی زخم پیدا ہو تو وہ زخم ام الدم کہلاتا ہے اور اگر آوردہ میں ہو تو انشیر یعنی پھٹ جانا نام پاسے گا اور اگر کسی رگ جہنہ یا خیر جہنہ کے عرض میں ہو تو اس کو قطع و فصل یعنی رگ کا کٹ جانا اور جدا ہو جانا کہیں گے۔ اور اگر رگ کے طول میں ہو تو صدمہ یعنی پھٹ جانا بولیں گے اور اگر کسی رگ کا موٹہ کھل جائے تو اس کا نام شق ہے اور اگر مچلی یا پردے میں ہو تو وہ قیق ہے اور اگر کسی عضو مرکب کے دونوں جڑوں میں کوئی زخم ایسا پیدا ہو کہ ایک جڑ کو دوسرے سے جدا کر دیا ہو بغیر اس کے کہ عضو مثلاً بالہ الاجز میں تفرق الاتصال ہوا ہو اس کو انفصال اور قطع یعنی جدا ہونا اور اکھڑ جانا کہیں گے اور اگر کسی پٹھے میں ایسا ہو کہ وہ اپنی جگہ سے پٹ گیا ہو تو اس کو فنا یعنی پھٹ جانا سمجھیں گے۔

سوال ۱۹ وہ کتنی عضلیں ہیں جو قبل تطہیر رہنے غصے کے، کبھی ماتی ہیں اور بعد تطہیر کے بھی غور کجاتی ہیں

جواب احمد بن علی نے اپنے رسالے میں سات عضلیں لکھی ہیں اور اس تفصیل سے ذکر کی ہیں۔

اول یہ ہے کہ قبل تطہیر کے بن کو مادے سے پاک کریں۔

الثاني في الاغذية التي تصلح لمن تطهر الثالث في كيفية القطع والالة التي
يكون بها القطع الرابع في الذورات التي تقطع الدم الخامس في المراهيم
التي تصلح له خاصة السادس في المياه التي تغسل الاحليل السابع في
دخول الحمام والوقت الذي يجب فيه

السؤال العشرون ما هو المراهيم المخصوص بالاحليل عند التطهير وفي اي
وقت يعمل الجواب من رساله السوسي في التطهير قال مراهيم بدع التركيب
يصلح لادان الصبيان والادان الرطبة ويعمل في اليوم الثاني من
التطهير صفته دهن ورد نصف رطل مردنج ربع رطل يدق وتخل حتى
يصير مثل الكحل ويطبخ مع الدهن حتى يصير كالشمع لا يبلط اليد وينزل
عن النار ويطبق عليه عشرة دراهم شمع مقصورا بيض واوقية سمن بقري
وعشر الدراهم اقا قيا محرقة مغسولة بماذا لورد مدقوقة منخولة وسبع الدراهم
صبر السقوطري ويطبخ بنار لينه ويحرك دائما حتى يصير كالشمع ويرفع

رأهم
رأهم



دوسری وہ غذائیں جو مناسب ہیں وہیں۔

تیسری قطع کرنے کی کیفیت اور نیز آکہ کو جس سے قطع کریں سمجھ لیں۔

چوتھی ان چھڑکنے کی دواؤں کو جو خون کو بند کریں۔

پانچویں ان مرتبوں کو جو اس کے واسطے خاص ہیں بنائیں۔

چھٹی اس پانی کو دیکھیں جس سے سورخ و زکوک و حلوائیں۔

ساتویں حمام کے جانیکہ یعنی کب حمام میں لیجائیں اور اس وقت کو جس میں ضرور نہلائیں۔

سوال وہ کونسا مرتبہ ہے جو تطہیر کے وقت سورخ ذکر پر لکھا جاتا ہے اور کس وقت میں وہ مرتبہ کام میں آتا ہے۔

جواب رسالہ سوسی میں تطہیر کے مقام میں یہ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ نامہ ترکیب کا ایسا ہے جو لڑکوں

کے بدنوں کو سزاوار ہے اور زبدوں میں بھی مددگار ہے اور تطہیر کے دوسرے دن کام آتا ہے وہ مرتبہ یہ ہے

جواب لکھا جاتا ہے روغن گل نصف رطل لیا جائے اور مردار سنگ چہارم رطل کوٹنا جائے اور چھان کر ایسا

کہ سرمہ سا ہو پھر مردار سنگ کو روغن گل میں ایسا پکا جس کہ اس کو موسم سنا بنائیں تاکہ وہ ہاتھ کو نہ لگے پھر وہ

آگ پر سے آتے پھر اس میں دس دم سم سفید اور ایک اوقیہ چربی گائے کی اور دس دم افاقیا جلا ہوا

اور گلاب سے دھویا ہوا اور کوٹنا چھاننا ہوا اور سات دم صبر قوطری لیں اور سکو باہم ملا کر نرم لچ پکائیں

اور برابر سکو ہلاتے جائیں تاکہ وہ موسم سا ہو جائے اور تیار ہو کر کام میں آئے۔



الباب التاسع

فيما يآل عنه الجبر وهو عشرون مسألة

السؤال الاول ما هو العضو الصغيب الانخلاع والعضو السهيل الانخلاع والمتوسط الجواب من الكتاب الرابع من القانون حيث ليقول السهيلة الانخلاع مثل مفصل الركبة سلاست رباطه وهو سهيل الازتاد ايضا ومفصل المنكب قريبا من ذلك في المبازيل والصعبة الانخلاع مثل مفصل الاصابع فانها لا تكاد تخلع بل تنك قبل ان تتخلع مثل مفصل المرفق وكذلك رد بها صعب واما المتوسط فمثل مفصل الورك فاصعب الخلع ما ينقطع معه رؤوس شظايا العظم الذي يلزق عظاما بعظم وقل ما يرجع الى حالته الطبيعية وكشف ذلك في راس الورك ثم في راس العنق وفي راس القديمين عند الكسر.

السؤال الثاني ما هي علامات الخلع وما هي علامات الميل وما هي علامات طول المفصل من غير خلع - الجواب الخلع يحدث في المفصل انخفاضا و

نور

انحرافا غير معهود مثل ما يعرض في مفصل الرجل واظهر من ذلك في

نواں باب

اُن چیزوں میں سے جو شکستہ بندوں کو چھپی جاتی ہیں اور اس میں بیس ال ہیں

سوال وہ کونسا عضو ہے جو سختی سے اکھڑتا ہے اور کونسا نرمی سے اور وہ جان دونوں صدروں کے

درمیان ہے یعنی اکھڑنا اُس کا نہ دشوار ہے نہ آسان ہے۔

جواب قانون کی چھٹی کتاب میں ہے کہ کھٹنے کا جوڑ سہل اکھڑ جاتا ہے کسو اسٹے کہ اُس کے رہانات

ہواریں اور اسی لئے وہ جلد تر چڑھ بھی جاتا ہے اور دلوں کے نشانے کا جوڑ بھی ایسا ہی ہے یعنی وہ آبی

آسان اکھڑ سکتا ہے۔ اور انھکیوں کے جوڑوں کا اکھڑنا دشوار ہے اور کہنی کا جوڑ بھی ایسا ہی مضبوط اور سخت

ہے اس واسطے کہ یہ جوڑ اکھڑنے نہیں پاتے بلکہ اکھڑنے سے پہلے ٹوٹ جاتے ہیں بلکہ مشکل سے اپنی جگہ پر

پھرتے ہیں اور بڑی تکلیف دکھاتے ہیں اور وہ متوسط جوڑ جن کا اکھڑنا ان دونوں صورتوں کے درمیان ہے

وہ ایسے ہیں جیسے کولے کا جوڑ ہے کہ اُس کا اکھڑنا نہ دشوار ہے نہ آسان ہے پس اکھڑنے میں سخت تر وہ

جوڑ ہیں جن کے ساتھ میں ان چھوٹی چھوٹی ہڈیوں کے سرے ٹوٹ جائیں جو ہڈی کو ہڈی سے چپکاتے ہیں۔

اور ایسا کم ہوتا ہے کہ جو ایسے جوڑ بھی حالت پر آئیں اور یہ صورت اکثر کولے کے سرے پر اور بازو کے

سرے پر اور دونوں ٹخنوں کے سروں میں ٹوٹنے کی حالت میں پیش آتی ہے کہ ایسی ٹوٹ پھوٹ بہت کم اصلی

صورت سے بنی ہوئی ہے۔

سوال جوڑ کے اکھڑ جانے کی اور طر جائے کی اور بغیر وکھڑی دراز جو جانیکی علامتیں بناؤ اور جدا جدا

تفصیل بناؤ **جواب** اکھڑ جانے کی صورت میں تو جوڑ میں ہستی اور گہرا کو پیدا ہوتا ہے جو خلقت معنوی

کے سوا ہوتا ہے جیسا کہ پاؤں کے جوڑ میں پایا جاتا ہے اور اس سے زیادہ گردن کے جوڑ کے

مفصل البفق والمقايضة مما يخرج احسرا جاصحيا وهو ان يعتبر العلية
 باختها الصحيحة واذا رايت المفصل تتحرك حركته الى جميع جهاته فليس به علة
 متعلقة بالزوال واما علامات الميل فهو ان ترى تغيرا مع ثبوته في جانب
 آخر مع ان بعض الحركة ممكنة واما علامات زيادة طول المفصل من غير خلع
 فهو ان يكون كالمستعلق فاذا اوغمت ارتد الى موضعه الطبيعي من غير تكلف و
 ان تركته عاد الى القدر العرضي وحدث غور ورجا دخل فيه الاصابع حيث
 لا يكون اللحم شديدا لكثرة مثل المنكب -

نحو

القدر

السؤال الثالث كم هي انواع كسر القحف البسيط الجواب من الملكى ستة
 حيث يقول ان الكسر الذي يعرض للقحف منه بسيط ومنه مركب وبسيط
 منه ما هو في الراس ظاهر الى عمق الا انه لم ينفصل فيه العظم ولا زال عنه جزو لا
 الى خارج ولا الى داخل ومنه شق يكون مع خروج العظم المكسور الى خارج
 وقد يبرز العظم المكسور ومنه ما ينكسر القحف باجزاء كثيرة ويكون كسر العظام
 قد صارت الى العمق فيما يلي الام الجافية ومنه ما يضر العظم المكسور الى اسفل
 قريبا من الصفات ومنه شق عظم الراس ومصيره مع دخول العظم الى داخل
 ومنه النوع الشعري وهو شق وثيق يخفى عن الحس فلا يتبين رجا كان سببا للبلل

ينبر

اُکھڑنے میں نظر آتا ہے اور صحیح عضو پر قیاس کرنے سے بھی معلوم ہوتا ہے یعنی ہمارے عضو کو جب بندرست عضو سے ملا کر دیکھیں تو مفہوم ہوتا ہے اور جب ہم کسی چور کو یہ دیکھو کہ وہ سب طرف کو حرکت کرتا ہے، تو یہ جانو کہ وہ کوئی علت اُکھڑ جانے کی نہیں رکھتا ہے اور علامتیں مڑ جانے کی ہیں کہ اُس جگہ پر گراؤ دیکھو اور اُسکی دوسری طرف ملنے کی نظر آئیگی۔

اور باوجود اس کے بعض حرکت بھی ممکن ہوگی اور جوڑے دراز ہو جائیں گے اور انہیں لہر لہر چاہیے ہیں کہ وہ ٹکارتا پاتا جائیگا اور اگر اُسکو دبا میں گئے تو بے تکلف اپنی جگہ پر جاسے گا اور اگر چھوڑ دیتے تو وہ اپنی جگہ پر نہیں آسکتا اور اُس میں گڑھا بھی خود پیدا ہوگا بلکہ دبا سننے واسطہ کی انگلیاں بھی اُٹھیں گی اور یہ عقوبت ایسی جاسے کہ ہمیں لگی کہ جس جگہ پر کوشش نہ ہوگا جیسے کا ندستے کا ہڑت کہ اُس کا یہی توڑ موٹہ ہے۔

سوال

سوٹنے کی فتیں کتنی ہیں مفصل بتاؤ جتنی ہیں۔

جواب

جواب مثنیٰ میں چھ بھی ہیں اور اس تفصیل سے بیان کی ہیں کہ کھوہری کا ٹوٹنا یا سبٹ ہے یا مرکب ہے۔ کوئی اچھا ہوتا ہے اور کوئی موت کا سبب ہے پس سبٹ کی قسم ہے بعضی وہ ہے کہ سر پر چوٹ لگے اور اُس میں تڑاھا ہو مگر نہ تو کوئی ہڈی ہوا ہو اور نہ کوئی جڑوں کا باہر کو یا اندر کو نکل آئے۔

اور بعضی ایسی چوٹ ہے کہ چوٹ جاسے اور ہڈی ٹوٹ کر باہر نکلے۔

اور بعض چوٹ ایسی ہے کہ کھوہری کے کئی اجزاء ہر گئے اور ہڈیاں کو بھی اسی سنگست ہو کر ہر جافہ کے قریب اُس کا گڑھا چھپنے۔

اور بعض چوٹ ایسی ہے کہ ہڈی نیچے کی طرف ٹوٹے اور نزدیک ہر صفاق سے اور بعض رہ رہت ہے کہ سر کے اوپر آئے اور ہڈی ایسی ٹوٹے کہ اندر کو گھس جائے۔

اور بعض وہ چوٹ ہے کہ بال کی طرح باریک لگے گی اور دکھائی نہ دیگی اور نہ ظاہر ہوگی اکثر ایسی چوٹ ہلاکت پیدا کرے گی۔

السؤال الرابع ما هو التبرشم وعلى كم وجه يكون الجواب من الملكي حيث
 يقول واما التبرشم فليس هو شق العظم ولكنه عطف العظم الى داخل
 ويعقده من غير ان تفصل الصالة كالذي يعبر عن لآنية الرصاص والفضة
 اذا صدها جرم اصلب منها وهو على وجهين وذلك انه اما ان تبرشم سكة
 كلمة حتى انه كثيرا ما يدفع ام الدماغ واما ان يصعد عظم الراس لسطح الام
 التي على الفتحف -

السؤال الخامس ايا اسرع علاجا واسهل لعظم المكسور المتبري او العظم
 المكسور غير المتبري الجواب من الملكي المتبري اسهل وذلك لان
 المتبري يمكن فيه المسك والمد والتسوية وورده الى شكله وغير المتبري لا يمكن فيه
 السؤال السادس ايا اسرع برز في كسر الذراع كسر القصبة الغليظة او
 الدقيقة او كسرهما الجواب من الملكي اما كسرهما معا فاصعب علاجا و
 اشد نكايه ولا سيما ان اكسر في موضع واحد واما كسر الغليظ فهي البطاير
 واما كسر الاوق فهو اسرع برز

السؤال السابع ما هو الخلع ما هو زوال المفصل الجواب من الملكي ان
 الخلع هو خروج زائدة العظم من حفرة المركبة فيها فان كان الخروج

سوال بڑی کا دب جانا کیا ہے اور کس وجہ سے ہوتا ہے۔

جواب لمبی میں نکھایا ہے کہ دب جانا بڑی کا یہ ہے کہ بڑی نہ ٹوٹے لیکن اندر کی طرف کو مڑ جائے اور اس میں اگر ہڈی جائے مگر بڑی جدا نہ ہونے پائے جیسا کہ سب سے باجاندی کے خلاف میں گڑھا ہوا جاتا ہے جب کسی سخت چیز سے ٹکراتا ہے اور یہ دباؤ و صورت سے ہوتا ہے یا تو کھوپڑی کی تمام اونچائی ایسی دب جاتی ہے کہ امروغ کھوداتی ہے یا ایسی ہوتی ہے کہ بڑی سر کی مٹھلی سے جو قحف کے اوپر ہے پڑھ جاتی ہے اور تکلیف پڑھ جاتی ہے پس اول صورت کو توڑ دھکینا اور دوسری صورت کو گھڑا سکتے ہیں۔

سوال کس کا علاج جلد اور آسان تر ہے یا اس کا جو ٹوٹے اور شکستہ کی نوبت نہ آئے۔

جواب اس کا جواب لمبی سے عیاں ہے کہ کئی ہوتی بڑی کا علاج آسان ہے اس لیے کہ اس میں پہلے پٹے اور کھینچے اور برابر کر کے کا اور اپنی اصلی شکل کی طرف پھیرنے کا امکان ہے اور بڑی جو کٹی ہوئی نہ ہو اس میں یہ امور ناممکن سمجھو۔

سوال ہاتھ کی بڑی ٹوٹ جانے میں کونسی جلد تراچی ہو جائیگی یا مٹھی بڑی ٹوٹی یا باریک یا دونوں کا مٹھا

جواب لمبی میں لکھا ہے کہ دونوں ہڈیوں کی شکست کا علاج بہت سخت ہوتا ہے اور تکلیف بھی بہت دیتا ہے خصوصاً جب وہ دونوں ایک ہی جگہ سے ٹوٹ جائیں تو بہت مشکل سے جڑیں اور بہت ایذا دیں اور اگر مٹھی بڑی ٹوٹے تو دیر میں جڑے اور اگر باریک بڑی ٹوٹ گئی ہو تو بہت جلد چھی ہو۔

سوال اکھڑنا جوڑ کا کیا ہے اور ہٹ جانا کیا ہے۔

جواب لمبی میں لکھا ہے کہ اکھڑی ہوتی بڑی جب ہوگی کہ چول سے بالکل باہر نکل آئیگی۔

يسيرا ولم يبرز من الحفرة لا يقال له خلع لكن يقال له زوال المفصل
السؤال الثامن ما الذي يعرض من انخلاع عظمي الفك اذا تركا واهللا
الجواب قال صاحب المكنى فانه ان تركا ولم يردا حدث عن ذلك
اعراض روية منها حميات دائمة وصداع دائم وذلك ان عضل الفكين
اذا تغيب عن موضعه تمد وجذب معه عضل الصدغين ودهما وعرض
من الصداع الشديد ويحدث لصاحب هذه الحال اسهال وسقي
مرتين صرنيين وكثيرا ما يموت في العاشر.

السؤال التاسع كم هي الوجود الاكثرية التي يخرج مفصل الورك اليها -
الجواب من المكنى اربعة احدا بان ينقل عن موضعه الى داخل الثاني انا
ينقل عن موضع الى خارج الثالث ان ينقل الى قدام الرابع الى
خلف وانتقاله الى قدام اقل ما يكون والى داخل اكثر ما يكون -

السؤال العاشر كم هي اوجه الخلع التي تعرض لمفصل الركبة -
الجواب من المكنى ثلثة احدا بان نخلع الى داخل والثاني الى خارج
الثالث الى خلف وليس نخلع الى قدام لان فكلته الركبة تمنع من ذلك
السؤال الحادي عشر ما الذي يجيب على المحب ان يتأمله -

اور اگر کچھ کم ٹھکی ہو تو وہ اتنی کہلائی گئی اکھڑی ہوئی نہیں کہلائیگی۔

سوال کیا کیا باتیں پیش نہیں آکر جڑ سے کی دونوں ٹڈیاں اکھڑ جائیں اور ان کے علاج میں کمی نہ کریں

اور علاج چھوڑ دیں۔

جواب صاحب ملکی نے لکھا ہے کہ اگر جڑ کی ٹڈیوں کو چھوڑ دیں اور انکی اصلی جگہ کی طرف نہ ہیریں

تو برس برسے عارضے پہا ہوں اور ٹھیک نہیں ہو جائیں جب ہمیشہ رہے در، سر بھی بہا ہوتا رہے اس واسطے

کہ دونوں جڑوں کے غصے جب اپنی جگہ سے سرکس تو راز ہو جائیں گے اور اپنے مانڈ کپڑوں کے غصوں کو

بھی پہنچ لائیں گے اور اس سبب سے در و سر ہوا ورنے اور اسہال، غصہ اومی باہر ہوا اور صاحب مرض ہرگز شفا

نہ پاسے اکثر دسویں دن مر جائے۔

سوال کوئے کا جو کتنی صورتوں کی طرف نکلتا ہے جب اپنی اصلی جگہ سے ملتا ہے۔

جواب ملکی میں لکھا ہے کہ دو چار صورت ہر جگہ ہے ایک وہ ہے کہ جڑ اند کی طرف ٹھکی آئے جیسے تندرست

کوئے کے سامنے پایا جائے دوسرے یہ کہ باہر کی جانب نکلتے جب اپنی جگہ سے ٹھکی اور باہر کی جانب وہ کہلاتی

ہے جو بدن سے دونوں طرف خالی پائی جاتی ہے تیسرے یہ ہے کہ جڑ آگے کو نکل آئے چوتھے یہ ہے کہ پیچھے

یعنی پشت کی جانب نکل جائے گراتے کی طرف کو کمتر نکلتا ہے اور پشت کی جانب اکثر

سوال غصے کا جڑ کے علاج سے اکھڑ جاتا ہے اور کس کس صورت سے نظر آتا ہے۔

جواب ملکی میں تین صورتیں لکھی ہیں اور تفصیل سے کہی ہیں۔

۱۔ یہ ہے کہ اندر کی طرف کو اکھڑ جاتا ہے۔

۲۔ یہ ہے کہ باہر کی طرف نظر آتا ہے۔

۳۔ پشت کی جانب اکھڑ جاتا ہے مگر آگے کے رخ کبھی نہیں جوتا کہ اس واسطے کہ کھٹے کا آب مسکور و کتا ہے۔

سوال شکستہ بند پر کس کس چیز کا سوچنا واجب ہے اور کیا کیا سکون مناسپ ہے۔

الجواب من القانون قال ويحب على الجبر ان يتامل ميل العظم المكسور
فانه يجد عند الجهة التي الميل اليها صدمة وعند الجهة المميل عنها تقعيبر او
اكثر ما لفيطن لذلك باللس وايضا فان الوجع يشتد في الجهة التي اليها
الميل ويحب عليه ان يميزه على موضع الكسر في كل حال امرار الى
فوق والى اسفل بالرفق ولا يجب ان يعتبر بالاستواء المحسوس بالبصر قبل
تمام العافية فان الورم قد يخفى كثيرا من الاعوجاج ويحب ان يبادر الى
جبر ما كسر فيجوده في يومه فانه كلما طال كان ادخاله اسر والافات فيه
اكثر وخصوصا العظام التي يحيط بها عضل -

السؤال الثاني عشر ما هو الوقت الذي يستعمل فيه الجبائر الجواب من
القانون هو بعد ثمانية ايام وما فوقها الى ان يؤمن الآفات وكلما عظم العضو
وجب ان يوضع الجبائر وكثير ما يجب الاستعمال في ذلك آفات
لكن يجعل ما يقوم مقامها من جودة الرباط بالعصائب وجودة النضبة فان لم
يكن ذلك فلا بد من الجبائر وفي اول الامر ويحب ان يلزم الجبائر الرباط
الزمام محكما ويكون عند الكسر ويحب للضرورة ان تحل الرباطات في كل
يومين في اول الامر وخصوصا ان حدثت حكة فاذا مضى السابيع ^{الشر}

جواب شیخ نے قانون میں کہا ہے کہ شکستہ بند پروا جب ہے کہ ٹوٹی بڑی کا رخ دیکھے کہ کدھر مڑا ہے جدھر ٹہری نے رخ کیا ہے وہ شکستہ بند بلبند می پائے گا اور جہاں سے وہ بڑھی پھری ہے گرد با نظر بیگا اور یہ بلندی اور پستی جو پائی جاتی ہے ہاتھ لگانے سے ہاتھ آتی ہے اور نیز اُس طرف میں جدھر ٹہری نے رخ کیا ہوگا درد بھی نہایت سا ہوگا اور شکستہ بند یہ بھی واجب ہے کہ ٹوٹی جگہ پر ہر حال میں ہاتھ بھی پھیرنا چاہئے اس طرح ہر کہ کبھی اوپر سے نیچے کو اور کبھی نیچے سے اوپر کو زحمت سے ہاتھ پھرتا آئے اور یہ واجب نہیں کہ اگر آنکھ سے اُس مقام کو نقلِ صحت کے برابر دیکھے تو اسکو معتبر سمجھے اس واسطے کہ دم اکثر خم کو چھپا دیتا ہے اور اُس جگہ کو برابر دکھا دیتا ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ ٹوٹی بڑی کے باند بننے میں جلدی کو کام میں لائے اسی دن باندھے دیر نہ لگائے اس واسطے کہ جھنڈو دیر لگانے کا ڈیسی کا داخل کرنا دشوار ہو جائے گا اور بہت سی آنفیں پیش آئیں گی جو دقتیں لائیں گی خصوصاً اُن بڑیوں میں جنکو عضلوں نے گھیر رکھا ہے دیر کرنا بہت بُرا ہے۔

سوال وہ کونسا وقت ہے جب کھچیاں چڑھائیں۔

جواب قانون میں لکھا ہے کہ پانچ دن بلکہ اُن سے سوا کے بعد پٹیاں عمل میں لائیں یہاں تک کہ اور دقتوں سے امن پائیں اور جس قدر عضو کو بزرگ دکھیں واجب ہے کہ اسی قدر اُسپر کھچیاں پاندھیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کھچیاں چڑھانے کی جلدی سے بہت آنفیں پیش آتی ہیں اور علاج میں از سر دقتیں دگھاتی ہیں پس کھچیاں چڑھانے میں جلدی نہ کرے اور اسکی بندش بند اور پٹیٹیوں سے خوب کریں اور ٹوٹی بڑی کو ٹھکانے سے بچا دیں اگر غالی پٹیٹیوں کے باندھنے سے بڑی کا میٹھنا اپنی جگہ پر ممکن نہ سمجھو تو کھچیاں کا باندھنا ضرور ہے اگرچہ اول ہی وقت ہوا اور واجب ہے کہ کھچیاں کی بندش محکم باندھیں مگر ٹوٹنے کے وقت کریں جو کچھ کریں دیر کو اُس میں دخل نہ دیں۔

اور جب ہے کہ ہر دو دو دن کے بعد بندش کو شروع ہی سے کھولنے جائیں خصوصاً جب اُس مقام میں

خارش پائیں اور جب سات دن بندش پر گزر جائیں

فيخل في كل اربعته ايام او خمسة ويرحن قليلا من الرباط فان امكنك
البقا والجبار ولو عشرين يوما ولم تكن مضرة فلا تحلبها-

السؤال الثالث عشر ما قاعدة الجبر الجواب من القانون الجبر قاعدة
مد العضو بمقدار ما ينبغي فان الزيادة فيه تشنج وتولم ويحدث فيه حميات ووجع
عرض منه استرخاء وذلك في الابدان الرطبة اقل ضرر لمواتاتها للمد و
التقصان منه يمنع جودة الاستيام والتنظم وهذا في الخلع والكسر سوار
ويجب ان يسكن العضو ما امكن الا حيانا بقدر ما يحتمل اذ لم يكن آفة او دم
لئلا يموت طبيعته العضو ويجب ان يحذر الايجاع الشديد عند المد والشدة في
الكسر والخلع معا-

السؤال الرابع عشر ما من لعظام لا تثبت عليها وشبه الجواب من
القانون في الكتاب الرابع في ذكر اصول الجبر والربط قال والمراد في
اشتر الجبر حدوث الدشب فيما ليس لها حركة كعظام الراس فانها
لا تثبت عليها وشبه-

السؤال الخامس عشر كيف يكون الشد اذا كان الكسر بالطول وهل هو
مثل الشد اذا كان الكسر بالعرض ام لا الجواب من الكتاب الرابع

تو ہر چھ دن یا پانچ دن کھولیں اور اُس دن سے بندش کو منظور اذھیل کریں اگر کچھ چوں کا رکھنا
میں دن تک ہو سکے اور کوئی مضرت بھی نہ دے تو پچی نہ کھولے اور اسی طرح بندی رکھے۔

سوال بندش کا قاعدہ کیا ہے اور حکیموں نے کیونکر تجویز کیا ہے۔

جواب قانون میں لکھا ہے کہ قاعدہ بندش کا کھینچنے میں یہ ٹھہرا ہے کہ اتنا کھینچے جتنا چاہیے ہے اس واسطے
کہ زیادہ کھینچنے سے تشبیج ہوتا ہے اور درد دیتا ہے اور تپ پیدا کرتا ہے اور اکثر اوقات استرخا بھی ہو جاتا ہے
اور یہ زیادہ کھینچنا تریبوں میں کم ضرر پہنچاتا ہے اس واسطے کہ تریبوں میں آسانی سے کھینچا جاتا ہے اور
بہت تکلیف نہیں پاتا ہے اسی طرح کھینچنے میں کمی کرنا اچھی طرح سے محرم کو نہیں جھڑاتا تو پچی ہی کو درست نہیں کرتا
اور یہ زیادتی اور نقصان کا نہ رٹوٹ جائے اور اکھڑ جائے میں برابر ہے پس اعتدال سے باندھنا ہر حال
میں بہتر ہے اور واجب ہے کہ ٹوٹے عضو کو جلد ممکن ہو سنگین سے ملے کسی وقت میں اُس قدر کہ جس کو ہمارا
اٹھا سکے منظور ہی سمجھی بھی کرے جب کوئی آفت یا دم نہ دیکھے تاکہ سختی سے طبیعت عضو کو مر نہ جائے اور وجہ
ہے کہ بہت دیر دینے سے کھینچنے اور باندھنے میں ڈنڈا رہے اور اس امر کو ٹوٹے اور اکھڑنے میں برابر سمجھے۔

سوال وہ کونسی ہڈی ہے جس پر دُش بد یعنی گرہ نہیں بندھتی۔

جواب قانون کی چوتھی کتاب میں اسی شکستہ بندی کے باب ذکر اصول جہر و ربط میں یہ لکھا ہے کہ
مراد اثر جہر سے یہ ہے کہ اُس جگہ جہاں حرکت نہ ہو دُش بد پیدا ہو یعنی ایک گرہ سے مثل غصروں کے اُس جگہ ہو جائے
جو سولے سر کی ہڈیوں کے کُآن میں وہ نہیں اُگتا ہے۔ اور سب جگہ پیدا ہوتا ہے۔

سوال جب کوئی ہڈی طول میں ٹوٹ جائے تو اُسکی بندش کو نہ کر عمل میں آئے یا اس کو اسی طرح سے
بندھیں جیسے عزم کی ٹوٹی ہڈی کو باندھیں یا عرض کے خلاف بندش کریں۔

جواب قانون کی چوتھی کتاب میں۔

من القانون حيث يقول واما الكسر بالطول فيكتفى فيه ان يلزم الحشو
بشد شديد اشد مما في غيره ويبلغ في غمزه الى داخل واما الكسر الذي
في العرص فيجب ان يقوم العظمان على استقامة في غاية ما يمكن
ويراعى ذلك من جهة الاعضاء السليمة ونظير بل هي من هذا العظم مجازية
نظير ما من العظم الاخر ثم يحبس ويراعى الشظايا والزوائد وتلحم وتشد على حكم
السؤال السادس عشر ما هي الاشياء التي تصلب المشد

الجواب من القانون لابن سينا هي الطولات القابضة اللطيفة
والاضمة التي يشبهها مثل طينج الاس ووهنه والطلا بما روى الاس و
جبه وطينج شجرة القرط وطينج اصل الدر دار وطينج ورقه فانه ملحم مصلب
والضماد المتخذ من الماش وخصوصا اذا جعل فيه زعفران ومروجين شبرا
ريحاني جيد جدا وقشور الطلع جيدة ايضا

السؤال السابع عشر هل مدة الانجبار في الاعضاء كلها مدة واحدة او هي مختلفة باختلاف
الاعضاء فالحكاية مختلفة فامثانها الجواب من القانون مدة الانجبار مختلفة فمن
ذلك ان الانف تجبر في عشرة ايام والضلع في عشرين يوما والداغ وما يقرب منه
في ثلثين الى اربعين والفخذ في خمسين وربما امتدت اليد في الفخذ الى ثلثة اشهر او

یہ لکھا ہے جو شیخ الرشید نے کہا ہے کہ اگر کوئی بڑی طہل میں ڈسے تو لانا ہے کہ اس عضو کو جس کے باندھیں اور خوب سا اس کو اندر کی جانب دبا لیں اور اگر عرض میں ٹوٹی پائیں تو وجہ بندہ کہ وہ نوں پیریاں جہاں تک ہر بندہ سیدھی کچا لیں اور ان کو درست عضو کے مقابل کریں اور انکو سامنے کی پڑیوں سے ملا کر دیکھیں بجا ازاں بندہ باندھیں اور کنارہ وغیرہ کو بھی خوب غور کر لیں۔

سوال وہ چیزیں کون کونسی ہیں جو دشبند کو سخت کرتی ہیں۔

جواب قانون میں لکھا ہے کہ وہ لطیف اور قاضی تڑپے میں اور ایسے ہی ضما بھی بندہ نے ہیں۔ بندہ جو شکیا ہوا اس اور اس کا روغن ہے اور طلاہ اس کی پتی اور اس کے تخم کا معین ہے اور جو شکیا ہوا دشت طہ اور جو شکیا ہوئی چڑورا کی اور اس کی پتی کہ ہر ایک ان میں سے گوشت اگاتی ہے اور اس جگہ کو سخت بناتی ہے اور وہ لپ جو مونگ کے آٹے سے بنا ہو خصوصاً جب زعفران اور مر اس میں ملا کر عمدہ شراب ریحانی سے خوب گوندھا ہو اور چھلکے شگوندہ خرا کے اس باب میں بہت اچھے ہیں جلد تر نفع دیتے ہیں۔

سوال ایامت بندش سب اعضا کی ایک ہی ہے یا ہر جگہ کی جدا جدا ہے اگر جدا جدا ہے تو اوکی مثال کیسے۔

جواب مدت بندش کی ہر عضو میں جدا جدا ہے چنانچہ قانون میں اس طرح لکھا ہے کہ اگر کسی کی ناک میں چوٹ آئے تو وہ دس دن تک باندھی جائے اگر پسلی میں چوٹ لگے تو وہ بیس روز تک باندھی رہے اور دماغ میں اور جڑا کے قریب ہوئیں یا چالیس روز تک بندھے اور ران میں پچاس دن تک بندش رہے اور کبھی ایسا ہو کہ ران کی بندش کی مدت تین مہینے تک یا چار مہینے تک کھینے اور کلائی اکثر اٹھائیس دن تک بندش پائے تب مریض کو کل آئے

الرابعة والسابعة بما انخر في ثمانية عشر من يوم او قد ذكر ذلك في كسر الساعد.
السؤال الثامن عشر ما هي الاسباب التي لاجلها يعسر جبر العظم الجواب كثرة
التنطيل او كثرة حل الرباطات وريطها او الاستعمال للحركة او قلة الدم
اللدوج في البدن او قلة الدم مطلقا ولذلك يقبل انخار العظام في الممرتين
(المنهولين)
والناقيين -

السؤال التاسع عشر ما تقول في كسر العقب - الجواب من القانون
انكسار العقب صعب وعلاجه عسر واكثر ما ينكسر اذا سقط الانسان من
موضع عال وربما عرض رض عظيم مع سيلان دم الى بطون العضل
فيخرج فيها ويودي الى عسر ارض عظيمة فاذا انخر العقب كان المشي عليه
موجعا واذا انخر العقب على ما ينبغي لطل الانتفاع به -

السؤال العشرون كيف وضع العقب وما المنفعة به الجواب من القانون
هو موضوع تحت الكعب صلب مستدير الى خلف ليقاوم المصاكات والآفات فليس
الا فضل يحسن استواء الوطى وطباق القدم على المستقر عند القيام خلق مقداره الى العظم
ليستقل بعمل البدن خلق مثلنا الى الاستطالة يدق سير السير حتى ينتهي ويصيح عن الانحصر
الى الوحشي ليكون تغيير الانحصر متدرجا من خلف الى متوسطه

چنانچہ اسی کتاب میں اس باب میں بھی ذکر ہو چکا ہے جو جتنے یہاں لکھا ہے۔

سوال وہ کیا کیا سبب ہیں جسے ٹہی کا جڑنا بہت دشوار ہوتا ہے اور علاج اس کا ارس و کار ہوتا ہے۔

جواب کثرتِ نطول کی اور بہت کھولنا اور باندھنا اور حرکت دینے میں جلدی کرنا اور چپکے خون کا بہن میں کم ہونا بلکہ مطلق خون ہی کا کم ہونا بلدی کو جڑنے نہیں دیتا ہے اور اسی وجہ سے دُبلے پتلے آدمیوں میں ٹہی کا جڑنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

سوال کیا کہتے ہو ایڑی کے ٹوٹ جانے میں اور بعض کے تکلیف اٹھانے میں۔

جواب قانون میں لکھا ہے کہ ٹوٹنا ایڑی کا دشوار تر ہے اور علاج اس کا اس سے بھی ظہور کرے ایڑی اکثر تپ ٹوٹی ہے جب انسان اونچی جگہ سے گر جاتا ہے اور کبھی ایڑی کا چوراہہ کر رہو بہت آہ یہاں تک کہ خون عضلات کے اندر تک پہنچ جاتا ہے اور اس میں مہم جاتا ہے اور بہت بڑے غارتوں میں لانا ہے پس جب ایڑی جڑ جاتی ہے تو چلتے میں درد دیتی رہتی ہے اور اگر نہ جڑی تو کام سے جاتی رہتی ہے۔

سوال ایڑی کی تعلقت بناؤ اور اسکی منفعت جتناؤ۔

جواب قانون میں لکھا ہے کہ خدا سے تعالیٰ نے ایڑی کو ٹخنے کے نیچے لکھا ہے اور سخت اور پیچھے کی طرف سے گول پیدا کیا ہے تاکہ جہاں جہاں پاؤں پڑتا جائے اور جو آفت کھٹ پاپہ پیش آئے اسکو اٹھائے اور نیچے سے صاف اور یکساں پیدا کی گئی تاکہ رفتار برابر ہو اور ہموار ہو اور کھڑے ہوئے وقت قدم قیام کا یہاں بھی طرح ہے۔ اور مقدار اسکی بڑی رکھی گئی ہے تاکہ بدن کا بوجھ اٹھانے میں مستقر رہے اور شلٹ مستطیل بنی ہے آگے کو تھوڑی تھوڑی پہلی ہوتی گئی ہے یہاں تک کہ انتہا کو پہنچ کر پاؤں کے گز سے میں چھپ گئی ہے تاکہ تلوے کا گرہا پچھلے سے ہدیج درمیان میں آئے یعنی کم کم گڑھا پڑتا جائے چنانچہ دیکھو ایڑی کچھ اونچی ہے اس سے آگے کو کچھ نیچی اسی طرح نیچی ہوتی ہوئی گڑھے میں غائب ہو گئی ہے چھپ گئی تک ایڑی کی بڑی نہیں پہنچی بلکہ وہ غلط بروی ہے

الباب العاشر

في مسائل من اصول هذه الصناعة هو عشرون مسألة

السؤال الاول ما حجة من قال ان الاسطقات ليست اكثر من احد الجوانب من اشغال ابن سينا انه لما رأى الاشياء الطبيعية تتغير بعضها الى بعض وكل متغير فان له شيئا ثابتا في التغير هو الذي يتغير من حال الى حال فيجب من ذلك ان يكون لجميع الاجسام الطبيعية شئ مشترك محفوظ هو عنصرها -

السؤال الثاني ما حجة الذين قالوا ان الاسطقس هو النار -

الجواب من الشفا وذلك انهم يرون ان النار كثيرة الجوهر ثم استحقوا حجم الارض والماء والهواء في جنبته اذ السموات المشقة والكواكب المضئية كلها عندهم نارية وحكموا بان الجرم الاكبر مقداره هو الاول ان يكون عنصرا وخصوصا ولا جسم صرف في طبيعته من النار وان الحرارة هي المدبرة في الكائنات كلها وما الهواء الا نار متقترنة بهر والنار وما البخار الا ما به يتخلل وما الماء الا نار متكتفة وهو الكثيف ولو كان للبرد عنصر تصوره ولم يكن له براد امر اضايع من ذلك العنصر لو اكد كان في العناصر بار وبرد في وزان شدة حر النار -

بشيء

بشيء

متقترنة

وسوال باب

طب کے اصول کے بیان میں ہے وہ بھی بیس سوال ہیں

سوال اس شخص کی حجت کیا ہے جس کے نزدیک ایک ہی اقسط یعنی مادہ سب کا ایک ہی ہے اس پر یاد نہیں
جواب ابن سینا نے شفا کے فن ثالث طبعیات کی تیسری فصل میں یوں لکھا ہے کہ جب ہم نے یہ دیکھا ہے
کہ طبعی چیزیں جو بدل جاتی ہیں تو ایک سے دوسرے کی صورت پانی میں اور ہر شے میں ایک جنیفات و بحال جاتی
ہے ہر ایک حال سے دوسرا حال پانی ہے پس واجب ہوا کہ تمام طبعی جسموں میں ایک چیز شے ایک محضہ ہوا ہر شے
اور وہی ان اجسام کا عنصر ہے۔

سوال ان لوگوں کی حجت بتاؤ جو آگ ہی کو عنصر مانتے ہیں اور اس کے سوا کسی چیز کو مادہ نہیں جانتے ہیں۔
جواب کتاب شفا سے۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ آگ کو شہرہ المجرہ دیکھتے ہیں اور زمین اور پانی اور ہوا کو اس کے
مقابلے میں بہت ہی کم جانتے ہیں اس لیے کہ آسمان شفاف اور روشن ستارے سب کے سب اس کے نزدیک
ناری ہیں اور وہ کلمہ لگاتے ہیں کہ جس جسم کی مقدار زیادہ ہو اسی کو عنصر اور مہل ہونا چاہیے اور کوئی جسم اپنی
میں آگ سے زیادہ خالص اور صرقت پر نہیں اور تمام کائنات میں آگ ہی پھیل ہوئی ہے۔ ہوا کیا ہے آگ ہی
تو ہے جو ابھرتی کی سردی سے ٹپکئی۔ ابھرے کیا ہیں وہ پانی تحلیل شدہ ہے۔
اور پانی کیا ہے وہ آگ شکفت اور ہوا شکفت ہے۔

اور اگر برووت کے لیے کوئی عنصر خاص ہوتا اور برووت ایک عارضی چیز نہ ہوتی جو ایک ہی عنصر کو یکے بعد
دیگر عارض ہوتی ہے تو عناصر میں ایک عنصر ایسا بھی بار دیا جاتا کہ جسکی برووت آگ کی شدت حرارت کے
مقابلے میں ہوتی۔

السؤال الثالث باحجة الذين قالوا ان الاسطقس واحد وهو الهواء الجواب
من الشفاة انهم قالوا ان معنى الرطوبة اثبت في الهواء منه في المار فذلك
مطاع وعت له المعنى المذكور اشد وما المار الا هوار شيكا ثف والمتكا ثف اقرب
الى ايمس منه اقرب الى التخلل واما الارض فهو ما عرض له الشكا ثف الشديد
كما تراه من انقعا وكثير من المياه الساكنة حجارة واما النار فلم يست هي الا هوار
استندت به الحرارة فرام سموا-

السؤال الرابع باحجة من قال ان اسطقسات الاجسام هي اثنان وهما
النار والارض الجواب من الشفاة لابن سينا قالوا ان سائر الاسطقسات
تسبيل آخر الامر الى بدين الطرفين والطرفان لا يستحيلان الى اسطقسات
اخرى خارجة عنها فيها اللذان نخل سائر ما اليهما ولا يخلان الى شئ آخر
فيهما الاسطقسان ولذلك هما بالغان في الخفة والشغل والاخران يقصران
عنها واذا حركت اسطقسية الاثنان فالاعلب في الاثنين هو الاسطقس
والنار والارض بالقياس الى غيرهما الغلبان ولا شئ اعلب منهما ثم الهواء
نار جامدة منفردة مشبعة بالماء التبخر والمار ارض متخللة ساكنة فالطهبا نارية
فهي اخف من الارض-

سوال انکی حجت کیا ہے جنہوں نے نقطہ ہوا کو عنصر کہا ہے۔

جواب شفا میں لکھا ہے کہ ان لوگوں نے یہ کہا ہے کہ چونکہ نشے رطوبت کے ہوا میں پانی کی رطوبت کے
منے سے ہوا ہے جاتے ہیں پس وہ منے مطاوعت میں زیادہ تر کام میں آتے ہیں یعنی جس چیز میں
رطوبت ہوا ہوگی وہ ہر چیز کے بنانے میں بہت کارروا ہوگی اور پانی کچھ بعد انہیں ہے بلکہ وہی ہوا ہے جو
گڑھی کیفیت ہو کر پانی بن گئی ہے اور گڑھی چیز یہ نسبت تغافل کے خشکی سے بہت فریب ہوتی ہے پس زمین
وہ وہی ہوا ہے جو پانی بنی اور پانی سے زمین ہو گئی ہے کیا کہ ہمارے مشابہ سے میں اکثر آتا ہے کہ رواں پانی ہم کو
پتھر بن جاتا ہے اور آگ بھی وہی ہوا ہے کہ جب مارتے آگ میں شدت کی تو اسے آدہ کا قصد کیا۔

سوال ان لوگوں کی کیا حجت ہے جن کے نزدیک آگ اور خاک ہی دو عنصر جسم کے ہیں ان کے۔
اور نہیں کہتے ہیں۔

جواب شفا میں لکھا ہے کہ جو مادہ بہ نسبت وہ آگ یا خاک ہی ہو جاتا ہے اس سے یہ معلوم ہوا کہ یہ دونوں
مادے ہر جسم کے ہیں اور تیسرا کوئی نظر نہیں آتا ہے اور یہ دونوں خود کسی اور کے ساتھ بدل نہیں جاتے پس آگ
سے یہی دو مادے ہر جسم کے نظر آتے ہیں اور اسی وجہ سے یہ دونوں اپنی گرائی اور سبکی میں ایسے ہیں کہ ہوا
اور پانی ان جیسے نہیں ہیں معلوم ہوا کہ وہ دونوں ایسے نہیں اور نیز اس وجہ سے یہی دونوں مادے سمجھے
جاتے ہیں کہ ان کے ہوا اور میں حرکت اظہت یہ نہیں پاتے پس حرکت اظہت انہیں دونوں میں اکثر ہے۔
اور ہوا اور پانی میں کثرت ہے کس واسطے کہ ہوا تو یکدم ہی ہوئی آگ سے جو گرم پانی کے سبب سے خود گرم اور جاری
ہے اور پانی وہ گھل جاتی خاک سے جو جاری ہے اور آگ کی آمیزش سے ناری ہے پس اس وجہ سے زمین
کی نسبت بہت ہلکا ہے یعنی آگ کے اسلو گھلا کر پتلا کر دیا ہے۔

السؤال الخامس ما حجة من قال ان الاسطقات اثنان وهما الارض
 والماء الجواب يرون ان حاجة المركبات الى الرطب واليابس كما انها
 تحتاج الى الرطب لتقبل التخليق كذلك تحتاج الى اليابس لحفظ التخليق
 فان الرطب كما انه سهل القبول لذلك فهو ايضا سهل الخلع له واليابس
 كما انه صعب القبول لذلك فهو ايضا صعب الخلع له فاذا تكرر اليابس
 بالرطب استنفاد المركب من الرطب حتى يطاوعه للتخليق ومن اليابس
 شدة استحقاقه فاليابس والرطب في المشاهدة هما الارض والماء لا غير
 السؤال السادس ما هو الشئ الذي اذا اعتبره طهر ان الاسطقات الاربعة تكون
 بعضها من بعض الجواب من اشفار لابن سينا حيث يقول اذا اعتبر المقبر صاوف
 النبات والحيوان المنكوب في غير الارض مستمدة من الارض ومن الماروس الهواء
 ووجدت بما تحمها كالمضج والارض تفيد الكائن تماسكا وحفظا للتشكيل والتخطيط
 والماء يفيد الكائن سهوله قبول التخليق وتشكيل وتمسك جوهر المار بعد سيلانه بنجاسة
 الارضية وتسميد جوهر الارضية في شبهه بنجاسة الماء والهوار والنار كغيره ان صرفية
 هذين ويفيدانها اعتدال الامتزاج والهوار يخلل ويفيد وجود المنافع والمسام
 والنار تضج وتطبخ وتجمع فقد طهرتها لتكون بعضها من بعض -

السؤال السابع ما هو المزاج الجواب من القانون حيث يقول المزاج
كيفية يحدث من تفاعل كيفيات متضادة موجودة في عناصر متصغرة الاجزاء
لتماس اكثر كل واحد منها اكثر الا اذا التفاعلت بقواها بعضها في بعض حدث
من حالتها كيفية تشابهة في جميعها هي المزاج-

السؤال الثامن ما هو النضج وهل له اصناف ام لا الجواب من الشفار
النضج هو حالة من الحرارة للجسم تؤدي الرطوبة الى موافقة الغاية المقصودة و
منه على اصناف منه نضج نوع الشئ ومنه نضج الغدار ومنه نضج الفضل وقد
يقال لما كان بالصناعة ايضا نضج فاما نضج نوع الشئ فنضج الثمرة و
الفاعل لهذا النضج موجود في جوهر النضج ويحيل رطوبته الى قوم موافق للغاية المقصودة
في كونه وانما يتم فيما يولد المثل ان يصير بحيث يولد المثل واما نضج الغدار فليس
هو على سبيل النضج الذي النوع الشئ وذلك لان نضج الغدار يفسد جوهر الغدار
ويحيله الى مشاكلة طبيعته جوهر المغدس وفاعل هذا النضج ليس موجودا في جوهر
ما ينضج بل في جوهر ما يتحلى اليه لكنه مع ذلك احاله من الحرارة الى الرطوبة
الى موافقة الغاية المقصودة التي هي افادة بدل ما يتحلى والاسم الخاص بهذا
النضج هو الهضم فاما نضج الفضل من حيث هو فضل اعني من حيث لا يتنقص

من

سوال مزاج کیا ہے اور یہ نام کیوں رکھا ہے۔

جواب شیخ نے قانون میں لکھا ہے کہ مزاج نام اس کیفیت کا ہے جو ان متضادہ کیفیتوں کے اثر سے پیدا ہوتی ہے جو عناصر میں موجود ہیں در انحال کہ وہ عناصر چھوٹے چھوٹے اجزا ہوں جو اس اور جزو کا ایک اور اکثر ہر ایک عنصر کا دوسرے عنصر کے جزو اکثر سے مس اور ملاقات کرے پس جب وہ اپنی اپنی قوتوں سے ایک دوسرے میں میں تو ان مجموع سے ایک کیفیت ایسی پیدا کریں کہ جس کا سبب میں امتزاج ہو یہی مزاج ہے اور مادہ اس کا مزج ہے جسے مشنہ ماسلے کے۔

سوال نفع کیا ہے یعنی غذا یا مادہ کیونکر پختا ہے اور کیا مٹھی بھی ہیں یا نہیں یعنی کئی صورتیں ہوتا ہے یا نہیں

جواب شفا کے فن رابع میں مقالہ اول کی چھٹی فصل میں لکھا ہے کہ نفع جسم طب کا حرارت سے بہ لجا تا ہے اور جب قدر پختا مقصود ہو اس مقدار پختا ہے اور یہ پختا کئی طرح کا ہوتا ہے ایک تو پختا نوع شے کا ہے دوسرے پختا غذا کا تیسرے پختا فضلہ کا اور کبھی جو شے کسی صنعت سے تیار کیا جائے اسکو بھی نفع ہوتے ہیں پس پختا نوع شے کا وہ پختا ہے کہ جو اس چیز کو درکار ہو یا اس کے سبب سے وہ اپنی مراد پر تیار ہو جیسے پھلوں کا پختا ہے اور ایسے پختے کا پکانے والا اسی کے جوہر میں ہوتا ہے جو اسکی رطوبت کو اتنا پختا ہے کہ وہ حمل اپنی مراد پر پہنچ جائے اور اس میں اس کا تخم بھی تیار ہو جس سے وہ میوہ پھر دوسری بار ہو دوسرا پختا غذا کا ہے اور وہ اس طرح کا نہیں ہوتا ہے اسواسطے کہ یہ پختا غذا کے جوہر کو لگاؤ کر غذا پانے والے عضو کی طبیعت کے موافق بنانا ہے اور اسکی پختا غذا غذا کے جوہر میں نہیں ہوتا بلکہ جس عضو کی غذا بنتی ہے اس میں پایا جاتا ہو لیکن یہ غذا کے جوہر کا بدلنا حرارت کے سبب سے رطوبت کی طرف اتنا ہوا کرتا ہے جتنا کہ بدلہ اس چیز کا جو تحلیل ہو گیا ہے تاکہ تیسے مثلاً غذا سے خون پیدا ہوتا ہے اور وہ سارے بدن کی غذا ہوتا ہے اور اس ضعیف کا نام عظم ہے اسواسطے کہ اس نفع سے غذا بالکل بدل جاتی ہے اور جو جس عضو کے واسطے معین ہے اس کے کام آتی ہے۔

تیسرے نفع فضلہ کا ہے یعنی جو عضو کی غذا ہے جتنا ہے اور اس سے کسی عضو کو کچھ نفع نہیں پہنچتا ہے۔

به في ان يغزو فهو مفارق للنوعين الاولين فان هذا النضج احالة الرطوبة الى
قوم ومزاج ليسهل به وفيها اما بتخليط قوامه ان كان المانع عن دفعه شدة
سبلانه ورقته واما بترقيقه ان كان المانع عن دفعه شدة غلظه واما بتقطيعه
تفتيته ان كان المانع عن الدفع شدة لزوجه -

تفتيته

السؤال التاسع ما العلة ان فسطاط مصر قليل المطر كثير النداء الجواب
من كتاب النجاشي في المسائل قال ان البخار اذا صار الى مواضع عادته تكسب
البخار ويحصيه ويكتفه فينتعدا البخار فاذا جاوزها الى موضع آخر حتى يلتقي ما يحصره
وحبس متى كان موضعاً منكشفاً من الجبال وارضه يخرى بخاراً كثيراً القبولها
لذلك من جهة الشمس فاذا غربت عنه الشمس برد فتمتلئ بالليل نداً كثيراً
وقد يكون موضعاً عادماً البخار لانه لا يقبل ذلك ومواقع كثيرة البخار ولها جبال
تخصر بخارها حتى يتكاثف فتكون كثيرة المطر وفسطاط مصر من جهة شمالها عادماً
للجبال الشوامخ واكثر ما يسيل اليها البخار من الجنوب الى الشمال من جهة
مجر الخبشة وايضا فان نيل مصر يغني عن جميع ارضها ويقيم عليها زماناً فاذا نقص
ارتد ذلك النفاصل من الزائد الى لطن الارض فتقبله تلك الارض لكثرة ثباتها
على وجهها فيكثر ما يرتفع من ارضها في كل يوم من البخار لحر الشمس فاذا غرب

پس یہ نفع اپنے فضلے کا کچنا پہلی دونوں قسموں سے جدا ہے اس وجہ سے یہ کچنا اس لیے ہے کہ فضلے کی رطوبت ایک تو اوم اور مزاج پاسے تاکہ آسانی سے وہ دفع کیا جائے اور یہ کچنا دو طرح سے ہے یا اُس فضلے کو کاٹ دیا کریں اگر قیقن اور جاری ہو یا اُس کو پست لاکریں اگر کاٹھا اور بھاری ہو یا اُس کو قطع کریں اگر چکیتا ہو تاکہ سبب تداویر نہ کورہئے وہ فضلہ سہولت دفع ہو سکے۔

سوال کیا سبب ہے کہ مصر میں مینکم بہ نسبتا ہے اور تری اُس ملک میں سوا ہے۔

جواب کتاب النجاء کے مسائل میں لکھا ہے کہ بخاریب ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں اُس کا حاس نہ پایا جائے اور اُس کو کاٹھا نہ بنائے تو وہ بخار وہاں سے گزر جاتا ہے اور اُس جگہ پڑتا ہے جہاں اُس چر سے ملے جو اُس کو گھیرے اور بند کر لے پس جو جگہ کہ پہاڑوں سے کھلی ہوگی اُسکی زمین بھی بہت سے بخارات کو قبول کرتی ہوگی اس وجہ سے کہ گرمی آفتاب کی بہت باقی ہے پس جب آفتاب غروب ہوتا ہے سرد ہو جاتے ہیں اور تری شب کی اُس بخار کو پگھلا کر اوس بناتی ہے اور کوئی جگہ ایسی بھی ہوتی ہے جہاں بخار نہیں پاسے جاتے اس واسطے کہ وہ حرارت آفتاب کی شدت سے نہیں پاتے اور بہت مقام لیے ہیں جہاں بخارات شدت سے ہوتے ہیں اور پہاڑ بھی ایسے ہوا کرتے ہیں جو ان بخارات کو گھیر کر کاٹھا بنا دیا کرتے ہیں پس ایسے مقاموں میں بارش سوا ہوتی ہے اور اکثر وہاں گھٹا ہوتی ہے پس شہر مصر میں شمال کی طرف اونچے اونچے پہاڑ نہیں یعنی بخارات کے روکنے اور بند کرنے کی آڑ نہیں اور اکثر وہاں بھی اُس میں جنوب سے شمال کو بہتے ہیں جو دریائے صلیب کی جانب سے آتے ہیں اور نیز دریائے نیل اکثر مصر کی تمام زمین پر پڑ جاتا ہے اور ایک مدت تک اُس زمین پر پانی رہ جاتا ہے پس جب وہ پانی کم ہونے پر آتا ہے تو چوبانی اُس میں سے نکلتا ہے اور قیام کرتا ہے زمین میں جذب ہو جاتا ہے اس وجہ سے آفتاب کی گرمی سے ہر روز اکثر بخارات اُس زمین سے بلند ہوتے جاتے ہیں جب آفتاب غروب ہوتا ہے۔

عنها الشمس صار ذلك البخار غيما فيتحمل بالليل تخلصه وضعفه وقلة كثافته
قال فبهذه العلة يقل مطرها وكمثر مداها-

السؤال العاشر كم هي الاشياء التي يتم ويحل بها صناعة الطب الجواب
من المدخل الى علم الطب لقسطا بن لوقا حيث يقول انها عشرة الاول
البحث عن الاصول التي كان منها بدن الانسان الثاني البحث عن
الامراض والتركيب الثالث البحث عن عدد الاعضاء وخلقها وترتيبها
الرابع البحث عن قواها وفعالها الخامس البحث عن منافعها الستة
خلقت لها السدس البحث عن حفظ صحتها السابع البحث عما يحدث
في واحد منها من الامراض والاعراض الثامن البحث عن علل الامراض
حاوثة بها التاسع البحث عن العلامات الدالة عليها العاشر البحث
عن التدابير المشفية لها الدافعة عنها الامراض الحادثة بها-

السؤال الحادي عشر كم هي اصناف الاعضاء المتشابهة الاجزاء الجواب
من الملكي سبعة اصناف الاول صنف العظام والغضاريف الثاني صنف
العصب والوتر الثالث صنف العروق غير الضواري الرابع صنف
العروق الضواري الخامس صنف اللحم المفرد والغدد والشم السادس

تو وہ ہر تنک بن کر اپنے ضعف اور قلت کثافت سے شب میں تحلیل پاتے ہیں پس اسی سبب سے شیخ نے کہا ہے کہ وہاں مینہ کم ہے اور اُدس سوار

سوال وہ کنسی چیزیں ہیں جن سے صناعت طب تمام موحاتی ہے اور ان کے دریافت کرنے سے کمال پائی ہے۔

جواب کتاب بنی الی علم الطب و طابین و قانیں سطح لکھنا بنی حکیم مذکور مصنف کتاب مسطور نے یہ کہا ہے کہ وہ دس چیزیں ہیں جن سے طب کمال پائی ہے اور ان کی معرفت سے تمام موحاتی ہے۔

اول گفتگو کرنی اصول بدن انسان میں

دوسری بحث کرنی مزاجوں اور ترکیبوں سے۔

تیسری بحث کرنی اعضاء کی شمار اور ان کی پیدائش اور ترکیب سے۔

چوتھی بحث کرنی ان کے قوی اور افعال سے۔

پانچویں بحث کرنی ان ضعفوں سے جن کے واسطے اعضاء پیدا ہوئے ہیں۔

چھٹی بحث کرنی حفظ صحت اعضاء سے۔

ساتویں بحث کرنی ان امراض و اعراض سے جو ہر عضو میں حادث ہوتے ہیں۔

آٹھویں ان امراض کی علت و اسباب سے گفتگو کرنی جو اعضاء میں لاحق ہوتے ہیں۔

نویں ان علامات سے بحث کرنی جو ہر مرض کے واسطے ہیں۔

دسویں بحث کرنی ان تدبیروں سے جو اعضاء کو شفا دیتی ہیں اور امراض کو مٹانے اور کرتی ہیں۔

سوال وہ اعضاء متشابہ الاجزاء ہیں کتنے ہیں اور کیا ہیں۔

جواب لیکن نے سات قسمیں ان کی لکھی ہیں اور اس ترکیب سے کہی ہیں اول استخوان ہیں اور چھٹی ہڈیاں ہیں

دوسری رصوب و دتر تیسری غیر مہندہ رنگیں چوتھی چہنہ رنگیں پانچویں گوشہ تنہا اور ذرد

اور چربی ہے۔

الجلد والاعشية الساج صنف الاطفا وشعر-

السؤال الثاني عشر كم هي الافعال الضرورية في قوام الحيوان-

الجواب من طبيعيات الشفاثلثة فعل تغذية البدن ولبصد عن القوة الطبيعية وفعل ما يغذية الروح وتغذيلها ولبصد عن القوة الحيوانية وفعل الحس والحركة ولبصد عن القوة النفسانية

السؤال الثالث عشر ما هو السبب البادى والسابق والواصل الجواب من شرح غليقن على بن رضوان واما البادى فهو ما اثر في البدن اثرا ويطبل والسابق هو ما جمع في البدن مادة او فعل سور مزاج مثل كثرة الاغلاط عن التملى بالشراب والواصل ويسمى الماسك مثل عفونة الاغلاط فانها سبب ماسك للحمى يوم بدوا منها-

السؤال الرابع عشر ما هو الفصل الرابع والخمسون من المقالة الرابعة من فصول بقراط وما معناه الجواب اما الفصل فيقول لبقراط من عرض له حمى محرقة وسعال كثير يابس ثم كان تهيج له ليسيير فانه لا يكا وبعيش فنه جالينوس السعال البابس قد يكون من خراج روى يحدث في آلات النفس قد يكون من خشونة في الحلق وقد يكون من رطوبة رقيقة لسييرة

چھٹی جلد اور جھلیاں ہیں

ساتویں ناخن اور بال ہیں کہ ان کے اپنے اجزاء آپس میں ملتے جلتے ہیں۔

سوال وہ ضروری افعال کیا کیا ہیں جن سے ہر جاندار زندہ رہ سکتا ہے۔

جواب طبعیات شفا میں تین فعل لکھے ہیں جو ضروری سمجھے ہیں۔ (۱) ایک) نو بدن کو غذا اور بناسے جس سے

بدن کی بناسے اور یہ کام تو طبیعت سے ہوتا ہے (دوسرے) تغذیہ اور تبدیل روح کی ہے اور یہ قوت

حیوانی سے علاوہ رکھتی ہے (تیسرے) حس و حرکت ہے اور یہ قوت انسانی کی بدولت ہے واضح ہو کہ قوت

طبعی کی جگہ جگہ جس کا تمام بدن میں اثر ہے یعنی جب تو طبیعتی مگر میں غذا پکاتی ہے تب تمام بدن کو وہ

طبعی ہے اور قوت حیوانی کی جگہ دل ہے جو زندگی پر مشتمل ہے روح وہاں سے تمام بدن میں جاتی ہے تب

زندگی کی صورت نظر آتی ہے اور قوت انسانی کا کھر و باغ ہے جو دریافت کرنے کا چارغ ہے اور اسی کے سبب

اعضاء کو حرکت ہے کیونکہ اعصاب کی اسی سے خلقت ہے۔ **سوال** مادی سبب کیا ہے اور سابق کو بناسے

اور واصل کیا ہے ہر ایک میں فرقی کیا ہوتا ہے **جواب** علی بن رضوان نے مشیخ اخلاط میں لکھا ہے کہ مادی

سبب وہ کہلاتا ہے جو بدن میں اثر کرتا ہے اور حلیمٹ جاتا ہے اور سبب سابق وہ ہے جو مادے کو بدن میں اکٹھا

کرتا ہے یا سو مزاج پیدا کرتا ہے جیسے پیٹ بھر کر شراب پینے سے بہت سے اخلاط پیدا ہوتے ہیں اور آخر کو وہ

بدن میں کچھ فساد لاتے ہیں اور سبب واصل کا اسم بھی نام ہے جس کو مرض کے ساتھ قیام ہے جیسے غصہ غموت اخلاط

کی نپ چڑھاتی ہے اور تپ کے ساتھ ہی جاتی ہے۔ **سوال** اصول القواط کی چوں میں فصل کیا ہے اور اس کا کیا

وعدی ہے **جواب** اس فعل میں قول القواط کے کہ جس شخص کو تپ سوزان ہو سکے۔ مقدمت ہی خشک کھانسی ہی جاتی ہے جلازاں تھو اسانچان

بھی پیدا ہوتا ہے یا مریض کبھی بھی نہ پیدا ہو جائے تو اس نے اس قول کی یوں تفسیر کی ہے اور پاس نہ لگنے کی یہ وجہ بھی ہے

کہ خشک کھانسی تو اس کے بے پھوڑے سے ہوتی ہے جو آلات تنفس میں پیدا ہوتا ہے اور کبھی خلق کی خشونت سے ہوتی

ہے یعنی خلق کھردرا ہو جاتا ہے اور کبھی غلو طبعی رقیق رطوبٹ ہو کر آتی ہے جو خلق میں جاری رہ کر رہنے

تجري فيه واتي هذه الاسباب كان فان قصبة الرية كانها تنبل به ولد لك
يقل لعطش-

السؤال الخامس عشر ما هو الفصل الخامس وستون من المقالة الثانية الى مسته
من فصول القراط ومغناه الجواب اما الفصل فهو اذا حدثت خراجات عظيمة
نجيشة ثم لم يكن يظهر معها ورم فابلية عظيمة فسد جالينوس يعني بالخراجات
النجيشة الكائنة في رؤس العضل او منتهاها وخاصة ما كان من العضل القاب
عليه العصب لان رؤس العضل متصل بالعصب من اطرافها ينبت الاوتار
وقوله بلية عظيمة لانه لا يؤمن ان يكون الاطلا التي ينصب الى الجراجات
بسبب الوجع الحادث في القرحة يجري اليه لا محالة فيعظم الضرر-

السؤال السادس عشر كم هي القوانين التي يعرف منها علل الاعضاء الباطنة
الجواب من المقالة الاولى من جوامع التعرف لجالينوس حيث يقول
سته اولها ما ينال الافعال من المضار
الثاني الاشياء التي تبرز وتخرج-

الثالث الاورام الحادثة-

الرابع الوجع الخامس الاعراض الخاصة السادسة المشتركة في العلة

الامر من

بہر حال جو سبب ان اسباب میں سے پایا جائے گا وہ مقتضائے کو ترکے گا اور پیاس کم لگائے گا۔

سوال عضول بقولہ کی پانچویں مقالے کی پندرہویں فصل کیسے اور فصل میں کتنے لکھا ہے اس کا کیا مطلب ہے

جواب اس فصل میں جو بقراط نے لکھا ہے اس کا ماحصل یہ نکلتا ہے کہ جب بدن میں بڑے بڑے اور بڑے بڑے

پھوٹے پیدا ہوں اور کٹے جڑا اور ام نہ ہو یا ہوں تو وہ بڑی بلا ہے جالیسنوس نے اسکویوں بیان کیا ہے کہ لہذا

نے ان پھوٹوں سے ان پھوٹوں کو مراد لیا ہے جو ان عضلوں کے سروں پر ٹھیں جو پھوٹوں سے ملے ہوئے ہیں

اور کٹے کناروں سے آؤنا مار گئے ہوئے ہیں اور کٹے یہ جان کو بڑی بلا لکھا ہے اس سے یہ مدعی ہے کہ ان پھوٹوں

کی ایسی صورت میں اس امر سے امن نہیں ہو سکتا ہے کہ جو غلطی ان پھوٹوں کی طرف کرتا ہے وہ آں قرے کے

در کا باعث ہو جسکی جانب جاری ہوتا ہے پس ظاہر ہے کہ جب ان پھوٹوں میں درد پیدا ہوگا تو وہ درد بڑی بلا

ہوگا اور اس کا ضرر بھی بڑا ہوگا **سوال** وہ کتنے قانون ہیں جسے باطنی اعضا کی بیماریاں پہچانی جائیں اور انکے

مطابق تدبیریں عمل میں آئیں **جواب** جالیسنوس کی کتاب جامع اشعراف کے پہلے مقالے سے یہ جواب دیا

جاتا ہے وہ اس مقالے میں چھ قانون تفصیل سے بتاتا ہے (پہلا) یہ کہ ان افعال میں جو کسی باطنی عضو کے کام

ہیں کچھ ضرر پیدا ہو جس سے اس عضو کا حلیل ہونا یا بویا ہو جیسے دماغ کے اس میں فتورے یا جگر سے جھم میں نعل

پایا جائے (دوسرا) یہ کہ جو چیزیں جس عضو سے نکلتی ہیں ان سے ان اعضا کا مرض پہچانا جاتا ہے جیسے بول و براز ہے

کہ ہر ایک اپنے اپنے رنگ و قوام وغیرہ سے مرض باطنی کو بتاتا ہے (تیسرا) یہ ہے کہ جو درد پیدا ہوتے ہیں امراض باطنی

بتاتے ہیں یعنی لکھے سبب کہ وہ اعضا باطنی جو حلیل ہیں پہچانے جاتے ہیں (چوتھا) یہ ہے کہ دو خود اپنے موضع و مقام

کا نشان دیتا جو جس سے طبیب اس عضو کو پہچان لیتا ہے مثلاً درد جگر اور درد گردہ ہے کہ جس سے جگر گردہ آزر وہ ہے

(پانچواں) یہ کہ اول خاص اعراض سے امراض باطنی پہچانے جاتے ہیں جو کسی خاص عضو کی بیماری سے ظہور میں آتے ہیں

(چھٹا) یہ کہ اس عضو کو کچھیں جو کسی عضو سے بیماری میں شرکت رکھتا ہے یعنی اس کے مرض سے وہ دوسرا عضو بھی ملت

رکھتا ہے مثلاً صدر کے فساد سے درد سر ہو پس طبیب کو چاہیے کہ ان قوانین سے باخبر ہو

السؤال السابع عشر كم هي اصناف ما يعرض في البدن من الاشارة الخارجية
عن الطبيعة الجواب من المقالة الثالثة من حيلة البر للجالينوس اربعة احدا
نفس الفعل الذي نزلت به الآفة والصبر الثاني البنية والهيئة الفاعلة الثالث
السبب الفاعل لهذه البنية والهيئة الرابع العرض اللازم التابع لهذه الهيئة
والبنية تسمى البنية البدن وبنية المضروبة والعائقة للفعل مرضا ويسمى
ما يتبع ذلك عرضا ويسمى اثنى الفاعل المتم لهذه البنية والهيئة سببا-

السؤال الثامن عشر كيف يستجن المار البارد وكيف يبر المار الحار الجواب
من المقالة الاولى من الادوية المفردة للجالينوس حيث يقول المار
البارد وكثيرا ما يكون سببا لتراجع الحرارة من طريق تبريد الخلط وجمعه اياه
والمار الحار كثير ما يبر من طريق تحليله الخلط الذي يستجن-

الجلد

للخلط

اثر الخلط

السؤال التاسع عشر كم هي اشروط الذي اذا اجتمعت اثر السبب
البادى في البدن مرضا الجواب من الاصول لابن رضوان ثلثة احدا
ان يكون البدن متهيئا لحدوث ذلك المرض اعني قابلا لتاثير ذلك
السبب الثاني ان يكون مقدار السبب مقدارا كثيرا او قوته شديدة لكيكنه
بذلك ان يغير البدن الثالث ان يبقى ملاقيا البدن زمانا في مثله يمكن

البدن

سوال ۱۷ وہ چیزیں جو بدن کو غاض ہو کرتی ہیں اور طبیعت سے جدا ہیں مفصل بناؤ کہ کتنی ہیں اور کیا ہیں۔

جواب جالینوس کی کتاب جیلۃ البصر کے تیسرے مقالے میں چار لکھی ہیں اور وہ چاروں میں تفصیل بیان کی ہیں (ایک) تو غاص و فاعل ہے جس سے بدن کو آفت اور مضرت پہنچی ہے (دوسرے) بدن کی بنا اور ہیئت فاعل ہے جو کسی آفت سے بگڑ گئی ہے (تیسرے) وہ سبب جو فاعل اس بنا اور بدن کا ہوا ہے (چوتھے) وہ عرض ہے جو بدن کو چٹا ہے اور اس ہیئت بدن کا تابع ہو رہا ہے پس یوں چھ بتے کہ بدن کی بنا اور ہیئت کو جو ضرر پائے ہوئی ہے اور بدن کے کام کو روکتی ہے مرض کہیں۔ اور جو چیز کہ اس ہیئت و بنا کی تابع ہے اس کو عرض کہیں اور اس چیز کو جو اس کا فاعل اور متمم ہے سبب جائیں اور ان چیزوں کو جو بیان ہوئیں اعضاء خارج از طبیعت نامیں مثلاً ایک شخص گر پڑا اور لنگڑا ہو گیا پس گرنا تو سبب ہے اور پاؤں کا ٹوٹنا سبب اور مرض ہے اور وہ ہیئت یعنی لنگڑا ناما عرض ہے اور اس سوال سے مسائل کی یہی عرض ہے

سوال ۱۸ سرد پانی کیونکہ گرمی پیدا کرتا ہے اور گرم پانی کس طرح سردی پیدا کرتا ہے۔

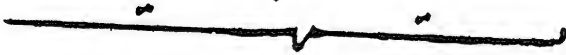
جواب جالینوس کی کتاب ادویہ مفردہ کے پہلے مقالے میں لکھا ہے کہ سرد پانی اکثر حرارت کے بار بار آنے کا سبب ہوتا ہے اسوجہ کہ پہلے جلد اس کے سبب ٹھنڈی ہوتی جاتی ہے اور حرارت کو اکٹھا کرتی لاتی ہے اور گرم پانی اکثر اس وجہ سے ٹھنڈک پیدا کرتا جاتا ہے کہ وہ خلط جو سبب گرمی کا تھا وہ اسکو تحلیل کرتا ہے۔

سوال ۱۹ وہ کتنی شرطیں ہیں جنہاں اسم ہوں تو سبب بادی بدن میں اثر پیدا کرے اور اس اثر سے بدن میں کوئی مرض ہو پیدا کرے۔

جواب جو شرطیں ایسی ہیں ابن رضوان نے اصول میں تین لکھی ہیں (ایک) یہ کہ بدن اس مرض کے مدوٹ کے واسطے ہبیا ہو یعنی سبب بادی کا اثر قبول کر سکتا ہو (دوسرے) یہ کہ سبب مقدار میں بہت سا ہو یا بہت سی قوت رکھتا ہو تاکہ اپنا اثر بکھر سکے اور اس اثر سے بدن کو ضرر دے سکے (تیسرے) یہ کہ سبب بادی اتنی دیر تک رہے جتنی دیر میں تغیر دے سکے۔

ان تغيير عنة البدن -

السؤال العشرون كم هي الاسباب في قبول العضو القابل - الجواب
سبعة الاول اجتماع فضلة في العضو الدافع الثاني قوة الدافع الثالث
ضعف القابل الرابع سعة المجاري الخامس تخلخل جرم القابل اسفل
فتمت بحمد الماددة الى اسفل السادس ضعف القوة العنافية
السابع ضيق المجاري التي يدفع القابل فضوله فيها فنسأل الله
المعظم ان يهبنا طاعته ويسكننا طرق فضاه
في عبادته ويجمعنا واكرامته



سوال کے سبب سے عضو قابل اس مادے کو قبول کر لیتا ہے جو مادہ اس عضو کو اذیتا ہے۔

جواب وہ سات سبب ہیں جو یکدیگر نے بنائے ہیں اور اس تفصیل سے تحریر میں آئے ہیں۔

(اول) عضو دفع میں فضلہ کا جمع ہونا ہے یعنی اس عضو میں جو دوسرے عضو کی بوجہ دفع کرتا ہے۔

(دوسرے) عضو دفع کی قوت ہے جو عضو قابل کی طرف اشیاء کو پہنچاتا ہے یعنی اس عضو کے دباؤ سے عضو ضعیف پر مادہ آتا ہے

(دیسرے) عضو قابل ضعیف ہو جاتا ہے تب مادہ اس پر آتا ہے کسی سے کیا اچھا کہا ہے جو یہاں یاد آگیا ہے

کہ نزلہ بر ضعیف میر نزلہ یعنی نزلہ ضعیف پر گرتا ہے۔

(چوتھے) جاری یعنی رستوں کا چرچا ہونا ہے۔

پانچویں) متخلف ہونا جرم قابل اسفل کا ہے جو مادے کے گرنے کا بہانہ ہے کس واسطے کہ مادہ رواں جب کسی

جانب کو کشید ہوتا ہے تو خواہی خواہی اُدھر ہی گوتا ہے۔

(چھٹے) ضعف قوت کا ذیہ کا۔

دسائیسواں) ان رستوں کا تنگ ہونا ہے جسے عضو قابل قبول کو دفع کرتا ہے پس یہ ضیق جاری مادے کے

نکلنے کو منع کرتا ہے جیسا کہ مہری جب اٹ جاتی ہے تو کوئی چیز اس میں سے نکلنے نہیں پاتی ہے۔ اگرچہ یہ سب

سبب ہیں مگر ظاہری کے سبب ہیں ورنہ خدا مسبب الاسباب ہے اور وہی اسلم بالصواب ہے۔

اسی پر خاتمہ کتاب ہے جو تمام امور کا انتخاب ہے

ہذا ما حرره العبد المسکین محمد بدر الدین الدہلوی فی یوم الخمیس

من یثرب رمضان المبارک عمت برکاتہ من سنۃ ۱۳۸۰ھ

النسبی صلعم بعون اللہ تعالیٰ وعلیہ التکلیل

تجلیل بائی اور وہ صداقت و لیاقت پیدا کی کہ مشہور آفاق اصد ہوئے۔ آپ کے معرکہ معالجات اطراف و کائنات میں مشہور ہیں۔ انجیل کے عرس اپنے فارسی و صرف
 و نحو کی تفصیل جناب مولانا سید محمد طریحی صاحب پندھوی سے کی اور معقول اور یک قدر علم طب حکیم مرزا سید مصطفیٰ بنیاد ایمان علی اول صاحب الجہان
 سے دیکھا اور نیز آغاز عرس قانویچ حکیم یوسف حسین صاحب نیرہ حکیم ذکا رمدہ خاں صاحب نے چڑھایا اور موجر القان آپ کے عری مالانہ طایمیر لڑنا
 حکیم غلام نقش بندہ خاں صاحب سے چڑھایا باقی کتب درسی فن طب تا قانون شیخ علیہ الرحمۃ حضرت احترام ہندو حکیم محمد حسن اصفاں صاحب بلکہ حکیم ذکا
 خان صاحب مصنف فرما دینا دکائی سے مٹا لکھیں اور انھیں کے مطب سے استفادہ کیا و مشق معالجہ کا ہونے حاصل کی۔ چنانچہ نقل مسند صالحہ حضرت
 کوہ مستاد علیہ الرحمۃ نے عطا فرمائی اس تقریر کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ اول آپ کسب انبیا میں بطور خود مطب میں اس قدر کیا مہوسہ کہ بعد وہ پہلی نیا
 خود بھی استاد احترام الدو لہ مرحوم نے اپنی دلی خواہش سے آپ کی لیاقت و صداقت و فطانت کو دیکھ کر نابرجہ عالم رئیس ضلع یثربیوری کے چچا آپ کو آپ مدت
 تک اس رئیس کے معالج رہے پھر آپ کو نابرجہ چارہ گرمی ماموں صاحب نواب ٹونک یعنی صاحب زادہ محمد خاں صاحب مجنون کے آئینے کے ساتھ و غفور نے
 روانہ فرمایا اور پانچ چارہ میں وہ معرکہ ہندو ایک ایک کل روسا سے باسعہ و عائد مع خواں ہیں بعد وہی ٹونک و انتقال بہ طلال استاد علیہ الرحمۃ و انھیں
 اپنے مولد وطن دہلی میں بطور خود مطب فرماتے رہے اور جب بھی حکیم محمد حسن اصفاں صاحب مرحوم کسی ریاست کو دہلی سے تشریف فرما ہوتے تھے استاد لگان پر
 اعتماد تھا کہ خاص اپنا مطب آئینے سپرد فرما کر ادعا ہونے لگے جس کو اکثر اہل دہلی بانٹتے ہیں اور اکثر آپ نواح و جہان میں بھی امرا و نواسہ کے معالجہ کے
 واسطے قدم بخیر فرما کر کامیاب ہوتے رہتے ہیں اب غرض سے ہمارا جہ صاحب بہادر والی جیکہ ہاں آپ کا تقریر دوا کی ہو گیا اور ایک حضرت معراج
 جیکہ کے ملازم ہیں اور اپنے آبائی مطب پھرتی مرفی وغیرہ اور امیریں بل و جان مصروف ہیں اور جب ضرورت و طلب ہمارا جہ صاحب بہادر و امیر لکھنؤ
 میں تشریف لیا کرتے ہیں۔ جناب کی نہال کاہلی اصل چائے آپ کے ناما صاحب مرزا محمد غلام بیگ قوم ترکہ نایک تھے اور ان کے والد مرزا عبد اللہ بیگ کی اولاد
 زندہ رہتی تھی جب ان کے اہل سعادت خان مندرجہ ہونے لگے ایک چٹھان کی گود والا انھوں نے ان کا نام اس طور سعادت خان رکھا وہ زندہ رہے بعد
 دوسرے مرزا محمد غلام بیگ جو سچا ناما مرحوم استاذی مگر تھے ان کا نام اپنے خاندان کے موافق رکھا گیا یہ سب صاحب تاج رہے اور نہایت نام آور
 کاہلی شہر بازار کے رہنے والے تھے چنانچہ کاہل میں ان دونوں بھائیوں کی یعنی سعادت خان اور مرزا محمد غلام بیگ کی بنائی ہوئی مسجد ایک مسجد ہے اور مشہور
 و معروف ہے اور ان کا خاندان نہایت باعزت و دو تہذیب کاہل میں گزرا ہے۔ اور چنانچہ صاحب کے مشہور دہلی میں خاندان اطباء کے معروف و مشہور
 فی الاقوام ہیں اور قدیم سے چلے آئے ہیں اول شریف خانی جسکی یادگار حادق الملک حکیم عبد الحمید خاں صاحب وغیرہ ہیں و دوسرا اسمان خانی یادگار اصفاں
 جسکی یادگار حکیم یوسف حسین خاں صاحب و حکیم شجاعت علیخان صاحب ہیں تیسرا علوی خانی جسکی یادگار حکیم سید اشرف علی خاں صاحب ہیں چوتھا بٹخانی
 جسکی جانشین حکیم حاجی لطیف حسین خاں صاحب و حکیم حاجی قیام الدین خاں صاحب ہیں۔ اور استاذی مجددوی کے اجداد کا خاندان ہیں خانی کے لقب سے
 موصوف رہا ہے مگر حضرت مکرئی کو تباہیت امن خانی و تہذیب کا رمدہ خانی حاصل ہے۔ لگیا شارادہ جناب کو علاج و معالجہ میں اپنے خاندانی آرائی نسخ
 مجربہ کا استفادہ اپنے عوی نبرہ گوار حکیم غلام نقش بندہ خاں صاحب سے اور طریق معالجہ مرحوم صاحب ذکا رمدہ خانی احترام الدو لہ مرحوم سے و اصل ہے۔
 اور جناب کو ہمیشہ یہ خیال مرتسم خاطر رہا ہے کہ ۱۰ متاع نیک ازہر و کلاں کہ باشد نیک ست ۱۱ استاذی مکرئی کی شادی حکیم حسن خانیوں میں ہوئی
 جس کا سلسلہ یہ حکیم محمد صادق علیخان صاحب مشہور حکیم غا جان صاحب معصومہ و مکرئی موصوف تعلق حکیم محمد حسن خاں صاحب مرحوم ابن حکیم محمد حسن خاں صاحب
 مبرور جن کا قدیم مسکن شہر دہلی بمقام فیض بانا تقریباً پل دروازہ کو چھتا راجی کفرہ حکیم حسن خاں تھا جو زمانہ شاہجہاں بادشاہ سے چلا آتا ہے اور حکیم محمد حسن
 اپنی سب سے قریب مسکن مدون ہیں۔

سلسلہ استاذہ طب استاذی مجددوی حضرت خواجہ حاجی محمد بدر الدین خاں صاحب میں تلامذہ حضرت احترام الدو لہ عبد الکاظم متعمد
 الملک حادق الزمان حکیم محمد حسن اصفاں صاحب ثابت جنگ مرحوم عن حکیم ذکا رمدہ خاں صاحب فرما دینا دکائی ابن حکیم اسمان خاں صاحب خاتہ العنبر
 خلف حکیم اسماعیل خاں الخی صاحب بنقا خاں الاصغر مصنف فرما دینا بقائی ابن حکیم بقا خاں اعظم ابن حکیم عبد السلام خاں ابن حکیم صیب اللہ خاں ابن حکیم
 ابن حکیم محمد خاں محمد بہادر بنقا خاں کہ حکیم باقی صاحب لکھنؤ

العبد
 محمد بیگ عفی عنہ

اسی طرح درجہ اولیٰ میں

نقل شد مطب حضرت استاد محمی عطیہ حرم الدہ حکیم محمد بن محمد بن خاں

منفوجہ کی اصل مزین بہرستان و حکیم پاس تبرکاً موجود ہے ہوندا

باعث تحریر آئندہ

چون بہر دار و نواز لا بصارت نشان حکیم محمد بن محمد بن خاں خلف الصدوق برادر صاحب والا قدر حکیم محمد قطب الدین خاں مغفور بن خباب غفرلہ آقا
حکیم محمد عابد خاں صاحب درایم طفلی بپرست لنگی بحسب شہادت یزدی بسبب وفات والد میر و زودش بحسبیت قیمی مبتلا گردیدہ اولاد از مریدان لغات برادر عزیز خاں
حکیم غلام نقشبند خاں مرحوم کہ عموی حقیقی این سعادت مند ازلی بودہ بکے نظر تربیت اثرش باکتاب علم ضروری پرواختہ و بعد حصول استعدا و معقول و رفوع حصول
قریب سن رشد بدین کتب فن موروثہ طیبہ و حضور مطب محمدان و مشق نسخہ زمینی سالہائے سال صرف اوقات ساختہ سرمایہ علم و عمل معتد بہ این فن و علم
نیز بحکم رسانندہ چنانچہ نگاہ و آزمایش نقد استعماد و مشق بمعالجہ اکثر مرضائے حاضر مطب کامل العیاد بہر آمدہ لاجرم بنابر معالجات بعض مرضائے سکنا سے
بلا و در دست چو لماندس دانا ہا و سمان ضلع بکین پوری وغیرہ چند جا فرستادہ شدہ بعون غنائت الہی کہ شفا بخش علیہ السلام مایوس العلج سست بظہور صحت
بیماران آخجہ نیکامی مراجعت کردہ زیرا کہ طبیعت **فیض الرحمن القدس** از باز مدو فرمایند **دیگران کہ کہنہ ناخجہ سبب جاکمیکار** لہذا بنگام مدائی خود از دہلی بجا
بیرونجات دو سال است کہ ایشان را در مطب دہشتہ علاج بیشتر مرضائے باعث معالجات مفوض برائے ایشان گرداشتہ میشود و چون نیک ملاحظہ شود اگر شہ را
در حسن تدبیرات مجتوزہ آرام و صحت حاصل میگردد و ظہور این معنی دلالت صریح بر اصابت راس و تشخیص درست میکند و علاوہ از این از اہلیت ذاتی و صلاحات
فطری طریقہ انفرادی را واجباً و تشیع رسم و راہ چہلان کہ ضرورت معالجاتہ با بیشتر میشود و لمحو خطبہ اند لاجرم ایشان را بجای معالجات بطور غوغو نمودہ است تا از بدیل
سماعی در معالجات کافہ انام تجربہ زیادہ تر حصول ہیند و ثواب اخروی مستند او گردد و او تعالی و قدس دست شفا و رغبت کتاب ثواب خدمت و غزبا
تر زیادہ ازین عطا فرماید فقط

تحریر بتاریخ ہجری ۱۲۸۳ شہان المعظم ۱۲۸۳ ہجری
مطابق سبت ششم و جماعت



شیخ طبع ہمایوں صدکرای چار بالش سخن تائید عہد حمیدین احسان دہلوی متخلص

بدریں خان حکیم کیتے ملکہ اصل کتاب کا مضمون پوچھا ہاتھ سے جبکہ سال تمام	ترجمہ خوب ہی کیا ہے یہ سمجھے ہر ایک مدعا ہے یہ بولایا خوب ترجمہ ہے یہ
--	---

از تہیج افکار جناب محمدرکریا خالص صاحب متخلص ذکی ارشد تلامذہ

بخندہ لہ اللہ خان غالب مغفور دہلوی

خان فرزانہ و ذی مرتبہ بدر الدین خان نام او بدر جی کرد کہ تار یکے پہل سو حکیم فن طب عام نمودست ز طبع فکر تیارخ ذکی داشت کہ از غیب سر و ش	ترجمہ کر دکتا ہے کہ در و گوہر سفت از رخ دہر جو آئینہ پاکیزہ و برفت این چنین فصل حکیمانہ کہ بود کہ شغفت سالش آئینہ آثار و علامات بگفت
--	---

از تہیج افکار جناب شفی قمع محمد صناکیا نوی اہل مدح علی ریاست جوہنور ملہ و متخلص

پے کو رطبعاں بدر الدبے مزمین ز الفاظ شبہ و جود پے سال طبعش ز روئے طرب	بشمہ او حکمت نمودہ سراج منور ز منے سپہر مزاج ز ہاتھ نہ داشتہ چہ بیخ علاج
---	--

ولہ

بدلی چو شد طبع بدر الدبے	کتابت بکلمت عجیب و غریب
--------------------------	-------------------------

بر عابد بنف موده هاتف که گو	ز روی خدافت فروغ طیب
قطعه تاریخ از مولوی عبد الرحمن کھانا پیشتر رس کند رباب ضلع بلند شهر ساکن دہلی	
<p>جدید مرعسہ زیر بنیاز کار ساز چشم و بزم کس ندیدہ روی و دست پای او عزت چین گویم اورا یاست زہرہ قفا یوسف کفان حکمت خان بدالدین خان باغبان گلشن حکمت اگر خوانم بجاست ترجمہ درختہ فہرست و سال طبع ۱۰</p>	<p>بذریغہ در حیرت مصر اندر خواب ناز دست بزم کس نہ سبتہ بر رخ نقش طراز نے شہ بدالدین بر رخ طلس جلوس ساز خفتہ را بیدار کرد و داد اورا زنگ ساز زانکہ آن شیر مرد گل را زنگ بوی داد باز گفت ہاتف از مدرس گوگل نوبانغ راز</p>
تاریخ تمام طبع درختہ طبع برادر عزیز محمد نعمت اللہ خان مشہور حکیم نوبانغ خان سلیمان	
<p>بدرویں خان کہ در فن حکمت مکتوبے بہ فن طب عربی نقل کردش بہ اردو از تازی بہ تاریخ و سکہ چون کردم</p>	<p>گوئی سبقت بہرہ زامثالش کس ندیدہ بہرہ و متثالش گشتہ توضیح جملہ اجالش گل حکمت شگفت شد سالش</p>
<p>یکم جولائی سنہ ۱۹۰۰ عیسوی</p>	

نمبر	عسلط	صحیح	نمبر	عسلط	صحیح	نمبر	عسلط	صحیح
۶۰	۱۳	نابہ یعنی ہرنو	۹۱	۱۵	بنایا جاتا ہے	۱۰	۱۹	شیرازی کی
۶۹	۸	کھانسی کے تپ کے بعد	۱۶	۱۴	اقفار	۱۰۳	۱	افخوان
		بعد تپ کا کھانسی کا	۹۶	۲	جیش	۱۱۲	۲	جوزروی
	۱۶	آتی ہے آتی ہے	۷	۷	دادی	۸	۸	ہنگشت
۷۱	۱۲	بابر	۷	۷	ہرلوہ	۷	۷	فونج فلعلمو
۷۲	۱۰	مغض	۸	۸	کرم عتب	۱۰	۱۰	شبث
۷۳	۱۶	کا کمر	۱۰	۱۰	فونج صوبہ	۷	۷	شیخ
۷۶	۴	وقد	۱۱	۱۱	خندروس	۱۳	۱۳	ٹافیا
۷۸	۱۳	لذک	۱۵	۱۵	ملوچ	۱۰۳	۱	افخوان
۷۹	۷	ساپوں	۹۷	۶	وادی	۷	۳	جوزروی
۸۴	۱۱	والکریکین	۷	۷	کیسون	۴	۴	خربل
	۱۴	المکونہ	۱۰	۱۰	خندروس	۶	۶	ہنگشت
۸۵	۱۵	گرنگین	۹۸	۳	باؤ آورو	۷	۷	فونج فلعلمو
۸۶	۲	اشرق	۱۰	۱۰	سوس	۸	۸	شیخ
۹	۹	من الریق	۱۴	۱۴	حمام	۱۴	۱۴	قطر
۸۷	۲	شرق	۱۰۰	۸	امیر یارین	۱۵	۱۵	لوخرہ
۸۹	۴	مثل روئی	۱۰۱	۹	امیر یارین	۷	۷	نہائی ست
۹۰	۷	الحول	۱۴	۱۴	کماہ			فاسی کنگہ

نہا	عناط	صحیح	نہا	عناط	صحیح	نہا	عناط	صحیح	نہا	عناط	صحیح
۱۶	۱۰۳	لنگڑابی	ککڑابی	۲	۱۳۷	مگر جتنگ	مگر قدرے	۱	۱۵۶	اتھری	بیغری
۲	۱۰۹	فکٹا ہوا	ٹھوس			پیر میں نہ تو ایض کام	۱۷	۱۵۷	جہ پھٹ	پھنسی	
۱۲	۱۱۴	طبعیا	طبعیا	۶	۱۳۸	لا یحب	لا یحب	۲	۱۶۰	الجراتی	الجران
۷	۱۱۵	تفقیرہ	تفقیرہ	۷	۱۳۹	ولا یحب	ولا یحب	۷	۱۶۱	ارغیہ و غشہ	ارغیہ و غشہ
۷	۱۱۵	تفقیرہ	تفقیرہ	۸	۱۴۰	والثقل	والثقل	۶	۱۶۲	مالکفین	انکفین
۱۵	۱۱۶	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۸	۱۴۱	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۸	۱۶۳	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۸	۱۱۷	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۱۲	۱۴۲	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۹	۱۶۴	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۴	۱۱۸	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۱۳	۱۴۳	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۱۵	۱۶۵	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۱۹	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۱۴	۱۴۴	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۱۶	۱۶۶	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۲۰	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۱۵	۱۴۵	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۱۷	۱۶۷	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۲۱	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۱۶	۱۴۶	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۱۸	۱۶۸	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۲۲	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۱۷	۱۴۷	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۱۹	۱۶۹	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۲۳	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۱۸	۱۴۸	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۲۰	۱۷۰	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۲۴	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۱۹	۱۴۹	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۲۱	۱۷۱	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۲۵	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۲۰	۱۵۰	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۲۲	۱۷۲	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۲۶	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۲۱	۱۵۱	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۲۳	۱۷۳	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۲۷	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۲۲	۱۵۲	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۲۴	۱۷۴	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۲۸	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۲۳	۱۵۳	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۲۵	۱۷۵	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۲۹	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۲۴	۱۵۴	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۲۶	۱۷۶	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۳۰	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۲۵	۱۵۵	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۲۷	۱۷۷	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۳۱	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۲۶	۱۵۶	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۲۸	۱۷۸	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۳۲	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۲۷	۱۵۷	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۲۹	۱۷۹	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۳۳	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۲۸	۱۵۸	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۳۰	۱۸۰	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۳۴	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۲۹	۱۵۹	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۳۱	۱۸۱	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۳۵	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۳۰	۱۶۰	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۳۲	۱۸۲	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۳۶	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۳۱	۱۶۱	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۳۳	۱۸۳	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۳۷	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۳۲	۱۶۲	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۳۴	۱۸۴	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۳۸	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۳۳	۱۶۳	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۳۵	۱۸۵	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۳۹	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۳۴	۱۶۴	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۳۶	۱۸۶	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۴۰	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۳۵	۱۶۵	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۳۷	۱۸۷	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۴۱	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۳۶	۱۶۶	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۳۸	۱۸۸	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۴۲	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۳۷	۱۶۷	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۳۹	۱۸۹	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۴۳	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۳۸	۱۶۸	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۴۰	۱۹۰	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۴۴	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۳۹	۱۶۹	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۴۱	۱۹۱	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۴۵	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۴۰	۱۷۰	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۴۲	۱۹۲	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۴۶	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۴۱	۱۷۱	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۴۳	۱۹۳	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۴۷	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۴۲	۱۷۲	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۴۴	۱۹۴	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۴۸	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۴۳	۱۷۳	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۴۵	۱۹۵	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۴۹	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۴۴	۱۷۴	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۴۶	۱۹۶	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۵۰	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۴۵	۱۷۵	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۴۷	۱۹۷	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۵۱	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۴۶	۱۷۶	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۴۸	۱۹۸	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۵۲	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۴۷	۱۷۷	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۴۹	۱۹۹	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۳	۱۵۳	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۴۸	۱۷۸	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۵۰	۲۰۰	مخرج طبعی	مخرج طبعی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۶۲	۱۲ فوج انشمار	۱۸۸	۲ فوجی انشمار	۱۸۸	۲ اذاترکا	۱۸۸	۲ اذاترکا
۱۶۵	۳ چوئین روئنگ	۱۸۹	۲ بیش	۱۸۹	۲ بیش	۱۸۹	۲ بیش
۱۶۵	۳ روغن زیت	۱۹۲	۱۰ مشبہ	۱۹۲	۱۰ مشبہ	۱۹۲	۱۰ مشبہ
۱۶۵	۳ میٹ و باربا	۱۹۲	۱۰ لاغیت	۱۹۲	۱۰ لاغیت	۱۹۲	۱۰ لاغیت
۱۶۵	۳ زورور	۱۹۲	۱۰ اثر الجبر	۱۹۲	۱۰ اثر الجبر	۱۹۲	۱۰ اثر الجبر
۱۶۵	۳ کرآتابے	۱۹۲	۱۰ الدشبد	۱۹۲	۱۰ الدشبد	۱۹۲	۱۰ الدشبد
۱۶۵	۳ کل جاتا	۱۹۲	۱۰ لاغیت علیہا	۱۹۲	۱۰ لاغیت علیہا	۱۹۲	۱۰ لاغیت علیہا
۱۶۶	۵ بتیعفن	۱۹۲	۱۰ دشبہ	۱۹۲	۱۰ دشبہ	۱۹۲	۱۰ دشبہ
۱۶۸	۲ عدو کثیرا	۱۹۳	۱۴ دشبہ	۱۹۳	۱۴ دشبہ	۱۹۳	۱۴ دشبہ
۱۶۸	۳ ظرف عضلہ	۱۹۴	۶ طرف عضلہ	۱۹۴	۶ طرف عضلہ	۱۹۴	۶ طرف عضلہ
۱۶۸	۹ بفصل	۱۹۵	۵ بفصل	۱۹۵	۵ بفصل	۱۹۵	۵ بفصل
۱۶۹	۸ بکس طانا	۱۹۵	۵ بکس طانا	۱۹۵	۵ بکس طانا	۱۹۵	۵ بکس طانا
۱۶۹	۸ گھل جانا کہا	۱۹۶	۴ یقبل	۱۹۶	۴ یقبل	۱۹۶	۴ یقبل
۱۶۹	۸ کرتے ہیں	۱۹۸	۱۲ متحمل	۱۹۸	۱۲ متحمل	۱۹۸	۱۲ متحمل
۱۸۱	۱۱ مردارنگ	۲۰۰	۹ شعیل	۲۰۰	۹ شعیل	۲۰۰	۹ شعیل
۱۸۱	۱۲	۲۰۲	۱۳ تشمید	۲۰۲	۱۳ تشمید	۲۰۲	۱۳ تشمید
۱۸۱	۱۳ چینی گائی	۲۰۲	۱۳ تشمید	۲۰۲	۱۳ تشمید	۲۰۲	۱۳ تشمید
۱۸۴	۱۳ وقدر سیر	۲۰۲	۱۳ تشمید	۲۰۲	۱۳ تشمید	۲۰۲	۱۳ تشمید
۱۸۵	۱۳ باہر نکلی اور	۲۰۲	۱۳ تشمید	۲۰۲	۱۳ تشمید	۲۰۲	۱۳ تشمید
۱۸۵	۱۳ بعض	۲۰۲	۱۳ تشمید	۲۰۲	۱۳ تشمید	۲۰۲	۱۳ تشمید
۱۸۶	۱۴ حاجت پڑے	۲۰۳	۱۴ حاجت پڑے	۲۰۳	۱۴ حاجت پڑے	۲۰۳	۱۴ حاجت پڑے
۱۸۶	۱۴ اور بعض	۲۰۳	۱۴ حاجت پڑے	۲۰۳	۱۴ حاجت پڑے	۲۰۳	۱۴ حاجت پڑے
۱۸۶	۱۴ المستبری	۲۰۳	۱۴ حاجت پڑے	۲۰۳	۱۴ حاجت پڑے	۲۰۳	۱۴ حاجت پڑے



